کتاب الحدیث

3

متکلم اسلام
مولانا محمد الیاس گھمن دامت برکاتہم

E-MARKAZ
YOUR ONLINE MADRASA



نام کتاب	کتاب الحدیث–حصہ سوم
تالیف	متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ
تاریخ اشاعت	رمضان المبارک 1445ھ–مارچ 2024ء
بار اشاعت	اول
تعداد	1100
ناشر	دار الایمان

کتاب منگوانے کا پتہ:

دار الایمان، مرکز اھل السنۃ والجماعۃ، 87 جنوبی، لاہور روڈ، سرگودھا

0321-6353540

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مختصر تعارف

حدیث مبارک کا تیسرا حصہ اھل السنۃ والجماعۃ کے عقائد پر مشتمل ہے جس میں ہر عقیدے کے ثبوت پر ایک یا دو احادیث مع لفظی ترجمہ اور تشریح کے پیش کی گئی ہیں۔ اس حصہ میں کل چھ ابواب ہیں۔ ہر باب کے تحت کئی فصول ہیں۔ ہر باب کے بعد امتحانی مشقیں لکھ دی گئی ہیں۔ ابواب کی تفصیل یہ ہے:

پہلا باب: توحید

اس باب میں چھ فصول ہیں۔

دوسرا باب: رسالت

اس باب میں اٹھارہ فصول ہیں۔

تیسرا باب: برزخ و قبر

اس باب میں پانچ فصول ہیں۔

چوتھا باب: قیامت

اس باب میں چھ فصول ہیں۔

پانچواں باب: جنت

اس باب میں پانچ فصول ہیں۔

چھٹا باب: جہنم

اس باب میں پانچ فصول ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پہلا باب: توحید

اس باب میں آپ درج ذیل عنوانات کے متعلق احادیث پڑھیں گے!

1: اللہ تعالیٰ ایک ہے۔

2: اللہ تعالیٰ اوّل و آخر ہے۔

3: اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے۔

4: اللہ تعالیٰ ہی عالم الغیب ہے۔

5: اللہ تعالیٰ ہی مختار کل ہے۔

6: غیر اللہ سے مافوق الاسباب مدد مانگنا جائز نہیں۔

اس باب میں آپ سیکھیں گے!!!

1: احادیث کا لفظی ترجمہ!

2: احادیث کا بامحاورہ ترجمہ!

3: تشریح الحدیث!

4: ضروری فوائد!

5: مشقی سوالات!

1۔ اللہ تعالیٰ ایک ہے

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ الْمُشْرِكِيْنَ قَالُوْا لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اُنْسُبْ لَنَا رَبَّكَ! فَأَنْزَلَ اللهُ: " قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ اَللهُ الصَّمَدُ"

سنن الترمذی: رقم الحدیث 3364

أَنَّ بے شک اَلْمُشْرِكِيْنَ مشرکین قَالُوْا انہوں نے کہا لِرَسُوْلِ اللهِ اللہ کے رسول کو اُنْسُبْ نسب نامہ بیان کیجیے لَنَا ہمیں رَبَّكَ اپنے رب کا فَأَنْزَلَ اللهُ اللہ نے اتارا قُلْ کہہ دیجیے هُوَ وہ ذات اَحَدٌ ایک ہے اَلصَّمَدُ بے نیاز ذات

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مشرکین مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ اپنے رب کا نسب نامہ بیان کیجیے! تو اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں۔ "قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ اَللهُ الصَّمَدُ" (کہہ دیجیے کہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ذات ہے۔)

تشریح الحدیث:

عقائد میں بنیادی عقیدہ توحید ہے۔ توحید کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات وصفات میں یکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں، نہ ذات میں اور نہ ہی صفات میں۔ توحید کا یہ مفہوم اللہ تعالیٰ کے اس ارشادِ گرامی سے مستفاد ہے:

قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ (١) اَللهُ الصَّمَدُ (٢) لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ (٣) وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ (٤)

سورۃ الاخلاص

ترجمہ: کہہ دیجیے کہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ذات ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور کوئی اس کا ہمسر نہیں۔

2۔ اللہ تعالیٰ اول و آخر ہے

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا، فَقَالَ لَهَا: قُوْلِيْ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيْلِ وَالْقُرْآنِ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى، أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ، أَنْتَ الْأَوَّلُ

فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ، اِقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَأَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ .

سنن الترمذی: رقم الحدیث 3481

جَاءَتْ وہ آئیں تَسْأَلُهُ وہ مانگ رہی تھی اَلسَّمٰوَاتِ آسمان اَلسَّبْعِ سات مُنْزِلَ اتارنے والے فَالِقَ پھاڑنے والا اَلْحَبِّ دانہ النَّوٰى گٹھلی أَعُوْذُ میں پناہ چاہتی ہوں آخِذٌ لینے والے بِنَاصِيَتِهٖ اس کی پیشانی فَوْقَكَ آپ کے اوپر اِقْضِ اتار دیجیے اَلدَّيْنَ قرض أَغْنِنِيْ مالدار کیجیے اَلْفَقْرِ غربت

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ایک خادم مانگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم یہ دعا پڑھتی رہا کرو: اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ... الخ

اس دعا کا ترجمہ یوں ہے:

اے اللہ! اے سات آسمانوں کے رب! عرش عظیم کے مالک! اے ہمارے رب! اے ہر چیز کے رب! تورات، انجیل اور قرآن کے نازل کرنے والے! دانے اور گٹھلی کو اگانے والے! میں ہر اس چیز کے شر سے جس کی پیشانی تیرے دست قدرت میں ہے؛ تیری پناہ چاہتی ہوں۔ تو ہی اول ہے تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں ہے، تو ہی سب سے آخر ہے تیرے بعد کوئی چیز نہیں، تو ہی سب سے ظاہر ہے، تیرے اوپر کوئی چیز نہیں ہے، تو ہی سب کی نظروں سے پوشیدہ ہے تجھ سے زیادہ کوئی پوشیدہ نہیں ہے، اے اللہ! تو میرا قرض اتار دے اور مجھے فقر سے مالدار کر دے۔

تشریح الحدیث:

اس حدیثِ مبارک میں اللہ تعالیٰ کو اول و آخر کہا گیا ہے، اللہ تعالیٰ کی ذات؛ اول بھی ہے، جب کائنات میں کچھ نہ تھا تو اللہ تعالیٰ اس وقت بھی تھے اور آخر بھی ہے کہ جب کچھ نہیں ہو گا تب بھی اللہ تعالیٰ ہوں گے۔

قرآن کریم میں ارشاد باری تعالی ہے:

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ

سورۃ الحدید: 3

ترجمہ: وہی اول بھی ہے اور آخر بھی ہے، ظاہر بھی ہے اور چھپا ہوا بھی ہے اور وہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

3۔ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے

حدیث نمبر 1:

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَأَصْحَابُهُ ... ثُمَّ قَالَ: "وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّكُمْ دَلَّيْتُمْ بِحَبْلٍ اِلَى الْاَرْضِ السُّفْلٰى لَهَبَطَ عَلَى اللهِ.

سنن الترمذی: رقم الحدیث 3298

جَالِسٌ بیٹھا ہوا / بیٹھے ہوئے أَصْحَابُهٗ آپ کے صحابہ کرام ثُمَّ پھر قَالَ فرمایا وَالَّذِيْ اس ذات کی قسم نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ جس کے قبضہ قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے لَوْ اَنَّكُمْ اگر تم دَلَّيْتُمْ تم ڈالو بِحَبْلٍ رسی کو اِلَى الْاَرْضِ زمین کی طرف اَلسُّفْلٰى نچلی لَهَبَطَ پہنچ جائے گی عَلَى اللهِ اللہ تعالیٰ کے پاس

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک مجلس میں تشریف فرما تھے (درمیان میں طویل حدیث ہے) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے! اگر تم ایک رسی نچلی زمین تک ڈالو تو وہ اللہ تعالیٰ ہی کے پاس جائے گی۔

تشریح الحدیث:

اھل السنۃ والجماعۃ کا نظریہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بغیر جسم، بغیر جہت اور بغیر مکان کے موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے موجود ہونے میں کسی مکان اور جگہ کے محتاج نہیں ہیں۔ تو اس حدیث مبارک میں ذکر کردہ یہ بات کہ تم نچلی زمین تک رسی ڈالو یعنی جہاں کہیں بھی ڈالو وہ اللہ تعالیٰ کے پاس ہی پہنچے گی۔ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ ذاتِ باری تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے۔ صرف عرش پر نہیں ہے، جیسا کہ بعض لوگوں کا عقیدہ ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہر جگہ بغیر جسم، بغیر جہت اور بغیر مکان کے موجود ہے اور اسے سمجھانے کے لیے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ حاضر و ناظر (موجود) ہے۔

حدیث نمبر2:

عَنْ أَبِيْ مُوْسٰی رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْهَرُوْنَ بِالتَّكْبِيْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّهَا النَّاسُ اِرْبَعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ. اِنَّكُمْ لَيْسَ تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا، اِنَّكُمْ تَدْعُوْنَهٗ سَمِيْعًا قَرِيْبًا وَّهُوَ مَعَكُمْ.

صحیح مسلم: رقم الحدیث6862

فِيْ سَفَرٍ سفر میں جَعَلَ ہو گئے اَلنَّاسُ لوگ يَجْهَرُوْنَ اونچی آواز کر رہے تھے بِالتَّكْبِيْرِ اللہ اکبر کہنا فَقَالَ فرمایا أَيُّهَا النَّاسُ اے لوگو اِرْبَعُوْا نرمی کرو عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اپنی جانوں پر اِنَّكُمْ بیشک تم لَيْسَ نہیں ہو تَدْعُوْنَ تم پکار رہے ہو اَصَمَّ بہرا وَلَا اور نہ غَائِبًا غائب اِنَّكُمْ بیشک تم تَدْعُوْنَهٗ اسے پکار رہے ہو سَمِيْعًا سننے والا قَرِيْبًا قریب وَهُوَ اور وہ مَعَكُمْ تمہارے ساتھ

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، لوگ اونچی آواز سے تکبیریں کہنے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی جانوں پر نرمی کرو! تم کسی بہرے اور غائب کو نہیں پکار رہے، تم جسے پکار رہے ہو وہ سننے والا، قریب اور تمہارے ساتھ ہے۔

تشریح الحدیث:

اس حدیثِ مبارک میں بھی یہی فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالی کی ذات ہر آدمی کے قریب ہے یعنی اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے، اگر اس حدیث میں قرب سے مراد "قربِ علمی" ہوتا (جیسا کہ بعض لوگوں کا نظریہ ہے) تو "قَرِيْبًا" کہنے پر اکتفاء کیا جاتا لیکن "وَهُوَ مَعَكُمْ" (وہ تمہارے ساتھ ہے) فرما کر "قربِ ذاتی" کی طرف راہنمائی فرمائی ہے۔ اسی طرح اگر اس سے مراد صرف "قربِ وصفی" ہوتا تو "اَصَمَّ" کے بعد "وَلَا غَائِبًا" نہ فرماتے۔ تو یہ حدیث مبارک بھی دلیل ہے کہ اللہ تعالی کی ذات ہر جگہ موجود ہے۔

جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا هُوَ أَهْلُهٗ

4۔ اللہ تعالیٰ ہی عالمُ الغیب ہے

حدیث نمبر 1:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللهُ لَا يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ إِلَّا اللهُ وَلَا يَعْلَمُ مَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ إِلَّا اللهُ وَلَا يَعْلَمُ مَتٰى يَأْتِي الْمَطَرُ أَحَدٌ إِلَّا اللهُ وَلَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوْتُ وَلَا يَعْلَمُ مَتٰى تَقُوْمُ السَّاعَةُ إِلَّا اللهُ

صحیح البخاری: رقم الحدیث 4697

قَالَ فرمایا مَفَاتِيْحُ چابیاں اَلْغَيْبِ غیب خَمْسٌ پانچ لَا يَعْلَمُهَا نہیں کوئی نہیں جانتا إِلَّا مگر لَا يَعْلَمُ کوئی نہیں جانتا مَا فِيْ غَدٍ آئندہ کل میں کیا ہوگا مَا تَغِيْضُ جو کمی بیشی ہوتی ہے اَلْأَرْحَامُ رحم میں وَ لَا يَعْلَمُ کوئی نہیں جانتا مَتٰى کب يَأْتِي برسے گی اَلْمَطَرُ بارش أَحَدٌ ایک وَ اور لَا تَدْرِيْ نہیں جانتا نَفْسٌ آدمی بِأَيِّ أَرْضٍ کس جگہ تَمُوْتُ وہ مرے گا وَ اور لَا يَعْلَمُ کوئی نہیں جانتا مَتٰى تَقُوْمُ کب قائم ہوگی اَلسَّاعَةُ قیامت

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غیب کی پانچ کنجیاں ایسی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی بھی نہیں جانتا۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی نہیں جانتا کہ آئندہ کل کیا ہونے والا ہے، اللہ کے سوا کوئی بھی نہیں جانتا کہ مادہ کے رحم میں کیا کمی بیشی ہوتی رہتی ہے، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی نہیں جانتا کہ بارش کب (اور کتنی مقدار میں) برسے گی، کوئی شخص بھی نہیں جانتا کہ اس کی موت کہاں واقع ہوگی اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی نہیں جانتا کہ قیامت کب آئے گی؟

تشریح الحدیث:

اس حدیث مبارک سے ثابت ہوا کہ علم غیب جمیع ماکان و مایکون (جو کچھ جتنی مقدار میں اور جس تفصیل کے ساتھ ہو چکا ہے وہ اور جو کچھ جتنی مقدار میں اور جس تفصیل کے ساتھ آئندہ قیامت تک ہوگا) صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہی کو ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کے علاوہ انبیاءِ کرام علیہم السلام اور اولیاء عظام علیہم الرحمۃ کے لیے علمِ غیب کا عقیدہ رکھنا درست نہیں۔

حدیث نمبر 2:

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قُبَّةٍ حَمْرَآءَ إِذْ جَآءَ رَجُلٌ عَلٰى فَرَسٍ فَقَالَ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ أَنَا رَسُوْلُ اللهِ قَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: غَيْبٌ وَمَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ إِلَّا اللهُ قَالَ: مَا فِيْ بَطْنِ فَرَسِيْ؟ قَالَ: غَيْبٌ وَمَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ إِلَّا اللهُ: فَمَتٰى تَمْطُرُ؟ قَالَ: غَيْبٌ وَمَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ إِلَّا اللهُ

الدر المنثور للسیوطی ج:5 ص:326

فِيْ قُبَّةٍ خیمہ میں حَمْرَآءَ سرخ إِذْ جَآءَ جب آیا رَجُلٌ آدمی عَلٰى فَرَسٍ گھوڑے پر قَالَ کہا مَنْ أَنْتَ آپ کون ہیں قَالَ کہا أَنَا میں رَسُوْلُ اللهِ اللہ کا رسول قَالَ کہا مَتَى السَّاعَةُ قیامت کب آئے گی؟ قَالَ کہا غَيْبٌ یہ غیب کی بات ہے مَا يَعْلَمُ کوئی نہیں جانتا اَلْغَيْبَ غیب إِلَّا اللهُ مگر اللہ قَالَ کہا مَا فِيْ بَطْنِ پیٹ میں کیا ہے فَرَسِيْ میری گھوڑی مَا يَعْلَمُ کوئی نہیں جانتا الْغَيْبَ غیب فَمَتٰى کب تَمْطُرُ بارش برسے گی وَمَا يَعْلَمُ کوئی نہیں جانتا

ترجمہ: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرخ چمڑے کے خیمے میں تھے کہ اچانک گھوڑے پر سوار ایک شخص آیا، اس نے پوچھا: آپ کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اللہ کا رسول ہوں۔ پھر اس نے پوچھا کہ قیامت کب آئے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: یہ غیب کی باتوں میں سے ہے، اور غیب کی باتیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ پھر اس نے پوچھا کہ: میری گھوڑی کے پیٹ میں کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: یہ غیب کی باتوں میں سے ہے، اور غیب اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ پھر اس نے پوچھا کہ: بارش کب برسے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: یہ غیب کی باتوں میں سے ہے اور غیب کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

حدیث نمبر 3:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ ... مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ يَعْلَمُ الْغَيْبَ فَقَدْ كَذَبَ وَهُوَ يَقُوْلُ لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ إِلَّا اللهُ.

صحیح البخاری: رقم الحدیث 7380

مَنْ جو شخص حَدَّثَكَ آپ سے بیان کرے أَنَّهُ بیشک يَعْلَمُ وہ جانتا ہے اَلْغَيْبَ غیب فَقَدْ پس تحقیق كَذَبَ اس نے جھوٹ بولا وَهُوَ اور وہ يَقُوْلُ کہتا ہے لَا يَعْلَمُ نہیں جانتا اَلْغَيْبَ غیب إِلَّا اللهُ مگر اللہ

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جو شخص تمھیں یہ کہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیب جانتے تھے تو وہ شخص جھوٹا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا ہے کہ اللہ کے علاوہ غیب کوئی نہیں جانتا۔

تشریح الحدیث:

اس حدیثِ مبارک میں کس قدر صراحت کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے یہ بات بیان فرمادی ہے کہ علمِ غیب خاصّۂ خداوندی ہے اور اس میں اللہ تعالی کے ساتھ کوئی بھی شریک نہیں۔ لہٰذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی بھی ولی کے متعلق عالم الغیب ہونے کا عقیدہ رکھنا درست نہیں۔

5۔ اللہ تعالیٰ ہی مختار کل ہے

حدیث نمبر 1:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تُقَبِّلُوْنَ الصِّبْيَانَ فَمَا نُقَبِّلُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَأَمْلِكُ لَكَ أَنْ نَزَعَ اللهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ.

صحیح البخاری: رقم الحدیث 5998

جَاءَ آیا أَعْرَابِيٌّ دیہاتی إِلَى پاس فَقَالَ اور اس نے کہا تُقَبِّلُوْنَ تم بوسہ دیتے ہو اَلصِّبْيَانَ بچوں کو فَمَا نُقَبِّلُهُمْ ہم تو انہیں بوسہ نہیں دیتے أَوَأَمْلِكُ کیا میں مالک ہوں؟ لَكَ تیرا اَنْ نَزَعَ اللهُ اللہ تعالی نے نکال دیا مِنْ سے قَلْبِكَ تیرے دل اَلرَّحْمَةَ نرمی

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا (اور اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ننھے بچوں کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا) تو کہنے لگا کہ آپ بچوں کو بوسہ دیتے ہیں لیکن ہم تو ایسا نہیں کرتے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے تیرے دل سے شفقت نکال دی ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں؟

تشریح الحدیث:

اس حدیث مبارک سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ تمام تر اختیارات اللہ تعالیٰ کی ذات کے پاس ہیں، کسی دل میں شفقت وپیار ڈالنا یا نکالنا یہ اختیار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہیں۔ اسی لیے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے تیرے دل سے شفقت نکال دی ہے تو میں تیرے لیے اس کا مالک نہیں ہوں۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کے علاوہ انبیاءِ کرام علیہم السلام اور اولیاءِ عظام علیہم الرحمۃ کے لیے مختارِ کل ہونے کا عقیدہ رکھنا درست نہیں ہے۔

حدیث نمبر 2:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ ﴿ وَ اَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ﴾ قَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ! اِشْتَرُوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللهِ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللهِ شَيْئًا يَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللهِ شَيْئًا يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِيْنِيْ مَا شِئْتِ لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللهِ شَيْئًا.

سنن النسائی: رقم الحدیث 3676

حِينَ جب أُنْزِلَتْ نازل کی گئی عَلَيْهِ آپ پر قَالَ فرمایا يَا اے مَعْشَرَ قُرَيْشٍ قریش کی جماعت اِشْتَرُوْا تم بچاؤ أَنْفُسَكُمْ اپنے آپ کو مِنَ اللهِ اللہ کے عذاب سے لَا أُغْنِي میں نہیں بچا سکتا عَنْكُمْ تم کو شَيْئًا کچھ بھی يَا اے بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عبد المطلب کی اولاد يَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اے بنو عباس يَا اے صَفِيَّةُ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا عَمَّةَ پھوپھی يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ اے فاطمہ بنت محمد سَلِيْنِيْ مجھ سے مانگ لو مَا شِئْتِ جو چاہو

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی کہ آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو (خدا کے عذاب سے) ڈرایئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تمام خاندان کو جمع کر کے فرمایا: اے خاندانِ قریش! اپنے آپ کو جہنم کے عذاب سے (اسلام قبول کر کے بچالو) میں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے تمہیں نہیں بچا سکتا۔ اے خاندانِ عبدِ مناف! اپنی جانوں کو عذاب سے بچالو میں تمہیں خدا کے عذاب سے نہیں بچا سکتا۔ اے عباس بن عبد المطلب اور میری پھوپھی صفیہ! اپنی جانوں کو عذاب سے بچالو میں تمہیں خدا کے عذاب

سے نہیں بچا سکتا۔ اے فاطمہ! جس کا میں مالک ہوں (یعنی مالی ضروریات) وہ مجھ سے مانگو تو میں دے دوں گا لیکن اللہ تعالیٰ کی گرفت سے میں تجھے نہیں بچا سکتا۔

تشریح الحدیث:

اس حدیثِ مبارک سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مختارِ کل نہیں ہیں، تبھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اتنا اختیار نہیں ہے کہ تمہیں اللہ کی رحمت دے سکوں یا تم سے اس کا عذاب روک سکوں۔ باقی رہی شفاعت تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کی اجازت سے ہی ممکن ہے، لہٰذا ان امور یعنی رحمت دینا، عذاب سے بچانا وغیرہ میں مَیں مختارِ کل نہیں ہوں۔

6۔ غیرُ اللہ سے مَافوق الاسباب مدد مانگنا جائز نہیں

حدیث نمبر 1:

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَسْأَلُ أَحَدُكُمْ رَبَّهٗ حَاجَتَهٗ كُلَّهَا، حَتّٰى يَسْأَلَهٗ شِسْعَ نَعْلِهٖ إِذَا انْقَطَعَ.

شعب الایمان للبیہقی: رقم الحدیث 1116

يَسْأَلُ سوال کرے أَحَدُكُمْ تم میں سے ہر ایک رَبَّهٗ اس کا رب حَاجَتَهٗ اپنی حاجت کے بارے میں كُلَّهَا تمام حَتّٰى یہاں تک کہ يَسْأَلَهٗ وہ سوال کرے شِسْعَ تسمہ نَعْلِهٖ اس کا جوتا إِذَا انْقَطَعَ جب ٹوٹ جائے

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر آدمی اپنے رب سے اپنی تمام ضرورتیں مانگے یہاں تک کہ اگر جوتے کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے تو اسی سے مانگے۔

تشریح الحدیث:

اس حدیثِ مبارک سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اپنی ہر حاجت اور ضرورت کو اللہ تعالیٰ کے سامنے رکھنا چاہیے خواہ وہ کتنی ہی معمولی کیوں نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور سے حاجات کا طلب کرنا اور فریاد رسی کرنا یہ جائز نہیں ہے۔ یہ بھی جان لینا چاہیے کہ مدد کی دو قسمیں ہیں: ماتحت الاسباب اور مافوق الاسباب۔ یہ امداد اگرچہ ماتحت الاسباب

ہے لیکن کمالِ عبادت یہی ہے کہ یہ امداد بھی اسی ذاتِ باری تعالیٰ سے مانگی جائے۔ باقی مافوق الاسباب مدد تو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی سے بھی نہیں مانگی جاسکتی۔

حدیث نمبر 2:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا، فَقَالَ: يَا غُلَامُ! إِنِّيْ أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ اِحْفَظِ اللهَ يَحْفَظْكَ، اِحْفَظِ اللهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ، وَإِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللهَ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللهِ.

سنن الترمذی: رقم الحدیث 2516

كُنْتُ میں تھا خَلْفَ پیچھے يَوْمًا ایک دن فَقَالَ فرمایا يَا غُلَامُ اے لڑکے إِنِّي بے شک میں أُعَلِّمُكَ میں تجھے سکھاتا ہوں كَلِمَاتٍ چند کلمات اِحْفَظِ تو حفاظت کر يَحْفَظْكَ اللہ تعالیٰ تیری حفاظت کرے گا اِحْفَظِ اللهَ تو اللہ تعالی کے احکام کا لحاظ رکھ تَجِدْهُ تو اسے پالے گا وَإِذَا سَأَلْتَ اور جب تو سوال کرے فَاسْأَلِ اللهَ تو اللہ سے سوال کر وَإِذَا اسْتَعَنْتَ اور جب تو مدد طلب کرے فَاسْتَعِنْ مدد طلب کر بِاللهِ اللہ تعالیٰ سے

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سواری پر پیچھے بیٹھا ہوا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے لڑکے! میں تجھے چند کلمات سکھاتا ہوں، تُو حقوق اللہ کی حفاظت کر، اللہ تعالیٰ تیری حفاظت فرمائے گا۔ تُو خیالات و معاملات میں اللہ تعالیٰ کا لحاظ رکھ،، تُو اسے اپنے پاس پائے گا۔ جب بھی کوئی چیز مانگنی ہو تو اللہ تعالیٰ ہی سے مانگنا اور جب مدد طلب کرنی ہو تو اللہ تعالیٰ ہی سے طلب کرنا۔

تشریح الحدیث:

اس حدیثِ مبارک میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہی درس دے رہے ہیں کہ اپنی حاجات وضروریات اللہ تعالی کے سامنے رکھی جائیں۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ مخلوق میں سے کسی اور کے سامنے نہ رکھی جائیں۔

اَلتَّمْرِيْنُ الْاَوَّلُ

خالی جگہ پر کریں:

1۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ........... کی پانچ چیزیں ایسی ہیں جنہیں اللہ تعالی کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔

2۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جو شخص یہ کہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم........... جانتے تھے تو وہ شخص جھوٹا ہے۔

3۔ نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ کا معنی ہے اللہ تعالیٰ نے تیرے دل سے........... نکال دی ہے۔

4۔ اگر تم ایک رسی زمین کے نیچے ڈالو تو وہ........... ہی کے پاس جائے گی۔

5۔ مدد کی دو قسمیں ہیں:........... اور مافوق الاسباب۔

6۔ اللہ تعالی کے علاوہ انبیاءِ کرام علیہم السلام اور اولیاءِ عظام علیہم الرحمۃ کے لیے مختارِ کل ہونے کا عقیدہ رکھنا........... ہے۔

7۔ اگر جوتے کا........... بھی ٹوٹ جائے تو وہ بھی اللہ سے مانگنا چاہیے۔

8۔ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ کا معنی ہے اور جب تو مدد طلب کرے تو........... سے مدد طلب کر۔

9۔ اے عباس بن........... اور اے میری پھوپھو صفیہ! اپنے بچاؤ کا انتظام کر لو میں تمہیں خدا کے عذاب سے نہیں بچا سکتا۔

درست جواب کی نشاندہی کریں:

1۔ اے بیٹی! جس کا میں مالک ہوں وہ مجھ سے مانگ لو، تو میں تمہیں دے دوں گا لیکن اللہ تعالیٰ کی گرفت سے میں تمہیں نہیں بچا سکتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ ان صاحبزادی سے فرمائے تھے:

حضرت زینب رضی اللہ عنہا　　حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا　　حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا

2۔ ''یَوْمٌ'' کا معنی ہے:

دن شام رات

3۔أَعْرَابِيٌّ کا معنی ہے:

شہری دیہاتی عرب کا رہنے والا

4۔ رسی کا زمین کے نیچے اللہ تعالیٰ کے پاس جانا دلیل ہے:

اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے اللہ تعالیٰ عرش پر ہے اللہ تعالیٰ آسمان پر ہے

5۔أَيُّهَا النَّاسُ اِرْبَعُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ کا معنی ہے: اے لوگو اپنی جانوں پر:

سختی کرو شدت کرو نرمی کرو

6۔تُقَبِّلُوْنَ الصِّبْيَانَ کا معنی ہے:

بچوں کی طرف متوجہ ہوتے ہو بچوں کو بوسہ دیتے ہو بچوں کو مارتے ہو

7۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی کا نام ہے:

حضرت خولہ رضی اللہ عنہا حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا

8۔ گزشتہ روایت میں وہ صحابی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر بیٹھے ہوئے تھے:

ابن عباس رضی اللہ عنہ ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ عثمان غنی رضی اللہ عنہ

9۔ خَلْفَ کا معنی ہے:

آگے پیچھے درمیان

10۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ میں لگتے ہیں:

چچا ماموں رضاعی بھائی

مختصر جواب لکھیں:

1۔اللہ تعالیٰ کے مختار کل ہونے پر حدیث مبارک سے دلیل لکھیں۔

2۔اوّل و آخر حقیقی سے کیا مراد ہے؟

3۔ اللہ تعالیٰ کے عالم الغیب ہونے پر حدیث مبارک سے دلیل لکھیں۔

4۔ اوّل و آخر اضافی سے کیا مراد ہے؟

5۔ اللہ تعالیٰ کے ہر جگہ حاضر ناظر ہونے پر حدیث مبارک سے دلیل لکھیں۔

6۔ مَفَاتِیحُ الْغَیْبِ خَمْسٌ سے غیب کی کون سی پانچ چیزیں مراد ہیں؟

7۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری پر بیٹھے ہوئے کون سے کلمات ارشاد فرمائے تھے؟

8۔ توحید کا مفہوم لکھیں۔

9۔ اِنَّکُمْ لَیْسَ تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا کا مفہوم بیان کریں۔

10۔ تُقَبِّلُوْنَ الصِّبْیَانَ کا مفہوم بیان کریں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیْمَ إِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْنَا مَعھُمْ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیْمَ إِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلَیْنَا مَعَھُمْ ، صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَصَلَوَاتُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

دوسرا باب: رسالت

اس باب میں آپ درج ذیل عنوانات کے متعلق احادیث پڑھیں گے!

ذاتِ نبوت بشر ہے	انبیاء کرام علیہم السلام کی تعداد	معجزات
افضل الانبیاء	خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم	مفروض الاتباع
قلب اطہر کا بیدار رہنا	انبیاء کرام علیہم السلام معصوم	اجسام محفوظ
جائے وفات ہی جائے تدفین	قبور مبارکہ میں زندگی	قبر مبارک میں نماز پڑھنا
سماع صلوۃ وسلام	وراثت کا جاری نہ ہونا	استشفاع
توسل	عرضِ اعمال	شفاعت

اس باب میں آپ سیکھیں گے!!!

1: احادیث کا لفظی ترجمہ!

2: احادیث کا بامحاورہ ترجمہ!

3: تشریح الحدیث!

4: ضروری فوائد!

5: مشقی سوالات!

1۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بشر ہے

حدیث نمبر 1:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ سُئِلَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ فِي بَيْتِهِ قَالَتْ كَانَ بَشَرًا مِّنَ الْبَشَرِ يَفْلِي ثَوْبَهُ وَيَحْلُبُ شَاتَهُ وَيَخْدُمُ نَفْسَهُ.

مسند احمد: رقم الحدیث 26072

يَعْمَلُ کام کرتے تھے فِي بَيْتِهِ اپنے گھر میں قَالَتْ وہ فرماتی ہیں كَانَ بَشَرًا انسان تھے مِنَ الْبَشَرِ انسانوں میں سے يَفْلِي ثَوْبَهُ کپڑوں سے جوں تلاش کر لیتے يَحْلُبُ وہ دودھ نکالتے تھے شَاتَهُ اپنی بکریاں يَخْدُمُ نَفْسَهُ وہ اپنا کام خود کرتے تھے

ترجمہ: ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں کیا کام کرتے تھے؟ تو فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انسانوں میں سے ایک انسان تھے، اپنے کپڑوں میں خود ہی جوں تلاش کر لیتے تھے، بکری کا دودھ بھی خود ہی دوہ لیتے تھے اور اپنے کام بھی خود ہی کیا کرتے تھے۔

تشریح الحدیث:

انبیاء کرام علیہم السلام اپنی ذات کے اعتبار سے بشر اور انسان ہوتے ہیں اور اپنی صفت کے لحاظ سے نور ہوتے ہیں۔ جن آیات اور احادیث میں انبیاء علیہم السلام کو "بشر" فرمایا گیا وہاں مراد ذاتِ نبوت ہے اور جہاں "نور" فرمایا گیا وہاں مراد صفتِ نبوت ہے۔ اس عقیدے پر جہاں دیگر دلائل موجود ہیں وہاں ایک دلیل یہ حدیث شریف بھی ہے جس میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے آپ علیہ الصلاۃ والسلام کے بارے میں فرمایا کہ وہ بشر تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک کپڑوں میں جوں کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ جوں تو میل کچیل اور پسینہ کی وجہ سے ہوتی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن مبارک پر میل کچیل کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور پسینہ مبارک تو گلاب سے بھی زیادہ خوشبودار ہوتا تھا۔ سوال یہ ہے کہ گلاب جیسے پسینہ کے ساتھ جوں کا کوئی جوڑ نہیں ہے

تو پھر جوں تلاش کرنے کا کیا مطلب ہے؟

محدثین کرام رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس غرض سے تلاش فرماتے تھے کہ ممکن ہے کہ کسی دوسرے کے کپڑے سے آپ کے کپڑے پر چڑھ گئی ہو۔ بعض محدثین اس سے بھی عمدہ جواب ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ امت کی تعلیم کی غرض سے تھا کہ جہاں صفائی اتنی ہو کہ خود طہارت کو بھی رشک آئے جب وہ ذات بابرکات اس قدر صفائی کا اہتمام فرماتے ہیں تو امتی کو خود ہی خیال کرنا چاہیے۔

حدیث نمبر 2:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ أَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ أَسْمَعُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيْدُ حِفْظَهُ فَنَهَتْنِيْ قُرَيْشٌ وَقَالُوْا أَتَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ تَسْمَعُهُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَرٌ يَّتَكَلَّمُ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَاءِ فَأَمْسَكْتُ عَنِ الْكِتَابِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَوْمَأَ بِإِصْبَعِهٖ إِلٰى فِيْهِ فَقَالَ: "اُكْتُبْ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا يَخْرُجُ مِنْهُ إِلَّا حَقٌّ".

سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 3646

كُنْتُ أَكْتُبُ میں لکھ لیتا تھا كُلَّ شَيْءٍ ہر چیز کو أَسْمَعُهُ جسے میں سنتا أُرِيْدُ میں چاہتا تھا حِفْظَهُ اس کو یاد کرنا فَنَهَتْنِيْ مجھے روک دیا قُرَيْشٌ قریش وَقَالُوْا اور کہنے لگے أَتَكْتُبُ کیا آپ لکھ لیتے ہیں تَسْمَعُهُ جس کو آپ سنتے ہیں بَشَرٌ آدمی يَّتَكَلَّمُ بات کرتے ہیں فِي الْغَضَبِ غصے میں الرِّضَاءِ خوشی فَأَمْسَكْتُ میں رک گیا عَنِ الْكِتَابِ لکھنے سے فَذَكَرْتُ میں نے بتایا ذٰلِكَ یہ فَأَوْمَأَ اس نے اشارہ کیا بِإِصْبَعِهٖ اپنی انگلی کے ساتھ إِلٰى فِيْهِ اپنے منہ کی طرف فَقَالَ فرمایا اُكْتُبْ لکھو فَوَالَّذِيْ قسم ہے اس ذات کی نَفْسِيْ میری جان بِيَدِهٖ قبضہ قدرت میں مَا يَخْرُجُ نکلتا نہیں ہے مِنْهُ اس سے إِلَّا مگر حَقٌّ صحیح بات

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو بات سنتا تھا اس کو لکھ لیا کرتا تھا تاکہ اسے محفوظ کروں۔ قریش نے مجھے اس بات سے روکا اور کہنے لگے کہ تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہر بات لکھ لیتے ہو حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تو انسان ہیں، رضامندی اور غصے میں کلام کرتے ہیں۔ تو میں نے لکھنا چھوڑ دیا۔ پھر جب میں نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائی تو آپ علیہ السلام نے اپنی انگلی کا

اشارہ اپنے منہ کی طرف کرتے ہوئے فرمایا: تم لکھا کرو! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس منہ سے سوائے حق کے کچھ نہیں نکلتا۔

تشریح الحدیث:

معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عقیدہ بھی یہی تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بشر اور انسان ہیں نہ کہ نور کیونکہ انسان بعض مرتبہ غصہ میں سخت کلام کر جاتا ہے۔ تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یہ رائے دی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی چونکہ انسان ہیں اس لیے ممکن ہے کہ غصہ کی حالت میں کوئی ایسی بات فرمادیں جو نہیں کہنی چاہیے اس لیے آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات نہ لکھا کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس بات کا علم ہوا تو فرمایا کہ لکھا کرو کیونکہ میری زبان سے حق کے سوا کچھ نہیں نکلتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بشر اور انسان ہونے کی نفی نہیں فرمائی بلکہ حالت غصہ میں بھی حق بات کہنے کا اثبات فرمایا ہے۔ تو یہ حدیث مبارک اس بات پر صریح ہے کہ آپ علیہ السلام ذات کے اعتبار سے بشر اور انسان ہیں۔ یہ حدیث اس پر بھی دلیل ہے کہ عہدِ رسالت میں بھی کتابتِ حدیث ہوتی تھی۔

2۔ انبیاء کرام علیہم السلام کی تعداد

حدیث نمبر 1:

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَبُوْذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! کَمْ وَفَآءُ عِدَّةِ الْاَنْبِیَاءِ؟ قَالَ: مِائَةُ اَلْفٍ وَّاَرْبَعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ اَلْفًا. اَلرُّسُلُ مِنْ ذٰلِكَ ثَلٰثُ مِائَةٍ وَّخَمْسَةَ عَشَرَ جَمًّا غَفِیْرًا.

مشکوٰۃ المصابیح: رقم الحدیث 5737

کَمْ کتنی وَفَآءُ مکمل عِدَّةِ تعداد اَلْاَنْبِیَاءُ انبیاء قَالَ فرمایا مِائَةُ اَلْفٍ ایک لاکھ اَرْبَعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ اَلْفًا چوبیس ہزار اَلرُّسُلُ رسول مِنْ ذٰلِكَ ان میں سے ثَلٰثُ مِائَةٍ تین سو خَمْسَةَ عَشَرَ پندرہ جَمًّا غَفِیْرًا بڑی تعداد

ترجمہ: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت) میں عرض کیا: یا رسول اللہ! انبیاء کی پوری تعداد کیا ہے؟ آپ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا: ایک لاکھ چوبیس ہزار، ان میں سے رسولوں کی تعداد تین سو پندرہ ہے جو کہ ایک بہت بڑی تعداد ہے۔

تشریح الحدیث:

اس حدیث میں انبیاء کرام علیہم السلام اور رسولوں کی تعداد کو بیان کیا گیا ہے جو کہ تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے۔ ان میں سے رسولوں کی تعداد تقریباً تین سو پندرہ ہے۔

رسول اور نبی میں فرق ہے۔ رسول اسے کہتے ہیں جو نئی شریعت لائے، اور نبی اسے کہتے ہیں جو نئی شریعت نہ لائے بلکہ پہلے پیغمبر کی شریعت ہی کی تبلیغ کرے۔

چنانچہ مولانا عبد العزیز پرہاڑوی رحمہ اللہ ت 1239 لکھتے ہیں:

فَالرَّسُوْلُ: مَنْ جَاءَ بِشَرْعٍ جَدِيْدٍ وَالنَّبِيُّ: مَنْ لَّمْ يَأْتِ بِهٖ.

النبراس شرح شرح العقائد: ص 54، 282

ترجمہ: جو نئی شریعت لائے وہ رسول ہے اور جو نئی شریعت نہ لائے وہ نبی ہے۔

3۔ انبیاء کرام علیہم السلام کے معجزات برحق ہیں

حدیث نمبر 1:

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهٗ حَدَّثَهُمْ أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُّرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ.

صحیح البخاری: رقم الحدیث 3637

أَنَّهٗ بیشک حَدَّثَهُمْ اس نے ان سے بیان کیا أَهْلَ مَكَّةَ مکہ مکرمہ کے رہنے والے سَأَلُوْا انہوں نے سوال کیا أَنْ يُّرِيَهُمْ ان کو دکھائیں آيَةً نشانی فَأَرَاهُمْ ان کو دکھایا اِنْشِقَاقَ الْقَمَرِ چاند کا دو ٹکڑے ہو جانا

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مکہ والوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ انہیں کوئی معجزہ دکھائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا معجزہ دکھایا۔

تشریح الحدیث:

بلاشبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت زیادہ معجزات ہیں، ان معجزات میں سے ایک معجزہ شق قمر یعنی چاند کا دو ٹکڑے ہو جانا بھی ہے جس کی کچھ تفصیل یہ ہے:

معجزہ شق القمر:

ایک مرتبہ مشرکین مکہ کے چند سردار ابوجہل، عاص بن وائل، ولید بن مغیرہ، اسود بن عبد یغوث، نضر بن حارث، زمعہ بن اسود اور اسود بن المطلب وغیرہ جمع ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ اگر آپ سچے نبی ہیں تو چاند دو ٹکڑے کر کے دکھائیں۔ رات کا وقت تھا، چودھویں رات کا چاند اپنے جوبن پر تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں یہ معجزہ دکھلا دوں تو کیا تم لوگ ایمان لے آؤ گے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں ہم ایمان لے آئیں گے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور انگلی مبارک سے چاند کی طرف اشارہ کیا اسی وقت چاند دو ٹکڑوں میں بٹ گیا ایک ابی قُبَیس نامی پہاڑ پر جبکہ دوسرا قیقعان نامی پہاڑ پر۔ کافی دیر تک لوگ اسے دیکھتے رہے۔ حیرت کا یہ عالم تھا کہ لوگ اپنی آنکھوں کو بار بار کپڑے سے پونچھتے اور چاند کو غور سے دیکھتے تو انہیں بالکل صاف طور پر چاند دو ٹکڑوں میں دکھائی دیتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے فرماتے کہ لوگو اس حقیقت کے گواہ رہنا گواہ رہنا۔ تقریباً عصر تا مغرب کے درمیانی وقت کی مقدار کے برابر چاند اسی حالت پر رہا اور پھر دوبارہ آپس میں مل گیا۔

مشرکین نے ایمان لانے کے بجائے کہا: محمد نے جادو کر دیا ہے۔ اس لیے باہر سے آنے والے مسافروں کا انتظار کرو ان سے پوچھو کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ محمد تمام لوگوں پر جادو کر دیں اور ہاں اگر آنے والے مسافر بھی اپنا مشاہدہ بیان کرتے ہوئے اس کی گواہی دیں تو سچ مان لینا ورنہ یہی سمجھنا کہ محمد نے جادو کیا ہے۔

مسافروں سے پوچھا گیا، مختلف اطراف سے آنے والے مسافروں نے اپنا مشاہدہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ واقعی ہم نے چاند کو دو ٹکڑوں میں دیکھا ہے مگر ان شہادتوں کے باوجود بھی مشرکین مکہ ایمان نہ لائے اور کہا کہ ایسا جادو ہے جس کا اثر عنقریب زائل ہو جائے گا۔

یہاں تین الفاظ سمجھ لیں: معجزہ، کرامت اور استدراج

1۔ **معجزہ:** کسی خرق عادت (ایسا کام جو عادتاً ناممکن ہے یا عام طور پر عقل قبول نہ کرتی ہو) کام کا نبی علیہ السلام کے ہاتھوں صادر ہونا۔

2۔ **کرامت:** کسی خرق عادت کام کا ولی کے ہاتھوں صادر ہونا۔

3۔ **استدراج:** کسی خلاف عادت کام کا کسی فاسق اور فاجر یا کافر کے ہاتھوں صادر ہونا۔

حدیث نمبر2:

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَّاءٍ ، فَأُتِيَ بِقَدَحٍ رَحْرَاحٍ، فِيْهِ شَيْءٌ مِنْ مَّاءٍ ، فَوَضَعَ أَصَابِعَهُ فِيْهِ قَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى المَاءِ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ قَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: فَحَزَرْتُ مَنْ تَوَضَّأَ مِنْهُ، مَا بَيْنَ السَّبْعِيْنَ إِلَى الثَّمَانِيْنَ.

صحیح البخاری: رقم الحدیث200

دَعَا اس نے منگوایا بِإِنَاءٍ برتن مِنْ مَّاءٍ پانی والا فَأُتِيَ لایا گیا بِقَدَحٍ پیالہ رَحْرَاحٍ کھلے منہ والا فِيْهِ اس میں شَيْءٌ کچھ مِنْ مَّاءٍ پانی فَوَضَعَ رکھا أَصَابِعَهُ اپنی انگلیوں کو فِيْهِ اس میں أَنْظُرُ میں دیکھ رہا تھا إِلَى المَاءِ پانی کی طرف يَنْبُعُ پھوٹ رہا تھا مِنْ بَيْنِ درمیان أَصَابِعِهِ انگلیاں فَحَزَرْتُ میں نے اندازہ لگایا مَنْ تَوَضَّأَ جس شخص نے وضو کیا مِنْهُ اس سے مَا بَيْنَ السَّبْعِيْنَ ستر سے إِلَى الثَّمَانِيْنَ اسی تک

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا ایک برتن منگوایا۔ تو آپ کے لیے ایک بڑے منہ والا پیالہ لایا گیا جس میں کچھ پانی موجود تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مبارک انگلیاں اس پیالہ میں ڈال دیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے پانی کو دیکھا کہ وہ پانی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک انگلیوں کے درمیان سے پھوٹ رہا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اندازہ کیا کہ اس ایک پیالہ پانی سے جن لوگوں نے وضو کیا تھا ان کی تعداد ستر سے اسی تک تھی۔

تشریح الحدیث:

یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا کہ اتنی کم مقدار پانی سے اتنی بڑی تعداد میں لوگوں نے وضو کر

لیا۔ یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو جو معجزات بھی عطا فرمائے وہ برحق ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا علمی معجزہ قرآن کریم ہے اور سب سے بڑا عملی معجزہ معراج ہے۔

معجزات کی مناسبت سے اختصار کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند معجزات کا ذکر کیا جاتا ہے:

1: غزوہ بدر کے موقع پر حضرت عکاشہ بن محصن اسدی رضی اللہ عنہ کی تلوار ٹوٹ گئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کھجور کی ایک شاخ دی اور فرمایا کہ اس سے لڑو۔ حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک سے اس کو وصول کیا تو ان کے ہاتھ میں آتے ہی وہ تلوار بن گئی۔ اسی کے ساتھ وہ لڑتے رہے اور اس کے بعد دیگر غزوات میں بھی اسی تلوار کے ساتھ جہاد و قتال کرتے رہے۔ انتقال تک یہ تلوار ان کے پاس رہی۔

2: حضرت سلمہ بن حریس رضی اللہ عنہ غزوہ بدر والے دن اسلام لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ابنِ طاب نامی کھجور کی ایک شاخ دی کہ اس کے ساتھ لڑو۔ یہ شاخ ان کے ہاتھ میں آتے ہی تلوار بن گئی۔ 14ھ میں معرکہ جسر بن ابی عبید میں شہید ہوئے اس وقت تک یہ تلوار ان کے پاس ہی رہی۔

3: قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کی آنکھ زخمی ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر اپنا دست مبارک پھیرا اور دعا کی تو ان کی آنکھ اسی وقت ٹھیک ہو گئی۔

4: خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ کی آنکھ میں تیر لگا جس سے آنکھ ضائع ہو گئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھ والی جگہ پر اپنا لعاب مبارک لگایا اور اللہ سے دعا کی۔ وہ ایسے ٹھیک ہوئی کہ دونوں آنکھوں کے درمیان یہ فرق کرنا مشکل تھا کہ کون سی آنکھ زخمی ہوئی تھی۔

5: رفاعہ بن مالک رضی اللہ عنہ کی آنکھ میں تیر لگا جس سے آنکھ ضائع ہو گئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھ والی جگہ پر اپنا لعاب مبارک لگایا اور اللہ سے دعا کی۔ وہ ایسے ٹھیک ہوئی کہ دونوں آنکھوں کے درمیان یہ فرق کرنا مشکل تھا کہ کون سی آنکھ زخمی ہوئی تھی۔

معجزات کی مزید تفصیل کے لیے میری کتاب "کتاب السیرۃ" کا مطالعہ فرمائیں۔

4۔ حضرت محمد ﷺ افضلُ الانبیاء ہیں

حدیث نمبر 1:

عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَبِيَدِي لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَّبِيٍّ يَوْمَئِذٍ آدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحْتَ لِوَائِيْ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا فَخْرَ.

سنن الترمذی: رقم الحدیث 3615

أَنَا میں سَيِّدُ سردار وَلَدِ اولاد يَوْمَ دن اَلْقِيَامَةِ قیامت وَلَا فَخْرَ مجھے فخر نہیں ہے بِيَدِيْ میرے ہاتھ میں لِوَاءُ پرچم اَلْحَمْدِ تعریف وَلَا فَخْرَ مجھے فخر نہیں ہے وَمَا مِنْ نَبِيٍّ کوئی نبی نہیں يَوْمَئِذٍ اس دن فَمَنْ سِوَاهُ ان کے علاوہ إِلَّا مگر تَحْتَ نیچے لِوَائِيْ میرے پرچم وَأَنَا اور میں أَوَّلُ پہلا تَنْشَقّ پھٹے گی عَنْهُ جس کے لیے اَلْأَرْضُ زمین وَلَا فَخْرَ مجھے فخر نہیں ہے

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں قیامت کے دن اولادِ آدم کا سردار ہوں گا اور اس پر مجھے فخر نہیں اور میرے ہاتھ میں حمد کا پرچم ہو گا اور اس پر مجھے فخر نہیں، اور آدم اور آدم کے علاوہ دیگر تمام انبیاء بھی میرے پرچم کے نیچے ہوں گے، اور میں پہلا وہ شخص ہوں گا جس کے لیے زمین پھٹے گی، اور سب سے پہلے میں ہی قبر سے اٹھوں گا اور اس پر بھی مجھے فخر نہیں ہے۔

تشریح الحدیث:

اس حدیث اور اس جیسی دیگر احادیث کی روشنی میں اھل السنۃ والجماعۃ کا عقیدہ ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء میں افضل ہیں، اگرچہ نفسِ نبوت میں تمام انبیاء علیہم السلام برابر ہیں لیکن درجات اور مراتب کے اعتبار سے آپ علیہ السلام کا رتبہ اور درجہ تمام انبیاء علیہم السلام سے بڑھا ہوا ہے، اس لیے آپ علیہ السلام کو اَفْضَلُ الرُّسُل یا سَيِّدُ الرُّسُل کہنا جائز ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا "وَلَا فَخْرَ" فرمانا کہ اس پر مجھے فخر نہیں ہے، یہ کمالِ تواضع اور عاجزی کی بناء پر ہے۔

حدیث نمبر 2:

عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّينَ وَخَطِيبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ.

سنن ابن ماجہ: رقم الحدیث 4314

قَالَ فرمایا إِذَا جب كَانَ ہو گا يَوْمُ دن اَلْقِيَامَةِ قیامت كُنْتُ میں ہوں گا إِمَامَ اَلنَّبِيِّينَ نبیوں کا امام خَطِيبَهُمْ ان کا خطیب صَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ ان میں سے سفارش کرنے والا غَيْرَ فَخْرٍ کوئی بڑائی نہیں

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہو گا تو میں تمام انبیاء (علیہم السلام) کا امام اور ان کا خطیب ہوں گا اور ان میں سے (پہلے) شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میں اس پر فخر نہیں کرتا۔

تشریح الحدیث:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطیب الانبیاء بھی ہیں یعنی قیامت کے ہولناک دن میں جب تمام انبیاء علیہم السلام خاموش ہو جائیں گے تو نبی علیہ السلام ان کی نمائندگی فرماتے ہوئے کلام فرمائیں گے اور قیامت کے دن اُمّت کی شفاعت فرمائیں گے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس ہولناک دن میں امت کی شفاعت فرمانا جب کہ باقی انبیاء کرام نَفْسِیْ نَفْسِیْ پکار رہے ہوں گے؛ آپ کے افضل الانبیاء ہونے کی دلیل ہے۔

5۔ حضرت محمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم خاتم الانبیاء ہیں

حدیث نمبر 1:

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ تَسُوْسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ. وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَسَيَكُوْنُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُوْنَ.

صحیح البخاری: رقم الحدیث 3455

قَالَ فرمایا كَانَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ بنی اسرائیل تھے تَسُوْسُهُمُ ان میں سیاست کرتے اَلْأَنْبِيَاءُ انبیاء كُلَّمَا جب بھی

هَلَكَ فوت ہوا نَبِیٌّ ایک نبی خَلَفَهٗ اس کے پیچھے نَبِیٌّ ایک نبی وَ اور اِنَّهٗ بے شک لَا نَبِیَّ کوئی نبی نہیں ہو گا بَعْدِیْ میرے بعد خُلَفَاءُ خلفاء فَیَكْثُرُوْنَ کثرت کے ساتھ ہوں گے

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کے انبیاء ان کی سیاسی معاملات میں رہنمائی کیا کرتے تھے، جب بھی ان کا کوئی نبی فوت ہو جاتا تو دوسرا نبی اس کی جگہ آجاتا لیکن یاد رکھو میرے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا، ہاں میرے خلفاء ہوں گے اور بکثرت ہوں گے۔

تشریح الحدیث:

اس حدیثِ مبارک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا بیان فرمایا گیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی پر نبوت ختم ہو چکی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی اور نیا نبی پیدا نہیں ہو گا البتہ خلفاء آئیں گے اور بہت زیادہ ہوں گے۔

حدیث نمبر 2:

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِيْ وَلَا نَبِيَّ.

سنن الترمذی: رقم الحدیث 2272

اَلرِّسَالَةَ رسالت النُّبُوَّةَ نبوت قَدِ تحقیق انْقَطَعَتْ ختم ہو گئی بَعْدِيْ میرے بعد وَلَا نَبِيَّ اور نہ نبی

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رسالت اور نبوت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے۔ لہٰذا میرے بعد کوئی رسول اور کوئی نیا نبی نہ ہو گا۔

حدیث نمبر 3:

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰى تَبُوْكَ فَاسْتَخْلَفَ عَلِيًّا قَالَ: اَتُخَلِّفُنِيْ فِي الصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ؟ قَالَ: اَلَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى اِلَّا اَنَّهٗ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِیْ؟ وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِیْ.

صحیح البخاری: رقم الحدیث 4416

خَرَجَ نکلے اِلٰی تَبُوْكَ تبوک کی طرف فَاسْتَخْلَفَ خلیفہ بنایا عَلِیًّا حضرت علی کو قَالَ فرمایا اَتُخَلِّفُنِیْ کیا آپ مجھے چھوڑ کر جارہے ہیں؟فِی الصِّبْیَانِ بچوں میں اَلنِّسَاءِ عورتیں قَالَ فرمایا اَلَا تَرْضٰی کیا آپ خوش نہیں ہیں؟اَنْ تَکُوْنَ یہ کہ تم ہو مِنِّیْ میری طرف سے بِمَنْزِلَةِ جگہ اِلَّا مگر اَنَّهٗ بیشک لَیْسَ نہیں ہے نَبِیٌّ کوئی نبی

ترجمہ: حضرت مصعب بن سعد رحمہ اللہ اپنے والد حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کے لیے تشریف لے گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں اپنا نائب بنایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:(یارسول اللہ) آپ مجھے بچوں اور عورتوں میں چھوڑ کر جارہے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:(علی!) کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ میرے لیے تم ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہارون تھے لیکن فرق یہ ہے کہ (ہارون علیہ السلام نبی تھے) میرے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔

تشریح الحدیث:

اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد رسالت و نبوت کا سلسلہ قیامت تک کے لیے بند ہو چکا ہے۔ اس روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے لیے ایسا ہی معاون قرار دیا جیسے حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معاون تھے۔ اس روایت کی بناء پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بلافصل کہنا درست نہیں ہے۔ کیونکہ حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خلافت نہیں ملی تھی۔ وہ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پہلے ہی انتقال کر چکے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے صرف کوہ طور پر جاتے وقت حضرت ہارون علیہ السلام کو اپنا جانشین بنایا تھا۔ ایسے ہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک میں جاتے وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں اپنا جانشین بنایا تھا جس طرح دیگر کئی غزوات میں جاتے ہوئے مختلف صحابہ کرام کو جانشین بناتے۔ وہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آپ کے بعد خلیفہ بلافصل نہیں کہلائے اور نہ ہی اس بات کو کوئی تسلیم کرتا ہے۔ بس اس مماثلت کا تعلق صرف اسی حد تک ہے۔ اس ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا مفہوم خود حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی خلافت بلافصل کا نہیں سمجھا تھا۔ اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ ایسا سمجھتے تو خود سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت نہ کرتے۔

6۔ نبی کریم ﷺ کی اتباع فرض ہے

حدیث نمبر 1:

عَنْ أَبِيْ مُوْسىٰ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ مَثَلِيْ وَمَثَلَ مَا بَعَثَنِيَ اللهُ بِهٖ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتٰى قَوْمَهٗ. فَقَالَ: يَا قَوْمِ! إِنِّي رَأَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ وَإِنِّيْ أَنَا النَّذِيرُ الْعُرْيَانُ فَالنَّجَاءَ فَأَطَاعَهٗ طَائِفَةٌ مِنْ قَوْمِهٖ فَأَدْلَجُوْا فَانْطَلَقُوْا عَلٰى مُهْلَتِهِمْ، وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ فَأَصْبَحُوْا مَكَانَهُمْ، فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَأَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ، فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ أَطَاعَنِيْ وَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهٖ، وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِيْ وَكَذَّبَ مَا جِئْتُ بِهٖ مِنَ الْحَقِّ.

صحیح مسلم: رقم الحدیث 5954

مَثَلِيْ میری مثال مَا بَعَثَنِيَ جس کے ساتھ مجھے بھیجا أَتٰى آیا قَوْمَهٗ اپنی قوم يَا قَوْمِ اے میری قوم إِنِّيْ رَأَيْتُ بے شک میں دیکھتا ہوں اَلْجَيْشَ لشکر بِعَيْنَيَّ اپنی آنکھوں سے النَّذِيْرُ ڈرانے والا اَلْعُرْيَانُ واضح طور پر فَالنَّجَاءَ نجات حاصل کرو أَطَاعَهٗ اس کی اطاعت کی طَائِفَةٌ جماعت مِنْ قَوْمِهٖ قوم میں سے فَأَدْلَجُوْا رات کے ابتدائی حصہ میں سفر کیا فَانْطَلَقُوْا وہ چلے گئے عَلٰى مُهْلَتِهِمْ آہستہ وَ اور كَذَّبَتْ جھٹلایا طَائِفَةٌ جماعت فَأَصْبَحُوْا ٹھہر گئے مَكَانَهُمْ ان کی جگہ فَصَبَّحَهُمْ ٹوٹ پڑا فَأَهْلَكَهُمْ ان کو ہلاک کر دیا وَاجْتَاحَهُمْ اور جڑ سے اکھیڑ دیا فَذٰلِكَ پس یہ مَثَلُ مثال ہے مَنْ أَطَاعَنِيْ جس نے میری اطاعت کی وَاتَّبَعَ اور اتباع کی مَا جِئْتُ بِهٖ جسے میں لایا ہوں مَنْ عَصَانِيْ جس نے میری نافرمانی کی وَكَذَّبَ اور جھٹلایا مَا جِئْتُ بِهٖ جو میں لایا ہوں مِنَ الْحَقِّ حق سے

ترجمہ: سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری مثال اور میرے اس دین کی مثال جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے اس شخص کی طرح ہے جو اپنی قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اے میری قوم! میں نے ایک لشکر (دشمن کی فوج) کو اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھا ہے اور میں واضح طور پر ڈرانے والا ہوں اس لیے بچ کر نکل جاؤ۔ اس کی قوم میں سے بعض لوگوں نے اس کی بات کو مان لیا اور وہ شام ہوتے ہی بھاگ گئے اور وقت پر چلے گئے اور بعض نے جھٹلایا اور وہ صبح تک اسی ٹھکانے میں رہے۔ پھر صبح ہوتے

ہی لشکر نے ان پر حملہ کر دیا، ان کو تباہ کیا اور جڑ سے اکھیڑ دیا۔ پس یہی اس شخص کی مثال ہے جس نے میری اطاعت کی اور جو کچھ (دین) میں لے کر آیا ہوں اس کی اتباع کی اور اس شخص کی مثال ہے جس نے میری اتباع نہیں کی اور میرے لائے ہوئے سچے دین کو جھٹلایا۔

تشریح الحدیث:

اس حدیثِ مبارک میں ایک مثال دے کر نبی علیہ السلام کا مَفروض الاتباع ہونا بیان فرمایا گیا ہے۔ آپ علیہ السلام کی اتباع لازم اور ضروری ہے۔ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے گا وہ کامیاب ہو گا اور جو نافرمانی کرے گا ناکام ہو گا۔ نیز یہ بات سمجھ لی جائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مفروض الاتباع ہے تو لفظ "اِتِّبَاع" یہ "تَبِیْعَۃٌ" سے مشتق ہے اور "تَبِیْعَۃٌ" جانور کے اس بچے کو کہتے ہیں جو ماں کے پیچھے پیچھے چلتا ہے۔ وہ یہ دیکھتا ہے کہ ماں کدھر جاتی ہے، یہ نہیں دیکھتا کہ ماں کیوں جاتی ہے! اسی طرح نبوت کی اتباع بھی یوں کی جائے کہ ہر حکم کو من و عن تسلیم کر کے عمل کیا جائے، سمجھ میں آئے، عقل قبول کرے تب بھی مانیں اور سمجھ میں نہ آئے، عقل قبول نہ کرے تب بھی مانیں۔

حدیث نمبر 2:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ أَطَاعَنِيْ فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ، وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ عَصَى اللهَ، وَمَنْ أَطَاعَ أَمِيْرِيْ فَقَدْ أَطَاعَنِيْ، وَمَنْ عَصٰى أَمِيْرِيْ فَقَدْ عَصَانِيْ.

صحیح مسلم: رقم الحدیث 4749

مَنْ جس شخص نے أَطَاعَنِيْ میری اطاعت کی أَطَاعَ اللهَ اس نے اللہ کی اطاعت کی مَنْ عَصَانِيْ جس نے میری نافرمانی کی عَصَى اللهَ اس نے اللہ کی نافرمانی کی مَنْ أَطَاعَ جس نے اطاعت کی أَمِيْرِيْ میرا مقرر کردہ امیر أَطَاعَنِيْ اس نے میری اطاعت کی مَنْ جس شخص نے عَصٰى نافرمانی کی أَمِيْرِيْ میرا مقرر کردہ امیر عَصَانِيْ اس نے میری نافرمانی کی

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی تو یقیناً اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری

نافرمانی کی تو اس نے یقیناً اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے میرے مقرر کردہ امیر کی اطاعت کی اس نے میری ہی اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری ہی نافرمانی کی۔

تشریح الحدیث:

اس حدیث مبارک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی قرار دیا گیا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی مفروض الاتباع ہے۔

7۔ انبیاء کرام علیہم السلام معصوم ہیں

حدیث نمبر 1:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ، وَمَنْ يَعْصِنِي فَقَدْ عَصَى اللهَ.

صحیح مسلم: رقم الحدیث 4747

مَنْ جس شخص نے أَطَاعَنِي میری اطاعت کی أَطَاعَ اللهَ اس نے اللہ کی اطاعت کی وَمَنْ يَعْصِنِي جس نے میری نافرمانی کی عَصَى اللهَ اس نے اللہ کی نافرمانی کی

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔

تشریح الحدیث:

انبیاء کرام علیہم السلام معصوم ہوتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نبی کو ہر قسم کے چھوٹے اور بڑے گناہ سے بچاتے ہیں۔ اس پر دیگر دلائل کے علاوہ ایک دلیل حدیثِ بالا بھی ہے۔ وہ اس طور پر کہ اس حدیث مبارک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کہا گیا ہے اور یہ تب ہی ہو سکتا ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود معصیت یعنی نافرمانی سے پاک ہوں۔

حدیث نمبر 2:

عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَوْ قَتَادَةَ، أَوْ كِلَيْهِمَا: أَنَّ يَهُودِيًّا جَاءَ يَتَقَاضَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ قَضَيْتُكَ، قَالَ الْيَهُودِيُّ: بَيِّنَتُكَ؟ قَالَ: فَجَاءَ خُزَيْمَةُ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: أَنَا أَشْهَدُ أَنَّهُ قَدْ قَضَاكَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يُدْرِيكَ؟ قَالَ: إِنِّي أُصَدِّقُكَ بِأَعْظَمَ مِنْ ذٰلِكَ، أُصَدِّقُكَ بِخَبَرِ السَّمَاءِ، فَأَجَازَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهُ بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ.

مصنف عبد الرزاق: رقم الحدیث 15663

أَنَّ بیشک يَهُودِيًّا یہودی جَاءَ آیا يَتَقَاضَى مطالبہ کرنے لگا قَضَيْتُكَ میرا آپ کے ساتھ معاملہ ہو چکا ہے فَقَالَ الْيَهُودِيُّ یہودی نے کہا بَيِّنَتُكَ آپ کے گواہ جَاءَ آیا أَنَا میں أَشْهَدُ گواہی دیتا ہوں قَدْ قَضَاكَ تحقیق آپ کا معاملہ ہو چکا ہے فَقَالَ پھر فرمایا وَمَا يُدْرِيكَ تمہیں کیسے معلوم ہوا؟ أُصَدِّقُكَ میں آپ کی تصدیق کرتا ہوں أَعْظَمَ بڑی چیزیں مِنْ ذٰلِكَ اس سے أُصَدِّقُكَ میں آپ کی تصدیق کرتا ہوں بِخَبَرِ السَّمَاءِ آسمان کی خبروں میں أَجَازَ اس نے جائز قرار دیا شَهَادَتَهُ اس کی گواہی شَهَادَةِ رَجُلَيْنِ دو آدمیوں کی گواہی برابر

ترجمہ: امام زہری یا امام قتادہ رحمہا اللہ یا ان دونوں سے روایت ہے کہ ایک یہودی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر (گھوڑے کے متعلق ہونے والی بیع کو مکمل کرنے کا) مطالبہ کرنے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: میری اور تمہاری بیع مکمل ہو چکی ہے۔ یہودی کہنے لگا: اس پر آپ کے پاس کوئی گواہ بھی ہیں؟ راوی کہتے ہیں: (یہی مکالمہ ہو رہا تھا کہ) حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ آگئے اور فرمانے لگے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تمہاری بیع ہو چکی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خزیمہ سے فرمایا: تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ ہماری بیع ہو چکی ہے؟ (کیونکہ تم تو اس وقت موجود ہی نہیں تھے) تو انہوں نے عرض کی کہ میں تو اس سے بھی بڑی باتوں میں آپ کی تصدیق کرتا ہوں، آپ آسمان سے آئی ہوئی جو باتیں بتاتے ہیں میں ان کی بھی تصدیق کرتا ہوں۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کی گواہی کو دو گواہوں کے برابر قرار دیا۔

تشریح الحدیث:

اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گناہوں سے معصوم سمجھتے تھے، اسی لیے تو بغیر دیکھے آپ علیہ السلام کی تصدیق کر رہے ہیں۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم معصوم نہ ہوتے تو حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ اتنے بڑے دعویٰ کی کبھی بھی تصدیق نہ کرتے۔

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم معصوم ہیں" اس پر تفصیلی دلائل دیکھنے کے لیے بندہ کی فائل "عصمت انبیاء کرام علیہم السلام" کی طرف مراجعت فرمائیں۔

8۔ نبی کریم ﷺ کے قلب پر نیند طاری نہیں ہوتی

عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ....فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ تَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوْتِرَ؟ قَالَ: تَنَامُ عَيْنِيْ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ.

صحیح البخاری: رقم الحدیث 3569

فَقُلْتُ میں نے کہا يَا رَسُوْلَ اللهِ اے اللہ کے رسول تَنَامُ آپ سو جاتے ہیں قَبْلَ پہلے أَنْ تُوْتِرَ وتر پڑھنے سے تَنَامُ عَيْنِيْ میری آنکھیں سوتی ہیں وَ اور لَا يَنَامُ قَلْبِيْ میرا دل نہیں سوتا

ترجمہ: حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا............(درمیان میں حدیث کا کچھ حصہ حذف کیا گیا ہے) وہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں (پھر اٹھ کر وضو کیے بغیر ہی پڑھ لیتے ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ! میری آنکھیں سوتی ہیں میرا دل بیدار رہتا ہے۔

تشریح الحدیث:

اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سکون و آرام کا انتظام یہ فرماتے ہیں کہ آپ علیہ السلام کی آنکھوں پر نیند کو طاری فرماتے ہیں اور آپ کے دل کو مسلسل اپنی یاد میں مصروف رکھتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے یہی دل کا سکون و آرام ہوتا ہے۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے خواب وحی ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی کا دل نیند کے وقت بھی مسلسل بیدار اور شیطانی تصرفات سے بچا رہتا ہے چونکہ انبیاء کرام علیہم السلام کے ابدان مبارکہ میں سے نزول وحی کی جگہ ان کے قلوب ہوتے ہیں اور اللہ کریم کی طرف سے وحی کسی بھی وقت آ سکتی ہے اس لیے ان کے قلوب کو مسلسل بیدار رکھا جاتا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ قرآن کریم میں موجود ہے جب انہوں نے اپنے بیٹے اسماعیل علیہ السلام سے فرمایا:

يٰبُنَيَّ اِنِّيْۤ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْۤ اَذْبَحُكَ

سورۃ الصافات، رقم الآیۃ: 102

ترجمہ: پیارے بیٹے! میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں تمہیں ذبح کر رہا ہوں۔

چونکہ نبی کا خواب وحی ہوتا ہے اس لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو لٹا کر ذبح کرنے لگے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا

سورۃ الصافات، رقم الآیۃ: 105

ترجمہ: اے میرے خلیل! تم نے واقعی خواب کو سچ کر دکھایا۔

9۔ نبی جہاں فوت ہو اسی جگہ تدفین ہوتی ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِخْتَلَفُوْا فِيْ دَفْنِهٖ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا نَسِيْتُهٗ قَالَ مَا قَبَضَ اللهُ نَبِيًّا إِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ يُحِبُّ أَنْ يُدْفَنَ فِيْهِ فَدَفَنُوْهُ فِيْ مَوْضِعِ فِرَاشِهٖ.

سنن الترمذی: رقم الحدیث 1018

لَمَّا جب قُبِضَ فوت ہوئے اِخْتَلَفُوْا انہوں نے اختلاف کیا فِيْ دَفْنِهٖ آپ کی جائے تدفین میں قَالَ اس نے کہا سَمِعْتُ میں نے سنا مِنْ سے شَيْئًا کوئی چیز یا بات مَا نَسِيْتُهٗ میں اسے نہیں بھولا مَا قَبَضَ اللهُ اللہ تعالیٰ قبض نہیں

فرماتے نَبِیًّا کسی نبی کو اِلَّا مگر فِی الْمَوْضِعِ جگہ یُحِبُّ وہ پسند کرتے ہیں یُدْفَنَ فِیْہِ اسی جگہ دفن کیا جائے دَفَنُوْہُ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کیا مَوْضِعِ جگہ فِرَاشِہٖ ان کا بستر

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اختلاف ہوا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ایسی بات سنی ہے جو مجھے ابھی تک نہیں بھولی وہ یہ کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی وفات اسی جگہ ہوتی ہے جہاں انہیں دفن ہونا پسند ہو۔ اس لیے صحابہ کرام نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے وصال ہی کی جگہ دفن کر دیا۔

تشریح الحدیث:

اس حدیث مبارک سے یہ معلوم ہوا کہ نبوت کی جائے وفات ہی جائے مدفن ہوتی ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ جس آدمی کی تخلیق جس مٹی سے ہو تدفین بھی اسی مٹی میں ہوتی ہے۔ چونکہ نبوت کی تخلیق جنت کی مٹی سے ہے اور یہ جگہ جس میں آپ آرام فرما رہے ہیں جنت کا ٹکڑا ہے تو تدفین بھی اسی جگہ ہوئی ہے۔ چونکہ حجرہ عائشہ رضی اللہ عنہا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی، تو اسی جگہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کیا گیا۔ شارحین حدیث کی تحقیق کے مطابق یہ زمینی ٹکڑا جنت سے نازل ہوا تھا اور قیامت کو اسے جنت کی طرف اٹھا لیا جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ مبارکہ بغیر کسی تاویل کے جنت کا ٹکڑا ہے۔

فائدہ:

اھل السنۃ والجماعۃ کا نظریہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبرِ اطہر کی مٹی کے وہ ذرات جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اقدس سے ملے ہوئے ہیں ان کا مقام تمام مخلوقات سے افضل ہے حتیٰ کہ بیت اللہ، عرش معلیٰ اور کرسی سے بھی زیادہ ہے۔

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

10۔ انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام محفوظ ہیں

عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيْهِ قُبِضَ وَفِيْهِ النَّفْخَةُ وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ فَاَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيْهِ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ اَرِمْتَ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ بَلِيْتَ. فَقَالَ: اِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَآءِ.

سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 1047

اِنَّ بیشک مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ تمہارے بہترین دنوں میں سے يَوْمَ الْجُمُعَةِ جمعہ کا دن خُلِقَ پیدا کیے گئے اٰدَمُ حضرت آدم علیہ السلام وَفِيْهِ اور اس میں قُبِضَ انتقال ہوا اَلنَّفْخَةُ صور اَلصَّعْقَةُ دوبارہ اٹھنا اَكْثِرُوْا کثرت کرو عَلَيَّ مجھ پر اَلصَّلٰوةِ دورد صَلٰوتَكُمْ تمہارا دورد مَعْرُوْضَةٌ پیش کیا جاتا ہے كَيْفَ کیسے تُعْرَضُ پیش کیا جاتا ہے صَلَاتُنَا ہمارا درود عَلَيْكَ آپ پر اَرِمْتَ آپ مٹی میں مل چکے ہوں گے بَلِيْتَ آپ کا (جسم) پرانا ہو چکا ہو گا حَرَّمَ حرام کر دیا عَلٰی پر اَلْاَرْضِ زمین اَجْسَادَ جسم اَلْاَنْبِيَآءِ انبیاء

ترجمہ: حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے دنوں میں بہترین دن جمعہ کا دن ہے، اسی دن آدم علیہ السلام پیدا ہوئے، اسی دن ان کا انتقال ہوا، اسی دن صور پھونکا جائے گا، اسی دن دوبارہ اٹھنا ہے اس لیے تم جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمارا درود آپ پر کیسے پیش کیا جائے گا جبکہ آپ تو مٹی میں مل چکے ہوں گے؟ (راوی کہتے ہیں) صحابہ کرام رضوان علیہم اجمعین نے عرض کیا آپ (کا جسم) پرانا ہو چکا ہو گا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے اجساد حرام کر دیے ہیں۔ (زمین انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام کو نہیں کھاتی)۔

تشریح الحدیث:

اس حدیثِ مبارک سے جہاں یہ ثابت ہوتا ہے کہ نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد عنصری

کو درود شریف کے پیش ہونے میں پورا پورا دخل ہے وہاں یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سوال میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایسا جسم اطہر ہونا ضروری ہے جس پر درود شریف پیش بھی ہو سکے اور روح کے تعلق کے بغیر یہ درود شریف کا پیش ہونا ممکن نہیں، کیونکہ روح کے تعلق کے بغیر تو یہ محض بے حس اور لا شعور جسم ہو گا۔ معلوم ہوا کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام مبارکہ محفوظ ہوتے ہیں اور ان سے روح کا تعلق بھی ہوتا ہے۔

11۔ انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبور میں زندہ ہیں

حدیث نمبر 1:

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَنْبِيَاءُ اَحْيَاءٌ فِيْ قُبُوْرِهِمْ يُصَلُّوْنَ.

مسند ابی یعلی الموصلی: رقم الحدیث 3425

اَلْاَنْبِيَاءُ انبیاء اَحْيَاءٌ زندہ ہیں فِيْ میں قُبُوْرِهِمْ اپنی قبروں میں يُصَلُّوْنَ نماز پڑھتے ہیں

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نمازیں بھی پڑھتے ہیں۔

تشریح الحدیث:

اس حدیثِ مبارک سے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کا اپنی زمینی قُبور میں جسمِ عنصری کے ساتھ زندہ ہونا ثابت ہوتا ہے، اس لیے کہ نماز زندہ آدمی پڑھتا ہے نہ کہ مردہ، اگر انبیاء علیہم السلام کو قُبور مبارکہ میں زندہ ہونا نہ مانا جائے تو نماز پڑھنے کا کیا مطلب ہے؟ یاد رکھیں کہ یہ نمازیں مکلف ہونے کی حیثیت سے نہیں پڑھتے بلکہ تلذذاً (یعنی لذت وراحت حاصل کرنے کے لیے) پڑھتے ہیں، کیونکہ عبادتِ تکلیفی تو موت پر جا کر ختم ہو جاتی ہے۔

حدیث نمبر 2:

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَيْتُ وَفِيْ رِوَايَةِ هَدَّابٍ

مَرَرْتُ عَلٰى مُوسٰى لَيلَةً أُسْرِىَ بِىْ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُّصَلِّىْ فِىْ قَبْرِهٖ.

صحیح مسلم: رقم الحدیث 6157

اَتَيْتُ میں آیا مَرَرْتُ میں گزرا لَيلَةً رات أُسْرِىَ بِىْ مجھے معراج کرایا گیا عِنْدَ پاس اَلْكَثِيْبِ ٹیلہ اَلْاَحْمَرِ سرخ وَهُوَ قَائِمٌ وہ کھڑے ہوئے تھے يُصَلِّىْ نماز پڑھ رہے تھے فِىْ قَبْرِهٖ اپنی قبر میں

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس رات مجھے معراج کرایا گیا تو میرا گزر موسیٰ کے پاس سرخ ٹیلے کے قریب سے ہوا، تو میں نے دیکھا کہ وہ اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں۔

تشریح الحدیث:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج کی رات حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زمینی قبر سے گزر ہوا تھا اور انہیں اسی زمینی قبر میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تھا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کا زندہ ہونا اور نمازیں پڑھنا اسی زمینی قبور میں ہے نہ کہ عِلّیّین میں۔ یہ بھی سمجھ لیا جائے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قبر میں نماز پڑھنا یہ معجزہ نہیں ہے، البتہ آپ علیہ السلام کا انہیں نماز پڑھتے ہوئے دیکھنا یہ معجزہ ہے اور ہمارا یہ استدلال (کہ انبیاء کرام علیہم السلام قبور میں نماز پڑھتے ہیں) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نماز پڑھنے سے ہے نہ کہ آپ علیہ السلام کے دیکھنے سے۔

12: انبیاء کرام علیہم السلام کو قبور میں رزق دیا جاتا ہے

عَنْ أَبِي الدَّرْدَآءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهٗ مَشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ وَإِنَّ أَحَدًا لَّنْ يُّصَلِّيَ عَلَيَّ إِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهٗ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا قَالَ: قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللهِ حَيٌّ يُّرْزَقُ.

سنن ابن ماجہ: رقم الحدیث 1637

أَكْثِرُوْا کثرت کرو اَلصَّلَاةَ درود عَلَيَّ مجھ پر يَوْمَ الْجُمُعَةِ جمعہ کے دن فَإِنَّهٗ مَشْهُوْدٌ وہ حاضری کا دن ہے تَشْهَدُهٗ

اس دن میں حاضر ہوتے ہیں الْمَلَائِكَةُ فرشتے أَحَدًا کوئی ایک يُّصَلِّيَ عَلَيَّ مجھ پر درود پڑھتا ہے عُرِضَتْ پیش کیا جاتا رہتا ہے عَلَيَّ مجھ پر صَلَاتُهٗ اس کا درود حَتّٰى یہاں تک يَفْرُغَ وہ فارغ ہو جاتا ہے بَعْدَ الْمَوْتِ موت کے بعد إِنَّ بیشک حَرَّمَ حرام کر دیا عَلَى الْأَرْضِ زمین پر أَنْ تَأْكُلَ یہ کہ وہ کھائے أَجْسَادَ جسموں فَنَبِيُّ اللهِ اللہ کا نبی حَيٌّ زندہ ہے يُرْزَقُ اسے رزق دیا جاتا ہے

ترجمہ: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو کیونکہ وہ حاضری کا دن ہے، اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ مجھ پر جو شخص درود پڑھتا ہے اس کا درود مجھ پر پیش کیا جاتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ درود پڑھنے سے فارغ ہو جاتا ہے۔ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: وفات کے بعد بھی پیش کیا جائے گا؟ فرمایا: ہاں! وفات کے بعد بھی پیش کیا جائے گا، بے شک اللہ تعالی نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء (علیہم السلام) کے جسموں کو کھائے۔ اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے، اس کو رزق ملتا ہے۔

تشریح الحدیث:

اس حدیثِ مبارک سے یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہوتی ہے کہ انبیاء علیہم الصلاۃ والتسلیمات کو اپنی قبور میں رزق دیا جاتا ہے، اور یہی بات قرآن کریم میں فرمائی گئی ہے:

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ

آل عمران:169

ترجمہ: جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل ہو جائیں، ان کے بارے میں سوچنا بھی مت کہ وہ مردہ ہیں، بلکہ وہ زندہ ہیں، اپنے رب کے پاس سے رزق پا رہے ہیں۔

اس آیت سے شہداء کرام کا اپنے رب سے رزق پانا صراحت کے ساتھ ثابت ہوتا ہے تو حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کا دلالۃ النص سے ثابت ہو گا، اس لیے کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام مقام و مرتبہ میں شہداء سے بڑھ کر ہیں۔ بلکہ شہدا کو شہادت کی نعمت انبیاء کرام علیہم السلام کے نقشِ قدم پر چلنے کی وجہ ہی سے تو ملی ہے۔

13۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم صلوٰۃ وسلام سنتے ہیں

حدیث نمبر 1:

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِيْ سَمِعْتُهُ، وَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ نَائِيًا أُبْلِغْتُهُ".

شعب الایمان للبیہقی: رقم الحدیث 1583

مَنْ جو شخص صَلّٰى درود پڑھے عَلَيَّ مجھ پر عِنْدَ قَبْرِيْ میری قبر کے پاس سَمِعْتُهُ میں اس کو سنتا ہوں مَنْ جو شخص صَلّٰى درود پڑھے عَلَيَّ مجھ پر نَائِيًا دور سے أُبْلِغْتُهُ مجھ تک پہنچادیا جاتا ہے

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص میری قبر کے پاس مجھ پر درود پڑھتا ہے میں اس کو خود سنتا ہوں اور جو شخص دور سے مجھ پر درود پڑھتا ہے وہ میرے پاس پہنچادیا جاتا ہے۔

تشریح الحدیث:

اس حدیث مبارک کی روشنی میں اھل السنۃ والجماعۃ کا مؤقف یہ ہے کہ حضور علیہ السلام وفات کے بعد اپنی قبرِ اطہر میں بتعلقِ روح زندہ ہیں، روضۂ اقدس پر پڑھا جانے والا صلوٰۃ وسلام خود سنتے ہیں اور دور سے پڑھا جانے والا صلوٰۃ وسلام آپ کی خدمت اقدس میں فرشتوں کے ذریعے پہنچایا جاتا ہے۔

حدیث نمبر 2:

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ أَحَدٍ يُّسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللهُ عَلَيَّ رُوْحِيْ حَتّٰى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ.

سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 2043

قَالَ فرمایا مَا مِنْ اَحَدٍ جو کوئی شخص بھی يُسَلِّمُ سلام کرتا ہے عَلَيَّ مجھ پر رَدَّ اللهُ اللہ تعالیٰ لوٹا دیتے ہیں عَلَيَّ مجھ پر رُوْحِيْ میری روح حَتّٰى یہاں تک کہ أَرُدَّ میں جواب دیتا ہوں عَلَيْهِ السَّلَامَ ان کے سلام کا

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بھی کوئی آدمی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح مجھ پر لوٹا دیتے ہیں یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

تشریح الحدیث:

ردِّروح کا مطلب یہ ہے کہ آپ علیہ السلام کی روح کو متوجہ کر دیا جاتا ہے جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سلام کا جواب دیتے ہیں۔

ردِّروح کا مطلب حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ (ت1362ھ) یہ بیان فرماتے ہیں:

اس حیات میں شبہ نہ کیا جاوے کیونکہ مراد یہ ہے کہ میری روح جو ملکوت وجبروت میں مستغرق تھی جس طرح کہ دنیا میں نزول وحی کے وقت کیفیت ہوتی تھی اس سے افاقہ ہو کر سلام کی طرف متوجہ ہو جاتا ہوں اس کو ردِّ روح سے تعبیر فرمادیا۔

نشر الطیب: صفحہ نمبر 200

14۔ نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا مال وراثت میں تقسیم نہیں ہوتا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَالْعَبَّاسَ أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيرَاثَهُمَا أَرْضَهُ مِنْ فَدَكٍ وَسَهْمَهُ مِنْ خَيْبَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ فِي هٰذَا الْمَالِ وَاللهِ لَقَرَابَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي.

صحیح البخاری: رقم الحدیث 4035

أَتَيَا وہ دونوں آئے يَلْتَمِسَانِ مطالبہ کرنے لگے مِيرَاثَهُمَا اپنی وراثت أَرْضَهُ اس کی زمین مِنْ سے فَدَكٍ فدک وَ اور سَهْمَهُ اس کا حصہ مِنْ سے خَيْبَرَ خیبر قَالَ اس نے کہا سَمِعْتُ میں نے سنا لَا نُورَثُ ہماری وراثت نہیں ہوتی مَا تَرَكْنَا جو کچھ ہم چھوڑتے ہیں صَدَقَةٌ صدقہ يَأْكُلُ کھائیں گے آلُ مُحَمَّدٍ آل محمد فِي میں هٰذَا الْمَالِ اس مال

وَاللهِ اللہ کی قسم قَرَابَةُ رَسُوْلِ اللهِ اللہ کے رسول کی رشتہ داری أَحَبُّ إِلَيَّ مجھے زیادہ محبوب ہے مِنْ قَرَابَتِي اپنی رشتہ داری سے

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ اور عباس رضی اللہ عنہما سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے فدک کی آمدنی اور خیبر کے خمس کی میراث کا مطالبہ کیا۔ تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: ہم انبیاء کی وراثت جاری نہیں ہوتی، ہم جو کچھ چھوڑ کر جاتے ہیں تو وہ صدقہ ہوتا ہے۔ (پھر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آلِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مکمل مالی کفالت کے بارے میں فرمایا کہ) مذکورہ بالا اَموال میں سے آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم یقیناً کھاتے پیتے رہیں گے اور اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت مجھے اپنی قرابت سے زیادہ محبوب ہے۔

تشریح الحدیث:

اس حدیث مبارک سے واضح ہوتا ہے کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی وراثت تقسیم نہیں ہوتی اور جو مال انبیاء کرام علیہم السلام چھوڑ کر جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے، انبیاء کرام علیہم السلام کی وراثت جاری نہ ہونے میں کئی حکمتیں ہیں۔ مثلاً:

انبیاء کرام علیہم السلام وفات کے بعد اپنی قبور میں زندہ ہوتے ہیں اور ظاہر ہے کہ زندہ کی وراثت تقسیم نہیں ہوتی۔

حکیم الامۃ مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ (ت1362ھ) فرماتے ہیں:

اور یہی حیات ہے جس میں حضرات انبیاء علیہم السلام شہداء سے بھی زیادہ امتیاز اور قوت رکھتے ہیں حتیٰ کہ بعد موتِ ظاہری کے سلامتِ جسد کے ساتھ ایک اثر اس حیات کا اس عالم کے احکام میں یہ بھی ظاہر ہوتا ہے مثل ازواجِ احیاء کے ان کی ازواج سے کسی کو نکاح جائز نہیں ہوتا اور ان کا مال میراث میں تقسیم نہیں ہوتا پس اس حیات میں سب سے قوی تر انبیاء علیہم السلام ہیں۔

بیان القرآن: ج1 ص97

15۔ نبی کریم ﷺ کی قبر پر استشفاع جائز ہے

عَنْ مَالِكٍ الدَّارِ قَالَ: وَكَانَ خَازِنَ عُمَرَ عَلَى الطَّعَامِ قَالَ: أَصَابَ النَّاسَ قَحْطٌ فِي زَمَنِ عُمَرَ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! اِسْتَسْقِ لِأُمَّتِكَ فَإِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوا فَأَتَى الرَّجُلَ فِي الْمَنَامِ فَقِيلَ لَهُ: اِئْتِ عُمَرَ فَأَقْرِئْهُ السَّلَامَ، وَأَخْبِرْهُ أَنَّكُمْ مَسْقِيُّونَ وَقُلْ لَهُ: عَلَيْكَ الْكَيْسُ، عَلَيْكَ الْكَيْسُ، فَأَتَى عُمَرَ فَأَخْبَرَهُ فَبَكَى عُمَرُ، ثُمَّ قَالَ: يَا رَبِّ لَا آلُو إِلَّا مَا عَجَزْتُ عَنْهُ.

مصنف ابن ابی شیبۃ: رقم الحدیث 32665

أَصَابَ پہنچا اَلنَّاسَ لوگ قَحْطٌ خشک سالی فِيْ زَمَنِ عُمَرَ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جَاءَ آیا رَجُلٌ ایک آدمی إِلٰى قَبْرِ النَّبِيِّ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی پاس قَالَ اس نے کہا یَا رَسُولَ اللهِ اے اللہ کے رسول اِسْتَسْقِ بارش کی دعا کریں لِأُمَّتِكَ اپنی امت کے لیے فَإِنَّهُمْ بیشک وہ قَدْ هَلَكُوْا وہ ہلاک ہو رہے ہیں فَأَتٰى پھر وہ آیا اَلرَّجُلَ آدمی فِي الْمَنَامِ خواب میں فَقِيْلَ لَهٗ اسے کہا گیا اِئْتِ عُمَرَ عمر کے پاس جاؤ فَأَقْرِئْهُ السَّلَامَ انہیں میرا سلام پہنچا دو وَ اور أَخْبِرْهُ انہیں خبر دو مَسْقِيُّوْنَ بارش ہو گی وَ اور قُلْ لَّهٗ اسے کہو عَلَيْكَ الْكَيْسُ تم پر دانائی لازم ہے فَأَتٰى عُمَرَ وہ آدمی حضرت عمر کے پاس آیا فَبَكٰى عُمَرُ عمر رونے لگے ثُمَّ پھر يَا رَبِّ اے اللہ لَا آلُوْ میں سستی نہیں کروں گا إِلَّا مگر مَا جس / جو عَجَزْتُ عَنْهُ میں عاجز ہو جاوں

ترجمہ: حضرت مالک الدار رحمہ اللہ جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وزیر خوراک تھے، بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک بار قحط آ گیا۔ ایک شخص (حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر گئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اپنی امت کے لیے بارش کی دعا کیجئے کیونکہ وہ قحط سے ہلاک ہو رہے ہیں۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کے خواب میں تشریف لائے اور فرمایا: عمر کے پاس جاؤ، ان کو سلام کہو اور یہ خبر دو کہ تم پر یقیناً بارش ہو گی اور ان سے کہو: تم پر دانائی لازم ہے، تم پر دانائی لازم ہے۔ یہ شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان کو یہ خبر دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور فرمایا: اے اللہ! میں کوتاہی نہیں کروں گا اِلا یہ کہ میں عاجز ہو جاؤں۔

تشریح الحدیث:

اھل السنۃ والجماعۃ کاعقیدہ ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری دنیاوی زندگی میں اہل ایمان کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا کی درخواست کرنا چاہے وہ دنیاوی کام کاج کے لیے ہو یا مغفرت کی ہو، ثابت ہے۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دنیا سے پردہ فرما کر عالمِ برزخ میں تشریف لے جانے، قبر مبارک میں آرام فرما ہونے کے بعد بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے معافی و مغفرت کی دعا کرانا، بارش یا کسی اور مصیبت کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا کی درخواست کرنا ثابت ہے۔ اسی کو استشفاع عند قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم کہا جاتا ہے، حدیث بالا سے یہی ثابت ہے۔

حضرت بلال بن الحارث المزنی رضی اللہ عنہ کے اس واقعہ سے بہت سے فوائد حاصل ہوتے ہیں:

:1 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس حاضر ہو کر طلبِ دعا اور سوالِ شفاعت کرنا شرک نہیں، ورنہ جلیل القدر صحابی یہ کام ہر گز نہ کرتے۔

:2 قبر مبارک پر جا کر دُعا کرنے والے اور پھر خواب دیکھنے والے جلیل القدر صحابی حضرت بلال بن الحارث المزنی رضی اللہ عنہ تھے۔

:3 یہ واقعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات شریف سے تقریباً سات یا آٹھ سال بعد پیش آیا، اس وقت بکثرت حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم موجود تھے۔

:4 اس سچے خواب کو خلیفۂ راشد کی تائید و تصویب حاصل ہے۔

:5 یہ واقعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب دیگر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے بیان فرمایا تو انہوں نے صَدَقَ بِلَالٌ فرما کر اس کی تائید و تصدیق کی۔ (تاریخ طبری، البدایہ والنہایہ)

:6 اس واقعہ کی حقیقت اور صداقت علمائے اسلام کے محتاط طبقہ حضرات فقہاء کرام رحمۃ اللہ علیہم کے اس فتوٰی سے بھی ثابت ہوتی ہے جسے انہوں نے اپنی اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبرِ مبارک کے پاس حاضر ہو کر استشفاع جائز ہے۔

16۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ذات کا وسیلہ جائز ہے

حدیث نمبر 1:

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا ضَرِيْرَ الْبَصَرِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ادْعُ اللهَ لِيْ أَنْ يُّعَافِيَنِيْ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ أَخَّرْتُ لَكَ وَهُوَ خَيْرٌ وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ فَقَالَ ادْعُهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يَّتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ وُضُوْءَهُ وَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ وَيَدْعُوَ بِهٰذَا الدُّعَاءِ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ نَّبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ إِنِّيْ قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلٰى رَبِّيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰى اللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِيَّ.

سنن ابن ماجۃ: رقم الحدیث 1385

قَالَ اس نے کہا اُدْعُ اللهَ اللہ سے دعا مانگو لِيْ میرے لیے أَنْ يُّعَافِيَنِيْ یہ کہ وہ میرے ساتھ عافیت کرے قَالَ فرمایا إِنْ شِئْتَ اگر تو چاہے أَخَّرْتُ لَكَ میں تمھارے لیے آخرت کی دعا مانگوں وَ اور هُوَ خَيْرٌ وہ بہتر ہے إِنْ شِئْتَ اگر تو چاہے دَعَوْتُ میں دعا مانگوں قَالَ فرمایا اُدْعُهُ آپ اللہ سے دعا مانگیں أَمَرَهُ اس کو حکم دیا أَنْ يَّتَوَضَّأَ یہ کہ وضو کرے فَيُحْسِنَ اچھی طرح کرے وُضُوْءَهُ اپنا وضو وَيُصَلِّيَ اور پڑھے رَكْعَتَيْنِ دو رکعتیں وَ اور يَدْعُوَ دعا کرے بِهٰذَا الدُّعَاءِ ان الفاظ کے ساتھ اللّٰهُمَّ اے اللہ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں وَ اور أَتَوَجَّهُ متوجہ ہوتا ہوں إِلَيْكَ آپ کی طرف بِمُحَمَّدٍ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے کے ساتھ نَّبِيِّ الرَّحْمَةِ جو رحمت والا نبی ہے إِنِّيْ میں نے قَدْ تحقیق تَوَجَّهْتُ بِكَ میں آپ کی طرف متوجہ ہوا فِيْ حَاجَتِيْ اپنی حاجت کے بارے میں لِتُقْضٰى تاکہ یہ حاجت پوری ہو جائے شَفِّعْهُ ان کی سفارش قبول فرما فِيَّ میرے حق میں

ترجمہ: حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک نابینا آدمی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے درخواست کی کہ اللہ سے میرے لیے عافیت اور تندرستی کی دعا مانگیئے۔ آپ نے فرمایا: اگر چاہو تو آخرت کے لیے دعا مانگوں، یہ تمہارے لیے بہتر ہے اور چاہو تو ابھی دعا کر دوں؟ اس نے عرض کیا: دعا فرما دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے کہا کہ اچھی طرح وضو کرو اور دو رکعتیں پڑھ کر یہ دعا مانگو:
اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں اور آپ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں رحمت والے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے وسیلے سے، اے محمد! میں نے آپ کے وسیلے سے اپنے پروردگار کی طرف توجہ کی اپنی اس حاجت کے سلسلے میں تاکہ یہ حاجت پوری ہو جائے، اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش میرے بارے میں قبول فرمالیجئے۔

تشریح الحدیث:

توسّل سے مراد اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا ہے چاہے وہ انبیاء، صالحین اور اولیاء سے دعا کروا کر اور ان کی شفاعت سے حاصل کیا جائے یا ہر اس عمل سے کیا جائے جسے اللہ پسند فرماتا ہے جیسے اس کی عبادت کرنا مثلاً نماز پڑھنا، زکوٰۃ دینا، روزہ رکھنا وغیرہ اور انبیاء ورسل کی اطاعت کرنا یا انبیاء وصالحین کی جاہ، حرمت، برکت اور ان کے (اللہ پر ہونے والے) حق (یا اس قسم کے دیگر الفاظ مثلاً بطفیلِ فلاں، بوسیلۂ فلاں وغیرہ) سے حاصل کیا جائے، خواہ اس دنیوی زندگی میں ہو یا وفات کے بعد والی زندگی میں ہو۔ تو اس حدیثِ مبارک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو وسیلہ بنایا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپ کی ذاتِ بابرکات کو وسیلہ بنانا جائز ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا وسیلہ جائز ہے، اس پر تفصیلی دلائل دیکھنے کے لیے بندہ کی فائل "مسئلہ توسل" کی طرف مراجعت فرمائیں۔

17۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر اُمّت کے اَعمال اِجمالاً پیش ہوتے ہیں

حدیث نمبر 1:

عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِيْنَ يُبَلِّغُوْنِيْ عَنْ أُمَّتِيَ السَّلَامَ قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَيَاتِيْ خَيْرٌ لَّكُمْ تُحَدِّثُوْنَ وَنُحَدِّثُ لَكُمْ، وَوَفَاتِيْ خَيْرٌ لَكُمْ تُعْرَضُ عَلَيَّ أَعْمَالُكُمْ، فَمَا رَأَيْتُ مِنْ خَيْرٍ حَمِدْتُّ اللهَ عَلَيْهِ، وَمَا رَأَيْتُ مِنْ شَرٍّ اِسْتَغْفَرْتُ اللهَ لَكُمْ.

البحر الزخار المعروف بمسند البزار: رقم الحدیث 1925

إِنَّ بے شک لِلّٰهِ اللہ تعالیٰ کے مَلَائِكَةً فرشتے سَيَّاحِيْنَ چکر لگاتے ہیں يُبَلِّغُوْنِيْ مجھ تک پہنچاتے ہیں عَنْ أُمَّتِيْ میری امت کی طرف سے اَلسَّلَامَ سلام حَيَاتِيْ میری زندگی خَيْرٌ بہتر ہے لَّكُمْ تمہارے لیے تُحَدِّثُوْنَ تم بیان

کروگے نُحَدِّثُ لَکُمۡ ہم تمہارے لیے بیان کرتے ہیں وَفَاتِيْ میری موت خَيْرٌ بہتر ہے لَکُمۡ تمہارے لیے تُعْرَضُ پیش کیے جائیں گے عَلَيَّ مجھ پر أَعْمَالُكُمْ تمہارے اعمال فَمَا جو رَأَيْتُ میں دیکھوں مِنْ خَيْرٍ اچھائی میں سے حَمِدْتُ اللّٰهَ اللہ تعالیٰ کی تعریف کروں گا عَلَيْهِ اس پر وَ اور مَا جو رَأَيْتُ میں دیکھوں گا مِنْ شَرٍّ برائی میں سے اِسْتَغْفَرْتُ میں معافی طلب کروں گا لَکُمۡ تمہارے لیے

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری زندگی تمہارے لیے بہتر ہے کہ تم (مشکل مسئلے) بیان کروگے اور ہم (ان کی حقیقت کو) تمہارے لیے بیان کریں گے اور میری موت بھی تمہارے لیے بہتر ہوگی، تمہارے اعمال مجھ پر پیش ہوں گے، پس جو اچھے ہوں گے میں ان پر اللہ تعالیٰ کی حمد کروں گا اور جو برے ہوں گے میں تمہارے لیے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگوں گا۔

تشریح الحدیث: اھل السنۃ والجماعۃ کا عقیدہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر امت کے اعمال پیش ہوتے ہیں۔ اس عقیدہ کو عرضِ اعمال کہا جاتا ہے۔ اعمال کا پیش ہونا اجمالی اور سرسری طور پر ہے نہ کہ تفصیلی طور پر۔ مذکورہ حدیث مبارک عرضِ اعمال کی دلیل ہے۔

18۔ نبی کریم ﷺ قیامت کو شفاعت کریں گے

حدیث نمبر 1:

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : شَفَاعَتِيْ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِيْ.

سنن الترمذی: رقم الحدیث 2435

شَفَاعَتِيْ میری سفارش لِاَهْلِ والے اَلْكَبَائِرِ کبیرہ کی جمع، بڑے گناہ مِنْ أُمَّتِيْ میری امت کے

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری شفاعت میری امت کے ان لوگوں کے حق میں ہوگی جو کبیرہ گناہوں کے مرتکب ہوئے ہوں گے۔

تشریح الحدیث:

اس حدیث مبارک سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا شافع ہونا اور آپ کی شفاعت کے مقبول ہونے کا

ثبوت ملتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس طرح کے ارشادات کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ جن لوگوں سے خدانخواستہ گناہ ہو جائیں وہ بھی مایوس اور ناامید نہ ہوں۔ میں ان کی شفاعت کروں گا۔ لہٰذا وہ شفاعت کے مستحق ہونے کے لیے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے بندگی کے تعلق کو اور میرے امتی ہونے کے تعلق کو درست کرنے کی فکر کریں۔ نیز اس طرح کی حدیثوں سے نڈر اور بے خوف ہو کر گناہوں پر اور زیادہ جری ہو جانا بھی بالکل غلط ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ اگر کسی انسان سے گناہ ہو جائے تو فوراً توبہ کرے اور اس طرح کی شفاعت کی احادیث سے خود کو تسلی دے۔

حدیث نمبر2:

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَانِيْ آتٍ مِّنْ عِنْدِ رَبِّيْ فَخَيَّرَنِيْ بَيْنَ أَنْ يُّدْخِلَ نِصْفَ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ وَهِيَ لِمَنْ مَّاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا.

سنن الترمذی: رقم الحدیث 2441

أَتَانِيْ میرے پاس آیا آتٍ ایک آنے والا مِنْ سے عِنْدِ پاس رَبِّيْ میرا رب فَخَيَّرَنِيْ پس اس نے مجھے اختیار دیا بَيْنَ درمیان أَنْ کہ يُدْخِلَ داخل کرے گا نِصْفَ آدھا أُمَّتِيْ میری امت اَلْجَنَّةَ جنت بَيْنَ درمیان اَلشَّفَاعَةِ سفارش فَاخْتَرْتُ پس میں نے چن لیا اَلشَّفَاعَةَ سفارش وَ اور هِيَ وہ لِمَنْ اس شخص کے لیے مَاتَ مر گیا لَا يُشْرِكُ شریک نہیں ٹھہراتا بِاللهِ اللہ کے ساتھ شَيْئًا کوئی چیز

ترجمہ: حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا (حضرت جبرائیل علیہ السلام) پیغام لے کر آیا کہ میرے رب نے مجھے ان دو باتوں میں سے ایک کا اختیار دیا ہے: یا یہ کہ اللہ تعالیٰ میری آدھی امت کو جنت میں داخل فرما دیں یا یہ کہ مجھے (قیامت کے دن) شفاعت کا موقع دیا جائے۔ تو میں نے حقِ شفاعت کو اختیار کر لیا اور میری شفاعت (قیامت کے دن) ان لوگوں کے لیے ہو گی جو اس حال میں فوت ہوئے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہیں ٹھہراتے تھے۔

تشریح الحدیث:

شفاعت جو نبوت کا اعزاز اور امت کے لیے شفقت و رحمت کا باعث اور وسیلہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اختیار فرمایا۔ لیکن یاد رہے یہ شفاعت صرف ان لوگوں کے لیے ہو گی جو خالص توحید پر دنیا سے رخصت ہوئے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات میں کسی کو شریک نہ ٹھہراتے ہوں گے۔

قیامت کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو شفاعت فرمائیں گے وہ آٹھ قسم کی ہو گی:

1: شفاعت کبریٰ: یہ تمام لوگوں کے لیے ہو گی۔ یہ شفاعت اس وقت ہو گی جب حساب کتاب کے انتظار کا ہیبت ناک منظر ہو گا اور لوگ بہت پریشان ہوں گے۔ چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفارش فرمائیں گے تو حساب کتاب شروع ہو جائے گا۔

2: حساب کتاب میں سہولت کیے جانے کی شفاعت۔

3: بلا حساب کتاب جنت میں داخلے کی شفاعت۔

4: بعض جنتیوں کے درجات کی بلندی کی شفاعت۔

5: جن کی نیکیاں اور گناہ برابر ہوں گے (یعنی اصحاب اعراف) ان کے جنت میں داخلے کی شفاعت۔

6: جہنم میں داخل ہو جانے والے گناہگاروں کے لیے جہنم سے نکلنے اور جنت میں داخلے کی شفاعت۔

7: جن کے متعلق جہنم کا فیصلہ ہو چکا ہو گا (لیکن ابھی تک جہنم میں داخل نہ ہوئے ہوں گے) ان کے لیے جنت میں داخلہ کی شفاعت۔

8: جو عذاب کے مستحق ہو چکے ہوں گے، ان کے عذاب میں تخفیف کی شفاعت۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

اَلتَّمْرِیْنُ الثَّانِیْ

خالی جگہ پر کریں:

1۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ذات کے اعتبار سے .... ہیں البتہ صفات کے اعتبار سے نور ہیں۔

2۔ سب سے پہلے میں قبر سے اٹھوں گا اور اس پر مجھے .... نہیں ہے۔

3۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کوہ طور پر جاتے وقت .... کو اپنا جانشین بنایا تھا۔

4۔ .... جانور کے اس بچے کو کہتے ہیں جو ماں کے پیچھے پیچھے چلتا ہے۔

5۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی اس نے .... کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے .... کی نافرمانی کی۔

6۔ ہفتہ کے دنوں میں بہترین دن .... ہے۔

7۔ انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور .... پڑھتے ہیں۔

8۔ شب معراج نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس .... کے قریب سے ہوا۔

9۔ جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے .... پڑھا کرو کیونکہ وہ مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

10۔ جو شخص دور سے مجھ پر درود پڑھتا ہے وہ مجھے .... ہے۔

11۔ جب بھی کوئی آدمی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح مجھ پر .... یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

12۔ تمہارے اعمال مجھ پر پیش ہوں گے، پس جو اچھے ہوں گے میں ان پر اللہ تعالیٰ کی .... کروں گا اور جو برے ہوں گے میں تمہارے لیے .... کروں گا۔

13۔ نفسِ نبوت میں تمام انبیاء علیہم السلام برابر ہیں لیکن .... کے اعتبار سے آپ علیہ السلام تمام انبیاء علیہم السلام سے بڑھ کر ہیں۔

13۔ کرامت کہتے ہیں کسی خرق عادت کام کا .... کے ہاتھوں صادر ہونا۔

14۔استدراج کہتے ہیں کسی خلاف عادت کام کا .... کے ہاتھوں صادر ہونا۔

15۔النبراس شرح شرح العقائد .... کی تصنیف ہے۔

درست جواب کی نشاندہی کریں:

1۔انبیاء کرام علیہم السلام کی تعداد ہے:

124000 127000 120000

2۔رسولوں کی تعداد ہے:

320 315 313

3۔نبوت کے معجزات میں سے ایک معجزہ شق قمر ہے، جس کا مطلب ہے:

چاند کا دو ٹکڑے ہو جانا انگلیوں سے پانی جاری ہونا معراج

4۔ حَزَرْتُ کا معنی ہے:

میں نے پیمائش کی میں نے اندازہ لگایا میں نے تولا

5۔غزوہ تبوک میں آپ علیہ السلام نے اپنا نائب بنایا:

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو علی المرتضی رضی اللہ عنہ کو

6۔ حضور علیہ السلام نے ان صحابی کی گواہی کو دو گواہوں کے برابر قرار دیا:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

7۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عنہ کے وزیر خوراک تھے:

سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ مالک الدار رضی اللہ عنہ

8۔ حضرت بلال بن حارث المزنی رضی اللہ عنہ کا واقعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد پیش آیا:

تین یا چار سال سات یا آٹھ سال دس یا گیارہ سال

9۔ حضرت بلال بن حارث المزنی کا واقعہ خلیفہ راشد کے دور میں پیش آیا:

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ عثمان غنی رضی اللہ عنہ

10۔ضَرِیْرَ الْبَصَرِ کا معنی ہے:

بہرا گونگا نابینا

11۔ حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے:

جمعہ کو ہفتہ کو اتوار کو

12۔قَدْ اَرِمْتَ کا معنی ہے:

سمٹ جانا ریزہ ریزہ ہونا تیر پھینکنا

13۔اَلْکَیِّسُ کا معنی ہے:

دانائی توجہ احتیاط

14۔اَلْکَثِیْبِ الْاَحْمَرِ کا معنی ہے:

کالا ٹیلہ سرخ ٹیلہ سبز ٹیلہ

15۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بقول ایک پیالہ پانی سے وضو کرنے والوں کی تعداد تھی:

40سے50 70سے80 90سے100

مختصر جواب لکھیں:

1۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بشر ہونے پر حدیث مبارک سے دلیل لکھیں۔

2۔ معجزہ، کرامت اور استدراج میں فرق لکھیں۔

3۔رسالت کا مفہوم لکھیں۔

4۔عقیدہ ختم نبوت کا مفہوم لکھیں۔

5۔ نشر الطیب کے مصنف کا نام کیا ہے؟

6۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث تقسیم نہ ہونے کی دو حکمتیں نقل کریں۔

7۔ انبیاء کرام علیہم السلام کے معصوم ہونے پر حدیث مبارک سے دلیل لکھیں۔

8۔ انبیاء علیہم السلام کے اپنی قبور میں زندہ ہونے پر حدیث مبارک سے دلیل لکھیں۔

9۔ردِّ روح کا مطلب کیا ہے؟

10۔نبی کریم ﷺ کی قبر پر استشفاع کے جواز پر حدیث مبارک سے دلیل لکھیں۔

11۔حضرت بلال بن الحارث المزنی رضی اللہ عنہ کے واقعہ سے حاصل شدہ فوائد لکھیں۔

12۔نبی کریم ﷺ کی ذات کے وسیلہ کے جواز پر حدیث مبارک سے دلیل لکھیں۔

13۔توسّل سے کیا مراد ہے؟

14۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی سے دو معجزات نقل کریں۔

15۔نبی اور رسول میں فرق بیان کریں۔

16۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو امت کے بارے میں کون سے اختیار دیے گئے؟

17۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس اختیار کو چنا؟

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّأَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّأَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّأَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ

تیسرا باب: برزخ و قبر

اس باب میں آپ درج ذیل عنوانات کے متعلق احادیث پڑھیں گے!

1: قبر کا مفہوم
2: زیارتِ قبور
3: اعادہ روح
4: قبر میں سوال وجواب
5: ثواب وعذابِ قبر

اس باب میں آپ سیکھیں گے!!!

1: احادیث کا لفظی ترجمہ!
2: احادیث کا با محاورہ ترجمہ!
3: تشریح الحدیث!
4: ضروری فوائد!
5: مشقی سوالات!

1۔ قبر کا مفہوم

عَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَآنِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَبْرٍ فَقَالَ: اِنْزِلْ عَنِ الْقَبْرِ لَا تُؤْذِ صَاحِبَ الْقَبْرِ فَلَا يُؤْذِيْكَ.

شرح معانی الآثار للطحاوی: رقم الحدیث 2871

اِنْزِلْ اتر جاؤ لَا تُؤْذِ تکلیف نہ دو صَاحِبَ الْقَبْرِ قبر والے کو لَا یُؤْذِیْكَ وہ تمہیں تکلیف نہ پہنچائے

ترجمہ: حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قبر پر دیکھا تو فرمایا قبر سے نیچے اتر جاؤ! قبر والے کو تکلیف نہ دو تو وہ بھی تمہیں تکلیف نہیں دے گا۔ (یعنی اس کی وجہ سے تمہیں تکلیف نہیں پہنچے گی۔)

تشریح الحدیث:

اس حدیثِ مبارک سے معلوم ہوا کہ قبر سے مراد گڑھا ہے جو زمین میں کھودا جاتا ہے اور اس میں جسدِ عنصری کو دفن کیا جاتا ہے نہ کہ علیین و سجین مراد ہے، اس لیے کہ صحابی رسول اسی زمینی قبر پر بیٹھے تھے نہ کہ علیین سجین میں۔ "لَا تُؤْذِ صَاحِبَ الْقَبْرِ" صاحب قبر کو تکلیف نہ دو؛ سے مراد یہ ہے کہ اس کی توہین نہ کرو۔ "فَلَا یُؤْذِیْكَ" وہ بھی تمہیں تکلیف نہیں دے گا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اگر تم اس طرح قبروں پر چلتے رہے تو گناہ ہو گا جس کے نتیجے میں موت کے بعد تمہیں بھی تکلیف کا سامنا کرنا پڑے گا۔ چونکہ قبر والے کی وجہ سے تکلیف کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے اس لیے نسبت قبر والے کی طرف کر دی گئی ہے کہ وہ تمہیں تکلیف نہ دے گا، یہ نسبت مجازی ہے۔

قبر کا معنی:

قبر کا معنی ہے "جہاں میت یا اجزائے میت ہوں" یہ معنی کرنے سے وہ تمام اشکالات حل ہو جاتے ہیں جو بعض لوگ کرتے ہیں کہ جب کسی میت کو جلا دیا گیا یا اس کی لاش کو پرندے کھا گئے، جانوروں نے نوچ ڈالا یا پانی میں بہا دیا گیا تو اس کو قبر کیسے ملی؟ جواب یہ ہے کہ اس کے اجزاء جہاں گئے ہیں وہی اس کی قبر ہے کیونکہ یہاں اجزاء کا احالہ ہوتا ہے مگر ازالہ نہیں ہوتا یعنی اجزاء تحلیل ہو کر دوسری شکل اختیار کر لیتے ہیں، بالکل ختم نہیں ہوتے۔

برزخ کا معنی:

"برزخ" سے مراد دو چیزوں کا مجموعہ ہے: زمان اور مکان۔

1: زمان موت سے لے کر حشر تک کا وقت

2: مکان سجین سے لے کر علیین تک کی جگہ

"برزخ" کا معنی سمجھ میں آجائے تو کئی اشکالات ختم ہو جاتے ہیں۔ مثلاً بعض لوگ اشکال کرتے ہیں کہ اگر موت کے بعد انسان برزخ میں چلا جاتا ہے تو فرعون اسی زمین پر موجود ہے اور ہم بھی اسی زمین پر موجود ہیں، اس اعتبار سے اسے تو برزخ نہ ملی کیوں کہ زمین پر موجود ہوتے ہوئے اسے برزخ میں مانا جائے تو لازم آئے گا کہ ہم بھی برزخ میں ہوں کیونکہ ہم بھی تو اسی زمین پر موجود ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ فرعون کو موت سے لے کر حشر تک کا زمان اور سجین سے لے کر علیین تک کا مکان ملا ہے لیکن ہمیں سجین سے لے کر علیین تک کا مکان تو ملا ہے لیکن موت سے لے کر حشر تک کا زمان نہیں ملا۔ اس لیے فرعون تو برزخ میں ہے لیکن ہم برزخ میں نہیں ہیں۔

2۔ زیارتِ قُبور

عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَإِنَّ فِيْ زِيَارَتِهَا تَذْكِرَةً.

سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 3235

نَهَيْتُكُمْ میں نے تمہیں منع کیا تھا عَنْ سے زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ قبروں کی زیارت فَزُوْرُوْهَا اس کی زیارت کرو زِيَارَتِهَا اس کی زیارت تَذْكِرَةً یاد دہانی

ترجمہ: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہیں قبرستان جانے سے منع کیا تھا اب تم قبرستان جایا کرو اس لیے کہ قبرستان جانے سے اپنی موت یاد آتی ہے۔

تشریح الحدیث:

شروع اسلام میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبور کی زیارت سے منع فرمایا تھا، لیکن بعد میں اس کی

اجازت دے دی اور ساتھ اس کی حکمت بھی بیان فرمادی کہ قبروں کی زیارت کرنے سے آخرت کی یاد تازہ ہوتی ہے۔ توزیارتِ قبور ایک مشروع اور مسنون عمل ہے۔ اس لیے انسان کو اس کا اہتمام کرنا چاہیے، البتہ کسی خاص دن یاوقت کو متعین کرنا اور اسی میں قبور کی زیارت کو لازم سمجھنا اور قبر پر جاکر نوحہ وماتم کرنا، چیخنا اور چلانا درست نہیں۔

3۔ قبر میں اعادۂ روح

حدیث نمبر 1:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُسْرِفُ عَلٰى نَفْسِهِ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ قَالَ لِبَنِيْهِ إِذَا أَنَا مُتُّ فَأَحْرِقُوْنِي ثُمَّ اطْحَنُوْنِي ثُمَّ ذُرُّوْنِي فِي الرِّيْحِ فَوَاللهِ لَئِنْ قَدَرَ اللهُ عَلَيَّ لَيُعَذِّبَنِّي عَذَابًا مَّا عَذَّبَهٗ أَحَدًا فَلَمَّا مَاتَ فُعِلَ بِهٖ ذٰلِكَ فَأَمَرَ اللهُ تَعَالٰى الْأَرْضَ فَقَالَ اجْمَعِيْ مَا فِيْكِ مِنْهُ فَفَعَلَتْ فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ قَالَ يَا رَبِّ خَشْيَتُكَ حَمَلَتْنِيْ فَغَفَرَ لَهٗ.

صحیح البخاری: رقم الحدیث 3481

يُسْرِفُ زیادتی کرتا تھا عَلٰى نَفْسِهِ اپنی جان پر فَلَمَّا جب حَضَرَهُ الْمَوْتُ اس پر موت آئی قَالَ اس نے کہا لِبَنِيْهِ اپنے بیٹوں کو إِذَا جب أَنَا مُتُّ میں مر جاؤں فَأَحْرِقُوْنِي مجھے جلا دینا ثُمَّ پھر اِطْحَنُوْنِي مجھے پیس لینا ثُمَّ پھر ذُرُّوْنِي مجھے اڑا دینا فِي الرِّيْحِ ہوا میں وَاللهِ اللہ کی قسم لَئِنْ اگر قَدَرَ اللهُ اللہ قادر ہوا عَلَيَّ مجھ پر لَيُعَذِّبَنِّي مجھے عذاب دے گا عَذَابًا عذاب مَّا عَذَّبَهٗ اس نے عذاب نہیں دیا ہوگا أَحَدًا کسی ایک کو فَلَمَّا جب مَاتَ وہ فوت ہوا فُعِلَ کیا گیا بِهٖ اس کے ساتھ ذٰلِكَ اسی طرح فَأَمَرَ اللهُ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا الْأَرْضَ زمین کو فَقَالَ کہا اِجْمَعِيْ جمع کرو مَا فِيْكِ جو کچھ تیرے اندر ہے مِنْهُ اس سے فَفَعَلَتْ اس (زمین) نے ایسا کیا فَإِذَا جب هُوَ وہ قَائِمٌ کھڑا ہوا فَقَالَ فرمایا مَا حَمَلَكَ کس چیز نے تمہیں ابھارا؟ عَلٰى مَا اس پر جو صَنَعْتَ تم نے کیا قَالَ اس نے کہا يَا رَبِّ اے میرے رب خَشْيَتُكَ تیرے ڈر نے حَمَلَتْنِيْ مجھے ابھارا غَفَرَ مغفرت کر دی

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی تھا جس نے گناہ کر کے اپنے اوپر ظلم کیا تھا، جب اسے موت آنے لگی تو اس نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں

تو مجھے جلا دینا پھر میری ہڈیوں کو پیس لینا اور مجھے ہوا میں اڑا دینا۔ اللہ تعالی کی قسم اگر میں اپنے رب کی پکڑ میں آ گیا تو وہ مجھے ایسا عذاب دے گا جو کسی کو بھی نہیں دیا ہو گا۔ چنانچہ جب وہ مر گیا تو اس کے ساتھ یہی معاملہ کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا کہ اس بندے کے ذرات جہاں کہیں بھی ہیں ان کو جمع کر دے، زمین نے اس کے ذرات جمع کر دیے تو وہ زندہ کھڑا ہو گیا۔ اللہ تعالی نے فرمایا: اس کام پر تجھے کس چیز نے آمادہ کیا؟ تو وہ کہنے لگا: اے میرے رب! میں نے تیرے ڈر کی وجہ سے ایسا کیا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔

تشریح الحدیث:

اھل السنۃ والجماعۃ کا عقیدہ ہے کہ موت کے بعد قیامت سے پہلے قبر میں جہاں میت یا اس کے اجزاء ہوں جسد عنصری کو بتعلق روح ثواب وعذاب ہوتا ہے۔ اس پر دیگر دلائل کے ساتھ مذکورہ بالا روایت بھی دلیل ہے۔ وہ اس طور پر کہ اگر موت کے بعد سوال وجواب اور اس کے بعد ثواب وعذاب کا تعلق اس دنیا والے جسم سے نہ ہوتا بلکہ جسمِ مثالی سے ہوتا (جیسا کہ بعض لوگوں کا نظریہ ہے) تو اللہ تعالیٰ اس بندے کے اسی دنیوی جسم کو دوبارہ کیوں زندہ فرماتے؟ اس کی روح تو محفوظ تھی اسی سے سوال وجواب کر لیتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ روح کا جسم میں اعادہ ہوتا ہے۔

4۔ قبر میں سوال وجواب

حدیث نمبر 1:

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ اِسْتَغْفِرُوْا لِأَخِيْكُمْ وَاسْأَلُوْا لَهُ بِالتَّثْبِيْتِ فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْأَلُ.

سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 3221

إِذَا جب فَرَغَ وہ فارغ ہوا مِنْ سے دَفْنِ الْمَيِّتِ میت کے دفن وَقَفَ وہ ٹھہرا عَلَيْهِ اس پر قَالَ فرمایا اِسْتَغْفِرُوْا معافی طلب کرو لِأَخِيْكُمْ اپنے بھائی کے لیے وَاسْأَلُوْا لَهُ اور اس کے لیے سوال کرو بِالتَّثْبِيْتِ ثابت قدمی کا فَإِنَّهُ اس لیے کہ اَلْآنَ اب يُسْأَلُ اس سے سوال کیا جائے گا

ترجمہ: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کو دفن کرنے سے فارغ ہو جاتے تو تھوڑی دیر وہیں ٹھہرتے اور فرماتے اپنے بھائی کے لیے استغفار کرو اور اس کے لیے ثابت قدمی کا سوال کرو کیونکہ اس سے ابھی سوال کیے جائیں گے۔

تشریح الحدیث:

موت کے بعد قیامت سے پہلے قبر اور برزخ میں مردہ کے جسم سے روح کا اتنا تعلق قائم کر دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ منکر نکیر کے سوالات کے جوابات دیتا ہے۔ اس کے بعد اگر مؤمن ہو تو ثواب اور کافر ہو تو عذاب کو محسوس کرتا ہے۔ اس پر دیگر دلائل کے ساتھ مذکورہ بالا روایت بھی دلیل ہے جس میں ہے کہ میت کو قبر میں دفن کرنے کے بعد سوال وجواب کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ جس کی تفصیل اگلی حدیث میں آ رہی ہے۔

حدیث نمبر 2:

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَبْدُ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتُوُلِّيَ وَذَهَبَ أَصْحَابُهُ حَتّٰى إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ أَتَاهُ مَلَكَانِ فَأَقْعَدَاهُ فَيَقُوْلَانِ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُ أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللهِ وَرَسُوْلُهُ فَيُقَالُ انْظُرْ إِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ أَبْدَلَكَ اللهُ بِهِ مَقْعَدًا مِّنَ الْجَنَّةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَرَاهُمَا جَمِيْعًا وَأَمَّا الْكَافِرُ أَوِ الْمُنَافِقُ فَيَقُوْلُ لَا أَدْرِيْ كُنْتُ أَقُوْلُ مَا يَقُوْلُ النَّاسُ فَيُقَالُ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ ثُمَّ يُضْرَبُ بِمِطْرَقَةٍ مِنْ حَدِيْدٍ ضَرْبَةً بَيْنَ أُذُنَيْهِ فَيَصِيْحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَّلِيْهِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ.

صحیح البخاری: رقم الحدیث 1338

وُضِعَ رکھا جاتا ہے قَبْرِهِ اپنی قبر تُوُلِّيَ سپرد کیا جاتا ہے ذَهَبَ لوٹتے ہیں أَصْحَابُهُ اس کے دوست حَتّٰى یہاں تک إِنَّهُ بیشک وہ لَيَسْمَعُ سنتا ہے قَرْعَ آواز نِعَالِهِمْ ان کے جوتوں کی أَتَاهُ آتے ہیں مَلَكَانِ دو فرشتے فَأَقْعَدَاهُ اس کو بٹھا دیتے ہیں فَيَقُوْلَانِ وہ دونوں کہتے ہیں لَهُ اس کو مَا كُنْتَ تَقُوْلُ تو کیا کہتا ہے؟ فِيْ میں هٰذَا اس اَلرَّجُلِ آدمی مُحَمَّدٍ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فَيَقُوْلُ وہ کہتا ہے أَشْهَدُ میں گواہی دیتا ہوں أَنَّهُ بیشک وہ عَبْدُ اللهِ اللہ کے بندے رَسُوْلُهُ اس کے رسول ہیں يُقَالُ کہا جاتا ہے اُنْظُرْ دیکھ مَقْعَدِكَ اپنا ٹھکانہ مِنْ سے اَلنَّارِ جہنم أَبْدَلَكَ اللهُ

بِهٖ اللہ نے اسے بدل دیا تیرے لیے مَقْعَدًا ٹھکانہ مِّنَ الْجَنَّةِ جنت سے فَيَرَاهُمَا وہ دونوں ٹھکانے اسے دکھائے جاتے ہیں جَمِيعًا اکھٹے أَمَّا جو اَلْكَافِرُ کافر أَوْ یا اَلْمُنَافِقُ منافق يَقُوْلُ وہ کہتا ہے لَا أَدْرِيْ میں نہیں جانتا كُنْتُ أَقُوْلُ میں کہتا تھا مَا جو يَقُوْلُ کہتے تھے اَلنَّاسُ لوگ يُقَالُ کہا جائے گا لَا دَرَيْتَ نہ تو جانتا تھا لَا تَلَيْتَ نہ اتباع کرتا تھا ثُمَّ پھر يُضْرَبُ مارا جاتا ہے بِمِطْرَقَةٍ ہتھوڑا حَدِيْدٍ لوہا ضَرْبَةً مارنا بَيْنَ أُذُنَيْهِ کانوں کے درمیان يَصِيْحُ وہ چیختا ہے صَيْحَةً زبردست چیخنا يَسْمَعُهَا اس کو سنتا ہے يَلِيْهِ ساتھ ہوتا ہے إِلَّا مگر اَلثَّقَلَيْنِ انسان اور جن

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ آدمی کو جب قبر کے سپرد کیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی دفن کرکے واپس لوٹتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔ پھر دو فرشتے آتے ہیں، اسے بٹھاتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ اس شخص: محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق تمہارا کیا عقیدہ ہے؟ وہ جواب دیتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اس (درست) جواب دینے پر اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ دیکھ جہنم کا اپنا ٹھکانہ، لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے جنت میں تیرے لیے ٹھکانہ بنا دیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اس بندہ مومن کو جنت اور جہنم دونوں دکھائی جاتی ہیں (اور اگر میت) کافر یا منافق ہو تو اس کا جواب یہ ہوتا ہے کہ مجھے کچھ معلوم نہیں، میں نے لوگوں کو ایک بات کہتے سنا تھا، وہی میں بھی کہتا رہا۔ پھر اس سے کہا جاتا ہے کہ نہ تو خود کچھ جانتا تھا اور نہ جاننے والوں کی مانتا تھا۔ اس کے بعد اسے ایک لوہے کے ہتھوڑے سے بڑے زور سے مارا جاتا ہے اور وہ اتنے زور سے چیختا ہے کہ انسان اور جن کے علاوہ آس پاس کی تمام مخلوق اس کی چیخ کو سنتی ہے۔

حدیث نمبر 3:

عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ...... فَإِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ ...... فَيَبْعَثُ اللهُ مَلَكَيْنِ ...... فَيَقُوْلَانِ لَهُ مَنْ رَبُّكَ؟ وَمَا دِيْنُكَ؟ وَمَنْ نَبِيُّكَ؟ ...... قَالَ: فَيَقُوْلُ رَبِّيَ اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَدِيْنِيَ الإِسْلَامُ وَنَبِيِّيْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ قَالَ فَيَقُوْلَانِ صَدَقْتَ

اتحاف الخیرۃ المہرۃ للبوصیری: رقم الحدیث: 1852، ج2 ص443

وُضِعَ رکھا جاتا ہے قَبْرِهٖ اپنی قبر فَيَبْعَثُ اللّٰهُ مَلَكَيْنِ اللہ تعالی دو فرشتے بھیجتے ہیں فَيَقُوْلَانِ وہ دونوں سوال کرتے ہیں مَنْ رَبُّكَ؟ تیرا رب کون ہے دِيْنُكَ تیرا دین نَبِيُّكَ تیرا نبی صَدَقْتَ تونے سچ کہا

ترجمہ: حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: آدمی کو جب قبر کے سپرد کیا جاتا ہے تو اللہ تعالی دو فرشتے (منکر نکیر) بھیجتے ہیں اور (وہ میت سے تین) سوال کرتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ تیرا نبی کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (مومن) مردہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے جس کا کوئی شریک نہیں ہے، میرا دین اسلام ہے، میرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو آخری نبی ہیں، منکر نکیر کہتے ہیں کہ تونے سچ کہا۔

تشریح الحدیث:

ان دونوں روایات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ قبر میں سوال وجواب ہوتے ہیں جس کی تفصیل یہ ہے کہ قبر میں تین باتوں کا سوال ہوتا ہے مَنْ رَّبُّكَ؟ تیرا رب کون ہے؟ مومن جواب دیتا ہے رَبِّيَ اللّٰهُ میرا رب اللہ ہے۔ دوسرا سوال ہوتا ہے وَمَا دِيْنُكَ؟ تیرا دین کیا تھا؟ مومن کہتا ہے دِيْنِيَ الْإِسْلَامُ میرا دین اسلام تھا۔ پھر پوچھا جاتا ہے کہ مَنْ نَبِيُّكَ؟ تیرا نبی کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے نَبِيِّيْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ میرے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ان جوابات پر اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور کافر اور منافق ہر سوال کے جواب میں یہی کہتا ہے کہ میں کچھ نہیں جانتا۔ جیسا لوگ کہتے رہتے تھے میں بھی کہہ دیا کرتا تھا۔ اس پر اس کے لیے دوزخ کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔

حضرت مولانا احمد علی سہانپوری رحمہ اللہ (ت 1297ھ) اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

قَوْلُهٗ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ اَیْ لَا عَلِمْتَ بِنَفْسِكَ بِالْاِسْتِدْلَالِ وَ لَا تَلَوْتَ الْقُرْآن اَوِ الْمَعْنٰى لَا اتَّبَعْتَ الْعُلَمَاءَ بِالتَّقْلِيْدِ فِيْ مَا يَقُوْلُوْنَ.

حاشیۃ صحیح البخاری: ج1 ص178

ترجمہ: لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ کا معنی ہے نہ خود تیرے اندر استدلال کی صلاحیت تھی اور نہ تونے قرآن کریم کی تلاوت کی، یا معنی یہ ہے کہ علماء کرام اور مجتہدین جو فرماتے تھے ان کی تونے تقلید نہیں کی۔

5۔ ثواب و عذاب قبر

حدیث نمبر 1:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنهَا أَنَّ يَهُودِيَّةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَذَكَرَتْ عَذَابَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ لَهَا: أَعَاذَكِ اللهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَأَلَتْ عَائِشَةُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ: "نَعَمْ! عَذَابُ الْقَبْرِ" قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنهَا فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ صَلّٰى صَلَاةً إِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

صحیح البخاری: رقم الحدیث 1372

دَخَلَتْ ایک عورت داخل ہوئی عَلَيْهَا اس پر فَذَكَرَتْ اس نے تذکرہ کیا عَذَابَ الْقَبْرِ قبر کا عذاب فَقَالَتْ لَهَا اس عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا أَعَاذَكِ اللهُ اللہ تعالیٰ آپ کو بچائے مِنْ سے عَذَابِ الْقَبْرِ قبر کا عذاب فَسَأَلَتْ اس نے سوال کیا عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ عذاب قبر کے بارے میں نَعَمْ ہاں مَا رَأَيْتُ میں نے نہیں دیکھا بَعْدُ اس کے بعد صَلّٰى صَلَاةً کوئی نماز پڑھی ہو إِلَّا مگر تَعَوَّذَ پناہ مانگی

ترجمہ: ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک یہودیہ عورت ان کے پاس آئی۔ اس نے عذاب قبر کا تذکرہ کیا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہنے لگی: اللہ تعالی آپ کو عذاب قبر سے بچائے۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عذاب قبر کے متعلق سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! عذابِ قبر ہوتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تو عذاب قبر سے بھی پناہ مانگی۔

حدیث نمبر 2:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنهُمَا مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَبْرَيْنِ فَقَالَ: "إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ" ثُمَّ قَالَ: "بَلٰى! أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ يَسْعٰى بِالنَّمِيْمَةِ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ" قَالَ: ثُمَّ أَخَذَ عُوْدًا رَطْبًا فَكَسَرَهُ بِاثْنَتَيْنِ ثُمَّ غَرَزَ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَلٰى قَبْرٍ ثُمَّ قَالَ: لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ

عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبِسَا.

صحیح البخاری: رقم الحدیث 1378

مَرَّ گزرے قَبْرَيْنِ دو قبریں إِنَّهُمَا ان دونوں کو لَيُعَذَّبَانِ عذاب ہو رہا ہے مَا يُعَذَّبَانِ عذاب نہیں ہو رہا فِيْ كَبِيْرٍ کسی بڑے گناہ کی وجہ سے أَمَّا جو أَحَدُهُمَا ان میں سے ایک فَكَانَ يَسْعٰى کوشش کرتا بِالنَّمِيْمَةِ چغل خوری کی اَلْآخَرُ دوسرا لَا يَسْتَتِرُ نہیں بچتا تھا مِنْ بَوْلِهٖ اپنے پیشاب سے أَخَذَ لیا عُوْدًا ٹہنی رَطْبًا تر كَسَرَ اسے توڑا غَرَزَ گاڑا كُلَّ وَاحِدٍ ہر ایک کو عَلٰى قَبْرٍ قبر پر لَعَلَّهٗ امید ہے کہ يُخَفَّفُ کم ہو جائے گا لَمْ يَيْبِسَا خشک نہ ہوں

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے قریب سے گذرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور ان کو کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا، بلکہ ایک کو تو اس لیے عذاب ہو رہا ہے کہ وہ چغلی کیا کرتا تھا اور دوسرا اپنے پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا۔ پھر آپ نے کھجور کی ایک تر ٹہنی لی اور اس کے دو ٹکڑے کیے، ان دو ٹکڑوں میں سے ہر ایک کی قبر پر ایک ایک ٹکڑا گاڑ دیا، پھر ارشاد فرمایا: جب تک یہ خشک نہیں ہوں گی ان کے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے گی۔

تشریح الحدیث:

مذکورہ دونوں حدیثوں سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اسی زمینی قبر میں جس میں مردہ کو دفن کیا جاتا ہے ثواب وعذاب ہوتا ہے۔ جیسا کہ اس حدیث میں مذکور ہے کہ نبی علیہ الصلاۃ والسلام کا اس زمینی قبر پر گزر ہوا تو آپ نے صاحبِ قبر کے عذاب میں مبتلا ہونے کی خبر دی۔ یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی معلوم ہو گئی تھی۔ واضح رہے کہ قبر کی حیات قرآن کریم واحادیث مبارکہ سے ثابت ہے۔ قرآن مجید کی تقریباً 10 آیات میں اشارۃً ملتا ہے اور 70 کے قریب احادیث سے صراحۃً و اشارۃً معلوم ہوتا ہے کہ قبر میں حیات ہو گی۔ ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمیں اس کا یقین رکھنا چاہیے اور کسی قسم کے شک وشبہ میں نہ پڑنا چاہیے۔

وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ (ان کو کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا) کا مطلب یہ ہے کہ عموماً لوگ اس گناہ کو کبیرہ نہیں سمجھتے حالانکہ یہ بھی کبیرہ گناہ ہے۔

اَلتَّمْرِیْنُ الثَّالِثُ

خالی جگہ پر کریں:

1۔"لَا تُؤْذِ صَاحِبَ الْقَبْرِ "سے مراد ہے:.......................۔

2۔قبرستان جانا چاہیے اس لیے کہ قبرستان جانے سے...........کی یاد آتی ہے۔

3۔قبر میں...........باتوں کا سوال ہوتا ہے۔

4۔عذاب قبر روح اور...........دونوں کو ہوتا ہے۔

5۔قبر میں انسان کی زندگی کا ثبوت قرآن مجید کی تقریباً...........آیات سے ہے۔

6۔قبر میں انسان کی زندگی کا ثبوت صراحۃ واشارۃ...........احادیث سے ہے۔

7۔میت کو جب قبر میں دفن کر کے لوگ واپس لوٹتے ہیں تو مردہ ان کے...........کی آواز سنتا ہے۔

8۔شروع اسلام میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے...........کی زیارت سے منع فرمایا تھا۔

9۔حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قبر پر بیٹھے دیکھا تو فرمایا: قبر سے...........۔

10۔اطَّحَنُوْنِيْ کا معنی ہے...........۔

درست جواب کی نشاندہی کریں:

1:اہل السنۃ والجماعۃ کے نزدیک قبر سے مراد ہے:

علیین زمینی قبر سجین

2۔"موت کے بعد قیامت سے پہلے قبر میں جہاں میت یا اس کے اجزاء ہوں جسد عنصری کو بتعلق روح ثواب وعذاب ہوتا ہے۔" یہ عقیدہ ہے:

اہلِ بدعت کا معتزلہ کا اھل السنۃ والجماعۃ کا

3۔برزخ کا لغوی معنی ہے:

مدفن نامہ اعمال آڑ

4۔ حدیث کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر قبروں سے ہوا:

2 3 4

5۔ التَّثْبِيْتَ کا معنی ہے:

ثابت قدمی اعتدال راہ راست

6۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تو اس سے پناہ مانگتے:

دجال عذاب قبر فقر، غربت

7۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے قریب سے گذرے تو ان کے عذاب کی وجہ تھی:

جھوٹ، غیبت والدین کی نافرمانی، قتل غیبت، پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنا

8۔ قبر سے مراد زمینی گڑھا ہے یہ بات ثابت ہے:

قرآن سے حدیث سے دونوں سے

9۔ ثواب وعذاب قبر روح وبدن دونوں کو ہوتا ہے، یہ عقیدہ ہے:

معتزلہ کا اہل السنۃ والجماعۃ کا روافض کا

مختصر جواب لکھیں:

1۔ ثواب وعذاب قبر پر حدیث مبارک سے دلیل لکھیں۔

2۔ قبر کے تین سوال وجواب لکھیں۔

3۔ قبر اور برزخ کا مفہوم لکھیں۔

4۔ زیارتِ قبور کی حکمت بیان کریں۔

5۔ زیارتِ قبور پر حدیث مبارک سے دلیل لکھیں۔

6۔ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ کا مفہوم بیان کریں۔

7۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جن دو قبروں سے گذر ہوا، ان قبور کے عذاب کی وجہ کیا تھی؟

چوتھا باب: قیامت

اس باب میں آپ درج ذیل عنوانات کے متعلق احادیث پڑھیں گے!

1: حشر

2: حوضِ کوثر

3: میزان

4: حساب وکتاب

5: شفاعت

6: پُل صراط

اس باب میں آپ سیکھیں گے!!!

1: احادیث کا لفظی ترجمہ!

2: احادیث کا با محاورہ ترجمہ!

3: تشریح الحدیث!

4: ضروری فوائد!

5: مشقی سوالات!

1۔ حشر

حدیث نمبر 1:

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ نَقِيٍّ قَالَ سَهْلٌ أَوْ غَيْرُهُ لَيْسَ فِيهَا مَعْلَمٌ لِأَحَدٍ.

صحیح البخاری: رقم الحدیث 6521

يُحْشَرُ جمع کیے جائیں گے بَيْضَاءَ سفید عَفْرَاءَ سرخی آمیز قُرْصَةِ نَقِيٍّ خالص سفیدی مَعْلَمٌ نشان لِأَحَدٍ کسی چیز

ترجمہ: محمد بن جعفر نے ہمیں خبر دی کہ مجھے ابو حازم سلمہ بن دینار رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ میں نے سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے سناوہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قیامت کے دن لوگوں کا حشر سرخی مائل ایک سفید زمین پر ہو گا جیسے میدے کی روٹی صاف و سفید ہوتی ہے۔ سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ یا کسی اور راوی کا قول ہے: کہ اس زمین پر کسی چیز کا کوئی نشان نہ ہو گا۔

تشریح الحدیث:

اس حدیثِ مبارک سے میدان محشر کا قائم ہونا ثابت ہوتا ہے کہ ایسی جگہ میں میدان محشر ہو گا جو جگہ بالکل صاف ہو گی جہاں کوئی اور مکان، راستہ، باغ، سایہ یا پہاڑ وغیرہ کچھ بھی نہ ہو گا۔

حدیث نمبر 2:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةَ أَصْنَافٍ: صِنْفًا مُشَاةً، وَصِنْفًا رُكْبَانًا، وَصِنْفًا عَلَى وُجُوهِهِمْ. قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ وَكَيْفَ يَمْشُونَ عَلَى وُجُوهِهِمْ؟ قَالَ: إِنَّ الَّذِي أَمْشَاهُمْ عَلَى أَقْدَامِهِمْ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُمْشِيَهُمْ عَلَى وُجُوهِهِمْ. أَمَا إِنَّهُمْ يَتَّقُونَ بِوُجُوهِهِمْ كُلَّ حَدَبٍ وَشَوْكَةٍ.

سنن الترمذی: رقم الحدیث 3142

يُحْشَرُ جمع کیے جائیں گے اَلنَّاسُ لوگ يَوْمَ دن اَلْقِيَامَةِ قیامت ثَلَاثَةَ تین أَصْنَافٍ اقسام صِنْفًا ایک قسم مُشَاةً پیدل چلنے والے صِنْفًا ایک قسم رُكْبَانًا سوار صِنْفًا ایک قسم عَلٰى وُجُوْهِهِمْ منہ کے بل قِيْلَ کہا گیا يَا رَسُوْلَ اللهِ اے اللہ کے رسول كَيْفَ کیسے؟ يَمْشُوْنَ چلیں گے عَلٰى وُجُوْهِهِمْ منہ کے بل إِنَّ الَّذِيْ بیشک وہ اللہ أَمْشَاهُمْ جس نے انہیں چلایا عَلٰى أَقْدَامِهِمْ قدموں کے بل قَادِرٌ قدرت والا ہے عَلٰى اس بات پر أَنْ يُّمْشِيَهُمْ یہ کہ انہیں چلائے وُجُوْهِهِمْ منہ کے بل أَمَا بہر حال إِنَّهُمْ یہ لوگ يَتَّقُوْنَ وہ بچیں گے بِوُجُوْهِهِمْ منہ کے بل كُلَّ ہر حَدَبٍ ٹیلے وَّشَوْكَةٍ کانٹے

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قیامت کے دن تمام لوگ تین گروہوں میں اٹھائے جائیں گے، ایک گروہ پیدل چلنے والے، ایک گروہ سوار اور ایک گروہ منہ کے بل چلنے والے"۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! یہ تیسرے گروہ والے منہ کے بل کس طرح چلیں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس ذات نے انہیں (دنیا میں) پاؤں کے بل چلایا ہے، وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ ان کو (آخرت میں) منہ کے بل چلائے۔ سن لو! یہ لوگ اپنے چہروں کے ذریعے ہی زمین کے ہر ٹیلے اور ہر کانٹے سے بچ کر چلیں گے۔

تشریح الحدیث:

اس حدیث مبارک میں قیامت کی ہولناکی اور سختی کو بیان کیا گیا ہے کہ اس دن لوگ اپنے اپنے اعمال کے اعتبار سے تین جماعتوں میں تقسیم کر دیے جائیں گے۔ ایک جماعت پیدل چلنے والی۔ ایک جماعت سواریوں پر چلنے والی اور ایک جماعت الٹے منہ کے بل چلنے والی، پیدل چلنے والی جماعت عام اہلِ ایمان کی ہو گی۔ سواریوں پر چلنے والی جماعت خاص مقربین اور صالحین لوگوں کی ہو گی اور سر اور چہروں کے بل چلنے والی جماعت ان بدنصیب لوگوں کی ہو گی جنہوں نے اس دنیا کی زندگی میں حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی تعلیمات پر عمل نہیں کیا اور سیدھے راستے پر نہ چلے۔ چنانچہ یہ لوگ مرتے دم تک الٹے ہی چلتے رہے تو آج قیامت کے دن انہیں یہی سزا دی جائے گی کہ سیدھے پاؤں پر چلنے کے بجائے الٹے منہ اور سر کے بل چلائے جائیں گے۔

2۔ حوضِ کوثر

حدیث نمبر 1:

عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا وَإِنَّهُمْ يَتَبَاهَوْنَ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ وَارِدَةً، وَإِنِّيْ أَرْجُوْ أَنْ أَكُوْنَ أَكْثَرَهُمْ وَارِدَةً.

سنن الترمذی: رقم الحدیث 2443

إِنَّ بیشک لِكُلِّ ہر ایک نَبِيٍّ نبی حَوْضًا تالاب وَ اور إِنَّهُمْ بیشک یَتَبَاهَوْنَ وہ فخر کریں گے أَيُّهُمْ ان میں سے کون ہے أَكْثَرُ زیادہ وَارِدَةً آنے والے وَإِنِّيْ اور بیشک میں أَرْجُوْ میں امید رکھتا ہوں أَنْ أَكُوْنَ یہ کہ میں ہو جاؤں أَكْثَرَهُمْ ان میں زیادہ وَارِدَةً آنے والے

ترجمہ: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آخرت میں ہر نبی کا ایک حوض ہو گا۔ دیگر انبیاء کرام علیہم السلام آپس میں اس بات پر فخر کریں گے کہ ان میں سے کس کے پاس پینے والے زیادہ آتے ہیں، اور میں امید رکھتا ہوں کہ سب سے زیادہ لوگ پینے کے لیے میرے پاس آئیں گے (اور میرے حوض سے سیراب ہوں گے)۔

تشریح الحدیث:

اس حوض سے مراد حوض کوثر ہے۔ "کوثر" جنت میں ایک نہر کا نام ہے۔ اس نہر سے دو پرنالے اس تالاب میں گرتے ہیں۔ اس حوض کی لمبائی ایک مہینے کی مسافت کے برابر ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ اس حوض پر پانی پینے کے برتنوں کی تعداد ستاروں کی تعداد سے بھی زیادہ ہو گی۔ سب سے زیادہ افراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض سے پینے والے ہوں گے۔ حدیثِ بالا میں اسی کا ذکر ہے۔

حدیث نمبر 2:

حَدَّثَنِيْ ثَوْبَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حَوْضِيْ مِنْ عَدَنٍ إِلٰى عَمَّانَ الْبَلْقَاءِ، مَاؤُهٗ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، وَأَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ، وَأَكْوَابُهٗ عَدَدُ نُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ

شَرْبَةً لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا. أَوَّلُ النَّاسِ وُرُوْدًا عَلَيْهِ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ الشُّعْثُ رُءُوْسًا؛ اَلدُّنُسُ ثِيَابًا؛ اَلَّذِيْنَ لَا يَنْكِحُوْنَ الْمُتَنَعِّمَاتِ، وَلَا يُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ.

سنن الترمذی: رقم الحدیث 2444

حَوْضِيْ میرا حوض مِنْ عَدَنٍ إِلٰى عَمَّانَ الْبَلْقَاءِ عدن (شہر کا نام ہے) سے لے کر عمان (شہر کا نام ہے) تک مَاؤُهُ اس کا پانی أَشَدُّ زیادہ بَيَاضًا سفید مِنَ اللَّبَنِ دودھ سے وَأَحْلٰى زیادہ میٹھا مِنَ الْعَسَلِ شہد سے أَكْوَابُهُ اس کے پیالے عَدَدُ تعداد نُجُومِ ستارے اَلسَّمَاءِ آسمان مَنْ جو شخص شَرِبَ پیے گا لَمْ يَظْمَأْ پیاس نہیں لگے گی أَوَّلُ النَّاسِ لوگوں میں سے پہلے وُرُوْدًا آنے والے عَلَيْهِ اس پر فُقَرَاءُ غریب اَلْمُهَاجِرِيْنَ ہجرت کرنے والے الشُّعْثُ پراگندہ رُءُوْسًا سروں والے اَلدُّنُسُ میلے کچیلے ثِيَابًا کپڑوں والے اَلَّذِيْنَ وہ لوگ جو لَا يَنْكِحُوْنَ نکاح نہیں کرتے اَلْمُتَنَعِّمَاتِ خوش عیش سے لَا يُفْتَحُ نہیں کھولا جاتا لَهُمُ ان کے لیے السُّدَدُ بند دروازہ

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے حوض کی مسافت عَدَن سے عمانِ بلقاء تک ہے، اس حوض کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور اس حوض کے گلاس گنتی میں آسمان کے ستاروں کے برابر ہیں۔ جو شخص اس پانی سے ایک دفعہ پی لے گا اسے اس کے بعد کبھی بھی پیاس کی تکلیف نہیں ہو گی۔ اس حوض پر سب لوگوں سے پہلے میرے پاس پہنچنے والے فقراء مہاجرین ہوں گے، پریشان و غبار آلود سروں والے، میلے کچیلے کپڑوں والے، جن کا نکاح امیر و مالدار عورتوں سے نہیں ہو سکتا، اور جن کے لیے بند دورازے نہیں کھولے جاتے تھے۔ (انہیں دنیا میں خوش آمدید نہیں کہا جاتا تھا۔)

تشریح الحدیث:

اس حدیث مبارک میں حوض کوثر کی کیفیت کا بیان ہے کہ اس حوض کی مسافت اتنی ہو گی جتنا کہ عدن اور بلقاء کے قریب والے عمان (عمان شام کے علاقہ کا مشہور شہر ہے، بلقاء عمان کے قریب ایک بستی کا نام ہے) کے درمیان فاصلہ ہے۔ اتنی ہی آخرت میں حوض کوثر کی مسافت ہو گی۔ حوض کوثر کی وسعت کو سمجھانے کے لیے عوامی ذہن کو سامنے رکھتے ہوئے یہ مسافت بتائی گئی ہے ورنہ اس کی حقیقی مسافت تو اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔ مطلب یہ

ہے کہ حوض کی مسافت بہت لمبی ہو گی۔ نیز اس حدیث مبارک کے آخر میں فرمایا گیا ہے کہ سب سے پہلے حوض پر پہنچنے والے غریب و فقراء مہاجرین ہوں گے جنہیں دنیا میں لوگوں کی جانب سے نظر انداز کیا جاتا تھا اور خاص عزت و اکرام سے نہیں نوازا جاتا تھا۔

حدیث نمبر 3:

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّيْ فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، مَنْ مَرَّ عَلَيَّ شَرِبَ، وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا، سَيَرِدَنَّ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُوْنِيْ، ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ

قَالَ أَبُوْ حَازِمٍ: فَسَمِعَنِي النُّعْمَانُ بْنُ أَبِيْ عَيَّاشٍ، فَقَالَ: هٰكَذَا سَمِعْتَ مِنْ سَهْلٍ، فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: أَشْهَدُ عَلَى أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، لَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَزِيْدُ فِيْهَا فَأَقُوْلُ: إِنَّهُمْ مِنِّيْ، فَيُقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا أَحْدَثُوْا بَعْدَكَ، فَأَقُوْلُ: سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِيْ.

صحیح البخاری: رقم الحدیث 6583

إِنِّيْ بلاشبہ میں فَرَطُكُمْ تمہارے آگے جانے والا عَلَى پر الْحَوْضِ حوض مَنْ جو شخص مَرَّ گزرا عَلَيَّ مجھ پر شَرِبَ اس نے پیا وَ اور مَنْ جو شخص شَرِبَ اس نے پیا لَمْ يَظْمَأْ پیاسا نہیں ہو گا أَبَدًا کبھی بھی سَيَرِدَنَّ عنقریب ضرور آئیں گے عَلَيَّ مجھ پر أَقْوَامٌ قوم کی جمع أَعْرِفُهُمْ میں ان کو پہچانوں گا وَ اور يَعْرِفُوْنِيْ وہ مجھے پہچانیں گے ثُمَّ پھر يُحَالُ رکاوٹ ڈال دی جائے گی بَيْنِيْ میرے درمیان وَ اور بَيْنَهُمْ ان کے درمیان فَأَقُوْلُ پس میں کہوں گا إِنَّهُمْ بے شک وہ لوگ مِنِّيْ مجھ سے فَيُقَالُ پھر کہا جائے گا إِنَّكَ بے شک آپ لَا تَدْرِيْ آپ نہیں جانتے مَا أَحْدَثُوْا انہوں نے کیا کچھ نئے کام کیے بَعْدَكَ آپ کے جانے کے بعد فَأَقُوْلُ پس میں کہوں گا سُحْقًا بربادی ہو / خدا کی رحمت سے دوری ہو لِمَنْ اس شخص کے لیے غَيَّرَ بدل دیا بَعْدِيْ میرے بعد

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں حوض کوثر پر تمہارے آگے ہوں گا۔ جو میرے پاس پہنچے گا وہ حوضِ کوثر سے پیے گا اور جو اس کو پی لے گا پھر اس کو کبھی بھی پیاس نہیں لگے گی۔ وہاں کچھ لوگ ہوں گے جن کو میں بھی پہچانوں گا اور وہ بھی مجھے پہچانیں گے وہ میری

طرف آئیں گے لیکن میرے اور ان کے درمیان رکاوٹ ڈال دی جائے گی۔

ابو حازم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث نعمان بن ابی عیاش رحمہ اللہ نے مجھ سے سنی اور پوچھا کہ کیا آپ نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے ایسے ہی سنی تھی؟ تو میں نے کہا: جی ہاں، میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اسی طرح سنی تھی اور وہ اس حدیث میں کچھ الفاظ کی زیادتی بھی نقل کرتے ہیں۔ (وہ اضافہ ان الفاظ کے ساتھ ہے) تو میں کہوں گا کہ یہ آدمی تو میرے ہیں۔ پھر مجھے جواب دیا جائے گا کہ آپ کو معلوم نہیں ہے کہ انہوں نے آپ کے (دنیا سے) چلے جانے کے بعد دین میں کیا نئی نئی باتیں نکالیں۔ تو میں کہوں گا کہ ہلاکت اور بربادی ہو ان لوگوں کے لیے جنہوں نے میرے (دنیا سے چلے جانے کے) بعد دین میں تبدیلی کی۔

تشریح الحدیث:

حدیث مبارک میں جن لوگوں کے متعلق خبر دی گئی ہے کہ وہ حوض کوثر پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانے سے روک دیے جائیں گے۔ ان کا مصداق محدثین کرام رحمہم اللہ نے منافقین، مرتدین اور اہل بدعت کو قرار دیا ہے۔ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض کوثر سے سیراب ہونے کے لیے انسان کو ایمان و عمل کی سلامتی کی کوشش میں رہنا چاہیے اور بدعات سے یکسر اجتناب کرنا چاہیے۔ ان تمام اعمال سے بچنا چاہیے جو ایمان کے خاتمے کا سبب ہوتے ہیں ورنہ قیامت کے دن نجات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض کوثر سے محروم ہو جائیں گے۔ اللہ تعالی ہم سب کی حفاظت فرمائے۔ آمین

3۔ میزان

حدیث نمبر 1:

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ حَبِيْبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ.

صحیح البخاری: رقم الحدیث 7563

كَلِمَتَانِ دو کلمے حَبِيْبَتَانِ پسندیدہ ہیں إِلَى الرَّحْمٰنِ اللہ تعالی کو خَفِيْفَتَانِ ہلکے ہیں اَللِّسَانِ زبان ثَقِيْلَتَانِ

وزنی فِي الْمِيْزَانِ ترازو میں سُبْحَانَ اللهِ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے وَبِحَمْدِهٖ اور تمام تعریفیں اسی کے لائق ہیں سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ پاک ہے اللہ تعالیٰ کی ذات عظمت والی ہے

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو کلمے ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو بہت ہی پسند ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں اور قیامت کے دن اعمال کے ترازو میں وزنی ہوں گے، وہ کلمات مبارکہ یہ ہیں: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ (اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لائق ہیں، پاک ہے اللہ تعالیٰ کی ذات جو عظمت والی ہے۔)

تشریح الحدیث:

اس حدیثِ مبارک سے میزان کا ثبوت ہوتا ہے اور اسی حدیث سے امام بخاری رحمہ اللہ نے ترازو کا اثبات کیا ہے جس میں اعمال کو تولا جائے گا۔ پھر اسی کے مطابق جنت و جہنم کا فیصلہ ہو گا۔ ترازو کو "میزان" کہتے ہیں۔ قیامت کے دن اعمال کا وزن کیا جانا یقینی ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ۣالْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

الاعراف:8

ترجمہ: قیامت کے دن اعمال کا وزن ہونا برحق ہے۔ جن کے ترازو کے پلڑے بھاری ہوں گے تو وہی لوگ کامیاب ہوں گے۔

فائدہ: قیامت کے دن اعمال کو صرف گنا نہیں جائے گا بلکہ تولا بھی جائے گا۔ اس لیے اعمال کے وزن کی بنیاد حسنِ نیت اور اِخلاص ہو گا۔ جس شخص کے اعمال حسنِ نیت سے معمور ہوں گے اس کا میزان بھی بھاری ہو گا اور جس شخص کے اعمال ریا اور عُجب کا شکار ہوں گے تو اس کا میزان ہلکا اور بے وزن ہو گا۔

4: حساب کتاب

حدیث نمبر 1:

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُحْشَرُ النَّاسُ فِيْ صَعِيْدٍ

وَاحِدٍ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَیُنَادِیْ مُنَادٍ فَیَقُوْلُ: أَیْنَ الَّذِیْنَ کَانَتْ تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ؟ فَیَقُوْمُوْنَ وَھُمْ قَلِیْلٌ فَیَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَیْرِ حِسَابٍ، ثُمَّ یُؤْمَرُ بِسَائِرِ النَّاسِ إِلَی الْحِسَابِ.

شعب الایمان: رقم الحدیث 2974

یُحْشَرُ جمع کیا جائے گا اَلنَّاسُ لوگوں کو فِيْ میں صَعِیْدٍ چٹیل میدان وَاحِدٍ ایک یَوْمَ الْقِیَامَةِ قیامت کے دن فَیُنَادِيْ پس پکارے گا مُنَادٍ پکارنے والا فَیَقُوْلُ پس وہ کہے گا أَیْنَ کہاں اَلَّذِیْنَ وہ لوگ کَانَتْ تَتَجَافٰی جدا رہتے تھے جُنُوْبُھُمْ ان کے پہلو عَنِ الْمَضَاجِعِ خوابگاہوں سے فَیَقُوْمُوْنَ پس وہ کھڑے ہوں گے وَ اور ھُمْ وہ سب قَلِیْلٌ تھوڑے فَیَدْخُلُوْنَ پس وہ داخل کر دیے جائیں گے اَلْجَنَّةَ جنّت بِغَیْرِ بغیر حِسَابٍ حساب ثُمَّ پھر یُؤْمَرُ حکم دیا جائے گا بِسَائِرِ تمام اَلنَّاسِ لوگ اِلَی الْحِسَابِ حساب کا

ترجمہ: حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب لوگ ایک وسیع اور ہموار میدان میں جمع کیے جائیں گے۔ پھر ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جن کے پہلو راتوں کو خواب گاہوں سے الگ رہتے تھے؟ تو اس آواز پر چند لوگ کھڑے ہو جائیں گے جن کی تعداد کم ہو گی۔ پھر وہ (اللہ تعالیٰ کے حکم سے) بغیر حساب کتاب کے جنت میں چلے جائیں گے۔ اس کے بعد باقی تمام لوگوں کے لیے حکم ہو گا تو وہ حساب کے لیے حاضر ہوں گے۔

تشریح الحدیث:

قیامت کے دن جب انسان اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہو گا تو اس کے تمام اعمال کا حساب ہو گا۔ جو چھوٹی سے چھوٹی نیکی اس نے دنیا میں سر انجام دی ہو گی یا چھوٹے سے چھوٹا گناہ جس کا ارتکاب کیا ہو گا اس کا حساب دینا بندے کے ذمہ ہو گا۔ قیامت کے دن یہ مرحلہ انتہائی مشکل ہو گا اور اسی کی بنیاد پر جنت اور جہنم میں داخلے کا فیصلہ ہو گا۔ بعض خوش نصیب ایسے بھی ہوں گے جو بغیر حساب وکتاب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ اس حدیث مبارک میں ان لوگوں کا تذکرہ ہے جو دنیا میں تہجد کا اہتمام کیا کرتے تھے کہ وہ بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل ہوں گے۔

حدیث نمبر 2:

عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یَقُوْلُ: وَعَدَنِيْ رَبِّيْ أَنْ

يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِيْنَ أَلْفًا، لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ، وَلَا عَذَابَ، مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُوْنَ أَلْفًا، وَثَلَاثُ حَثَيَاتٍ مِنْ حَثَيَاتِ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ.

سنن الترمذی: رقم الحدیث 2437

وَعَدَنِيْ مجھ سے وعدہ کیا ہے رَبِّيْ میرا رب أَنْ کہ يُدْخِلَ داخل کرے گا اَلْجَنَّةَ جنت مِنْ سے أُمَّتِيْ میری امت سَبْعِيْنَ أَلْفًا ستر ہزار لَا نہیں حِسَابَ حساب عَلَيْهِمْ ان پر وَ اور لَا نہیں عَذَابَ عذاب مَعَ كُلِّ سب / ہر أَلْفٍ ہزار سَبْعُوْنَ ستر أَلْفًا ہزار وَ اور ثَلَاثُ تین حَثَيَاتٍ حثیات مِنْ سے حَثَيَاتِ حثیے رَبِّيْ میرا رب

ترجمہ: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری اُمت میں سے ستر ہزار کو بغیر حساب اور بغیر عذاب کے جنت میں بھیجے گا اور ان میں سے ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہوں گے اور (ان کے علاوہ) میرے پروردگار کے حثیات میں سے تین حثیے بھی ہوں گے (یعنی یہ بھی بغیر حساب اور بغیر عذاب کے جنت میں بھیجے جائیں گے۔)

تشریح الحدیث:

اس حدیث میں لفظ آیا ہے "حَثْيَةٌ" جس کا معنی ہے "لپ بھر کے دینا" یعنی جب دونوں ہاتھ بھر کر کسی کو کوئی چیز دی جائے تو عربی میں اُس کو "حَثْيَةٌ" کہتے ہیں، جسے اردو میں "لپ بھر کے دینا" کہتے ہیں۔ تو حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے ستر ہزار کو بغیر حساب وکتاب کے جنت میں داخل کرے گا اور پھر ان میں سے ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہوں گے جو بغیر حساب وکتاب جنت میں جائیں گے۔ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ اپنی خاص شانِ رحمت سے اس امت کی بہت بڑی تعداد کو مزید تین دفعہ جنت میں بھیجے گا اور یہ سب وہ لوگ ہوں گے جو بغیر حساب وکتاب کے جنت میں داخل ہوں گے۔

حدیث نمبر 3:

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ الْمَازِنِيِّ، قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، آخِذٌ بِيَدِهِ إِذْ عَرَضَ رَجُلٌ، فَقَالَ: كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي النَّجْوٰى، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ، فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَيَسْتُرُهُ، فَيَقُوْلُ: أَتَعْرِفُ

ذَنْبَ كَذَا؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ أَيْ رَبِّ، حَتّٰى إِذَا قَرَّرَهُ بِذُنُوبِهِ، وَرَأَى فِي نَفْسِهِ أَنَّهُ هَلَكَ، قَالَ: سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا، وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ، فَيُعْطَى كِتَابَ حَسَنَاتِهِ، وَأَمَّا الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُونَ، فَيَقُولُ الأَشْهَادُ: ﴿هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ أَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِينَ﴾.

صحیح البخاری: رقم الحدیث 2441

بَيْنَمَا اسی دوران أَنَا میں أَمْشِي چل رہا تھا مَعَ ساتھ آخِذٌ بِيَدِهِ اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے إِذْ عَرَضَ وہ سامنے آیا رَجُلٌ آدمی النَّجْوٰى سرگوشی إِنَّ بے شک اَللّٰهَ اللہ يُدْنِيْ قریب کرے گا اَلْمُؤْمِنَ ایمان والا فَيَضَعُ پھر رکھے گا عَلَيْهِ اس پر كَنَفَهُ اس کی حفاظت وَ اور يَسْتُرُهُ اس کو چھپالے گا فَيَقُوْلُ پھر کہے گا أَتَعْرِفُ کیا تو پہچانتا ہے ذَنْبَ گناہ كَذَا اس طرح/فلاں فَيَقُوْلُ پس وہ کہے گا نَعَمْ ہاں أَيْ اے رَبِّ میرے رب حَتّٰى یہاں تک إِذَا جب قَرَّرَهُ اس نے اس کو اقرار کرالیا بِذُنُوْبِهِ اس کے گناہوں کا وَ اور رَأَى اس نے دیکھا فِيْ میں نَفْسِهِ اپنا دل أَنَّهُ بلاشبہ وہ هَلَكَ مارا گیا قَالَ اس نے کہا سَتَرْتُهَا میں نے اس کو چھپالیا عَلَيْكَ تجھ پر فِي میں اَلدُّنْيَا دنیا وَ اور أَنَا میں أَغْفِرُهَا میں اس کو بخشتا ہوں لَكَ تیرے لیے اَلْيَوْمَ آج کا دن فَيُعْطٰى پس دیا جائے گا كِتَابَ کتاب/نامہ اعمال حَسَنَاتِهِ اس کی اچھائیاں وَ اور أَمَّا رہی بات/بہرحال اَلْكَافِرُ کافر وَ اور اَلْمُنَافِقُوْنَ منافق کی جمع، جس کا باطن کچھ اور ظاہر کچھ ہو فَيَقُوْلُ پس کہے گا اَلْأَشْهَادُ گواہ هٰؤُلَآءِ یہ لوگ الَّذِيْنَ وہ ہیں جو كَذَبُوْا انہوں نے جھوٹ بولا عَلٰى پر رَبِّهِمْ ان کا رب أَلَا آگاہ رہو/خبردار لَعْنَةُ لعنت/رحمت سے دور ہونا اَللّٰهِ اللہ عَلٰى پر اَلظَّالِمِيْنَ ظلم کرنے والے

ترجمہ: حضرت صفوان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ چلا جارہا تھا اس طور پر کہ میں نے ان کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ اسی دوران ایک شخص سامنے آیا اور اس نے پوچھا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشی کے بارے میں (جو قیامت کو اللہ اور بندے کے درمیان ہوگی) کیا سنا ہے؟ تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایک مومن بندے کو (اپنی رحمت سے) قریب کرے گا اور اس کی حفاظت فرماکر اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ پھر اس سے پوچھے گا کہ کیا تجھے یاد ہے کہ تو نے یہ یہ گناہ کیے تھے؟ وہ عرض کرے گا ہاں! اے

پروردگار! مجھے یاد ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے سارے گناہوں کا اس سے اقرار کرا لے گا اور وہ شخص اپنے دل میں خیال کرے گا کہ میں تو مارا گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے دنیا میں تیرے ان گناہوں کو چھپایا تھا اور آج میں ان کو بخشتا ہوں۔ پھر اس کا نیکیوں والا اعمال نامہ اس کے حوالے کر دیا جائے گا۔ لیکن اہلِ کفر اور منافقین کا معاملہ یہ ہو گا کہ ان کے متعلق بر سر عام پکارا جائے گا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے اللہ پر جھوٹی جھوٹی باتیں باندھیں، سن لو اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے ایسے ظالموں پر۔

تشریح الحدیث:

اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی معاف کرنے والی اور رحم کرنے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اس صفت کا اظہار دنیا میں بھی ہوتا ہے اور بطور خاص قیامت کے دن ہو گا کہ جب انسان اپنے گناہوں کا خود اقرار کر رہا ہو گا اور اس پر گواہ بھی ہوں گے لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ گناہوں کو معاف فرما دیں گے اور نیکیوں سے بھرا نامہ اعمال اس کے حوالے کر دیا جائے گا البتہ کفار اور منافقین کے ساتھ یہ معاملہ نہیں ہو گا۔ اس لیے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی پر جھوٹ باندھا تھا یعنی اللہ تعالی کی ذات کے بارے میں غلط عقائد و نظریات اپنائے تھے۔

5۔ شفاعت

حدیث نمبر 1:

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَاسْتَظْهَرَهُ فَأَحَلَّ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ أَدْخَلَهُ اللهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهُ فِيْ عَشَرَةٍ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ".

سنن الترمذی: رقم الحدیث 2905

مَنْ جو شخص قَرَأَ اس نے پڑھا اَلْقُرْآنَ قرآن وَاسْتَظْهَرَهُ اس کو حفظ کیا فَأَحَلَّ حَلَالَهُ اس کے حلال کو حلال جانا وَحَرَّمَ حَرَامَهُ اس کے حرام کو حرام جانا أَدْخَلَهُ اللهُ بِهِ اللہ اسے داخل کریں گے اَلْجَنَّةَ جنت وَشَفَّعَهُ سفارش قبول کریں گے فِيْ میں عَشَرَةٍ دس مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ اس کے گھرانے میں كُلُّهُمْ تمام کے تمام قَدْ وَجَبَتْ لَهُ واجب

ہو چکی ہو گی ان کے لیے اَلنَّارُ جہنم

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے قرآن مجید کو پڑھا اور اس کو حفظ کیا، اس کے حلال کو حلال جانا اور اس کے حرام کو حرام جانا تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں داخل فرما دیں گے اور اس کے گھرانے میں سے ایسے دس آدمیوں کے بارے میں اس (حافظ قرآن) کی سفارش کو قبول فرمائیں گے جن کے لیے جہنم واجب ہو چکی ہو گی۔

حدیث نمبر 2:

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ: اَلْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ.

سنن ابن ماجۃ: رقم الحدیث 4313

يَشْفَعُ شفاعت کریں گے يَوْمَ الْقِيَامَةِ قیامت کے دن ثَلَاثَةٌ تین (گروہ) اَلْأَنْبِيَاءُ انبیاء کرام علیہم السلام ثُمَّ پھر اَلْعُلَمَاءُ علماء کرام ثُمَّ پھر اَلشُّهَدَاءُ شہداء کرام

ترجمہ: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن تین گروہ شفاعت کریں گے؛ انبیاء، علماء اور پھر شہداء۔

تشریح الحدیث:

جس طرح قیامت کے دن حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اپنی اپنی امتوں کی شفاعت کریں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی امت کے گناہگاروں اور مرتکبین کبیرہ کی شفاعت کریں گے اسی طرح علماء، شہداء، حفاظ قرآن اور نابالغ بچے بھی قیامت کے دن شفاعت کریں گے۔ مذکورہ بالا دونوں روایتوں سے شفاعت کا ثبوت ہوتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ

6۔ پل صراط

حدیث نمبر 1:

عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَمٰى مُؤْمِنًا مِنْ مُّنَافِقٍ أُرَاهُ قَالَ: بَعَثَ اللهُ مَلَكًا يَحْمِي لَحْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ نَّارِ جَهَنَّمَ، وَمَنْ رَمٰى مُسْلِمًا بِشَيْءٍ يُّرِيدُ شَيْنَهُ بِهِ حَبَسَهُ اللهُ عَلٰى جِسْرِ جَهَنَّمَ، حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ.

سنن ابی داؤد: رقم الحدیث 4883

مَنْ جس نے حَمٰى بچایا مُؤْمِنًا مومن کو مِنْ سے مُّنَافِقٍ منافق أُرَاهُ میرا خیال ہے قَالَ کہا بَعَثَ اللهُ اللہ تعالیٰ بھیجے گا مَلَكًا ایک فرشتہ يَحْمِي بچائے گا لَحْمَهُ اس کا گوشت يَوْمَ دن الْقِيَامَةِ قیامت مِنْ سے نَّارِ آگ جَهَنَّمَ دوزخ وَمَنْ اور وہ شخص رَمٰى تہمت لگائی مُسْلِمًا مسلمان پر بِشَيْءٍ کسی چیز کی يُّرِيدُ وہ ارادہ کرتا ہے شَيْنَهُ اس پر عیب لگانے کا حَبَسَهُ اسے روک دے گا اللهُ اللہ تعالیٰ عَلٰى جِسْرِ پل پر جَهَنَّمَ جہنم حَتّٰى یہاں تک يَخْرُجَ وہ نکل جائے مِمَّا قَالَ جو اس نے کہا

ترجمہ: حضرت سہل اپنے والد حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے کسی مومن کا کسی منافق سے بچاؤ کیا، راوی کہتا ہے میرا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایک فرشتہ بھیجے گا جو اس کے گوشت کو جہنم کی آگ سے بچائے گا اور جس نے کسی مسلمان پر کوئی تہمت لگا کر اسے داغدار کرنا چاہا تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کے پل پر روکے رکھے گا، یہاں تک کہ اس کی لگائی ہوئی تہمت کی سزا پوری ہو جائے۔

تشریح الحدیث:

اس حدیثِ مبارک میں جہاں پُل صِراط کا ثبوت ملتا ہے وہاں سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ کسی مسلمان کی عزت و آبرو کی حفاظت کرنا کتنا بڑا ثواب ہے اور اس کی آبروریزی کرنا بہت بڑے گناہ کا باعث ہے۔ اس لیے کبھی بھی کسی مسلمان پر تہمت نہیں لگانی چاہیے۔

اَلتَّمْرِیْنُ الرَّابِعُ

خالی جگہ پر کریں:

1۔ حوض کوثر کی مسافت عَدَن سے...........تک ہے۔

2۔ حوض کوثر کا پانی دودھ سے زیادہ...........اور شہد سے زیادہ...........ہے۔

3۔ حضرت سہل جہنی رضی اللہ عنہ کے والد کا نام...........ہے۔

4۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ میں قیامت کے دن اولادِ آدم کا...........ہوں گا۔

5۔ شفاعت؛ نبوت کا اعزاز اور امت کے لیے...........کا وسیلہ ہے۔

6۔ آخرت میں ہر نبی کا...........ہو گا۔

7۔ حوض کوثر کے گلاس گنتی میں...........کی طرح بے شمار ہیں۔

8۔ حوض کوثر کے پانی کی صفت یہ ہے کہ جو اس میں سے ایک دفعہ پی لے گا اسے کبھی...........کی تکلیف نہیں ہو گی۔

9۔ حوض کوثر پر سب لوگوں سے پہلے میرے پاس پہنچنے والے...........ہوں گے۔

10۔ انبیاء، علماء، شہداء اور...........قیامت کے دن شفاعت کریں گے۔

درست جواب کی نشاندہی کریں:

1۔ حوضِ کوثر پر سب سے پہلے پہنچنے والے ہوں گے:

فقراء مہاجرین　　مالدار مہاجرین　　مالدار انصار

2۔ اَکْوَابٌ کا معنی ہے:

پیالہ　　بوتل　　پلیٹ

3۔ الدُّنُسُ کا معنی ہے:

صاف ستھرے　　میلے کچیلے　　پریشان

4۔ كَلِمَتَانِ حَبِيْبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ اس حدیث سے ترازو کا اثبات کیا ہے:

امام بخاری نے امام مسلم نے امام ترمذی نے

5۔ شَوْكٍ کا معنی ہے:

پہاڑ کانٹے ریت

6۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے حوض کی مسافت ہے:

ایک ہفتہ ایک مہینہ ایک سال

7۔ حوضِ کوثر کے کُوزے ہیں:

آسمان کے تاروں کی طرح ریت کے ذرات کی طرح پہاڑوں کی طرح

8۔ جِسْر کا معنی ہے:

پہاڑ پل سمندر

مختصر جواب لکھیں:

1۔ شفاعت کے ثبوت پر حدیث مبارک سے دلیل لکھیں۔

2۔ حوضِ کوثر کی کیفیت لکھیں۔

3۔ قیامت کے دن حافظ قرآن کتنے آدمیوں کی شفاعت کرے گا؟

4۔ قیامت کے دن لوگ تین گروہوں میں اٹھائے جائیں گے، ان تین گروہوں کی تفصیل لکھیں۔

5۔ کون سے دو کلمات ہیں جو قیامت کے دن میزان میں باوزن ہوں گے؟

6۔ مِنْ عَدَنٍ إِلَى عَمَّانَ الْبَلْقَاءِ عدن سے لے کر عمان تک اس حدیث کا مفہوم بیان کریں۔

7۔ وزنِ اعمال کے ثبوت پر حدیث مبارک لکھیں۔

8۔ پُل صراط کے ثبوت پر حدیث مبارک لکھیں۔

9۔ وَلَا يُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ (ان کے لیے بند دروازے نہیں کھولے جاتے) اس حدیث کا مفہوم بیان کریں۔

10۔ حدیث میں ہے کہ لوگ منہ کے بل چلیں گے اس کی وضاحت کریں۔

پانچواں باب: احوالِ جنت

اس باب میں آپ درج ذیل عنوانات کے متعلق احادیث پڑھیں گے!

1: جنت پیدا کی جاچکی ہے

2: جنت میں بغیر حساب جانے والے افراد

3: جنت کی خاص نعمتیں

4: جنت کی وسعت

5: رویتِ باری تعالیٰ

اس باب میں آپ سیکھیں گے!!!

1: احادیث کا لفظی ترجمہ!

2: احادیث کا بامحاورہ ترجمہ!

3: تشریح الحدیث!

4: ضروری فوائد!

5: مشقی سوالات!

1۔ جنت پیدا کی جاچکی ہے

حدیث:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَمَّا خَلَقَ اللهُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ أَرْسَلَ جِبْرِيْلَ إِلَى الْجَنَّةِ فَقَالَ: اُنْظُرْ إِلَيْهَا وَإِلَى مَا أَعْدَدْتُّ لِأَهْلِهَا فِيْهَا قَالَ: فَجَاءَهَا فَنَظَرَ إِلَيْهَا وَإِلَى مَا أَعَدَّ اللهُ لِأَهْلِهَا فِيْهَا قَالَ: فَرَجَعَ إِلَيْهِ قَالَ: فَوَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا فَأَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَقَالَ: اِرْجِعْ إِلَيْهَا فَانْظُرْ إِلَيْهَا وَإِلَى مَا أَعْدَدْتُّ لِأَهْلِهَا فِيْهَا قَالَ: فَرَجَعَ إِلَيْهَا فَإِذَا هِيَ قَدْ حُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ فَوَعِزَّتِكَ لَقَدْ خِفْتُ أَنْ لَّا يَدْخُلَهَا أَحَدٌ قَالَ: اِذْهَبْ إِلَى النَّارِ فَانْظُرْ إِلَيْهَا وَإِلَى مَا أَعْدَدْتُّ لِأَهْلِهَا فِيْهَا فَإِذَا هِيَ يَرْكَبُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ: فَوَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ فَيَدْخُلَهَا فَأَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ فَقَالَ: اِرْجِعْ إِلَيْهَا فَرَجَعَ إِلَيْهَا فَقَالَ: فَوَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ أَنْ لَا يَنْجُوَ مِنْهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا.

سنن الترمذی: رقم الحدیث 2560

قَالَ اس نے کہا لَمَّا جب خَلَقَ اللهُ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اَلْجَنَّةَ وَالنَّارَ جنت اور جہنم أَرْسَلَ بھیجا جِبْرِيْلَ حضرت جبرائیل إِلَى الْجَنَّةِ جنت کی طرف فَقَالَ فرمایا اُنْظُرْ دیکھو إِلَيْهَا اس کی طرف مَا جو کہ أَعْدَدْتُّ میں نے تیار کیا لِأَهْلِهَا اس میں رہنے والوں کے لیے فَجَاءَهَا پس وہ آیا اس کے پاس وَ اور نَظَرَ اس نے دیکھا إِلَيْهَا اس کی طرف مَا جو أَعَدَّ اللهُ اللہ تعالیٰ نے تیار کیا لِأَهْلِهَا اس کے رہنے والوں کے لیے فَرَجَعَ وہ واپس گئے إِلَيْهِ اللہ تعالیٰ کے پاس فَوَعِزَّتِكَ آپ کی عزت کی قسم لَا يَسْمَعُ نہیں سنے گا بِهَا اس کو أَحَدٌ کوئی ایک إِلَّا مگر دَخَلَهَا اس میں داخل ہو گا فَأَمَرَ پس اس نے حکم دیا فَحُفَّتْ چھپا دیا گیا بِالْمَكَارِهِ تکلیف دہ چیزوں سے فَقَالَ فرمایا اِرْجِعْ لوٹ جاؤ إِلَيْهَا اس کی طرف فَانْظُرْ دیکھو إِلَى مَا أَعْدَدْتُّ جو میں نے تیار کی ہے لِأَهْلِهَا اس کے رہنے والوں کے لیے فَرَجَعَ لوٹ گئے إِلَيْهَا اس جنت کی طرف هِيَ قَدْ حُفَّتْ پس وہ چھپادی گئی تھی بِالْمَكَارِهِ ناپسندیدہ چیزوں سے فَرَجَعَ پس وہ لوٹے إِلَيْهِ اس کی طرف فَوَعِزَّتِكَ آپ کی عزت کی قسم لَقَدْ خِفْتُ مجھے اندیشہ ہے أَنْ یہ کہ لَّا يَدْخُلَهَا اس میں داخل نہیں ہو گا أَحَدٌ کوئی ایک قَالَ فرمایا اِذْهَبْ جاؤ إِلَى النَّارِ جہنم کی طرف فَانْظُرْ دیکھو إِلَيْهَا اس کی

طرف وَ اورإِلَى اس چیز کو مَا أَعْدَدْتُّ جو میں نے تیار کی ہے لِأَهْلِهَا اس کے رہنے والوں گے لیے يَرْكَبُ سوار ہو رہا تھا بَعْضُهَا بَعْضًا بعض حصہ بعض پر فَرَجَعَ إِلَيْهِ پس وہ لوٹے لَا يَسْمَعُ نہیں سنے گا بِهَا اس کے بارے میں أَحَدٌ کوئی ایک فَيَدْخُلُهَا پس وہ اس میں داخل ہو گا فَأَمَرَ پس حکم دیا فَحُفَّتْ پس چھپا دیا گیا ہے اس کو بِالشَّهَوَاتِ شہوات کے ساتھ اِرْجِعْ إِلَيْهَا اس کی طرف دوبارہ جاؤ فَرَجَعَ وہ لوٹے إِلَيْهَا اس کی طرف لَقَدْ تحقیق خَشِيْتُ میں ڈرتا ہوں أَنْ یہ کہ لَا يَنْجُوَ نجات نہیں پائے گا مِنْهَا اس سے أَحَدٌ کوئی ایک إِلَّا دَخَلَهَا مگر اس میں داخل ہو گا

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے جنت اور جہنم کو پیدا فرمایا تو جبرئیل علیہ السلام کو جنت کی طرف بھیجا اور فرمایا: جنت اور اس میں اہلِ جنت کے لیے جو کچھ نعمتیں ہم نے تیار کر رکھی ہیں، انہیں جا کر دیکھو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ (جبرئیل علیہ السلام) آئے اور جنت کو اور اہلِ جنت کے لیے اللہ تعالیٰ کی تیار کردہ (نعمتوں) کو دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر وہ (جبرئیل علیہ السلام) اللہ تعالیٰ کے پاس واپس گئے اور عرض کیا: آپ کی عزت کی قسم! جو بھی ان (نعمتوں) کے بارے میں سن لے گا وہ ضرور اس جنت میں داخل ہو گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تو اسے (جنت کو) ناپسندیدہ اور تکلیف دہ چیزوں سے ڈھانپ دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے (جبرئیل علیہ السلام کو) فرمایا: اس کی طرف دوبارہ جاؤ اور اس میں جنتیوں کے لیے جو کچھ ہم نے جو تیار کر رکھا ہے اسے دیکھو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبریل علیہ السلام جنت کی طرف دوبارہ گئے تو وہ ناپسندیدہ اور تکلیف دہ چیزوں سے ڈھانپی ہوئی تھی۔ چنانچہ وہ اللہ تعالیٰ کے پاس لوٹ کر آئے اور عرض کیا: مجھے اندیشہ ہے کہ اس میں کوئی داخل ہی نہیں ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جہنم کی طرف جاؤ اور جہنم اور اہلِ جہنم کے لیے جو کچھ عذاب میں نے تیار کر رکھے ہیں وہ جا کر دیکھو۔ انہوں نے دیکھا کہ جہنم کا ایک حصہ دوسرے پر چڑھ رہا ہے۔ وہ (جبرئیل علیہ السلام) اللہ تعالیٰ کے پاس آئے اور عرض کیا: آپ کی عزت کی قسم! اس (جہنم کے عذاب) کے بارے میں جو بھی سن لے گا اس میں داخل نہیں ہو گا (ایسے اعمال سے بچے گا جو داخلے کا سبب بن سکتے ہیں)۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تو جہنم کو شہوات سے ڈھانپ دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس کی طرف دوبارہ جاؤ۔ وہ (جبرئیل علیہ السلام) اس کی طرف دوبارہ گئے اور عرض کیا: آپ کی عزت کی قسم! مجھے ڈر ہے کہ تمام

لوگ اس میں داخل ہوں گے کوئی بھی اس سے نجات نہیں پا سکے گا (یعنی ایسی شہوات ہیں جنہیں اپنا کر لوگ جہنم کے مستحق ہوں گے)۔

تشریح الحدیث:

اھل السنۃ والجماعۃ کا نظریہ ہے کہ جنت پیدا کی جاچکی ہے، پیدائش کے بعد فنا نہیں ہو گی بلکہ ہمیشہ ہمیشہ رہے گی۔ اس پر دیگر قرآن کریم اور احادیث کے دلائل کے ساتھ ساتھ مذکورہ حدیث بھی دلیل ہے جس میں اس بات کی صراحت ہے کہ جنت کو پیدا کیا جاچکا ہے جبکہ بعض لوگوں جیسے معتزلہ وغیرہ کا نظریہ ہے کہ جنت ابھی تک پیدا نہیں ہوئی بلکہ قیامت کے دن اسے پیدا کیا جائے گا۔ درحقیقت ان لوگوں کا یہ نظریہ قرآن کریم اور احادیثِ مبارکہ کے خلاف ہے۔

2۔ جنت میں بغیر حساب وکتاب جانے والے لوگ

حدیث نمبر 1:

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُحْشَرُ النَّاسُ فِي صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُنَادِي مُنَادٍ فَيَقُوْلُ: أَيْنَ الَّذِيْنَ كَانَتْ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ فَيَقُوْمُوْنَ وَهُمْ قَلِيْلٌ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ. ثُمَّ يُؤْمَرُ بِسَائِرِ النَّاسِ بِالْحِسَابِ.

شعب الایمان: رقم الحدیث 3244

يُحْشَرُ جمع کیے جائیں گے اَلنَّاسُ لوگ فِي میں صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ ایک میدان يَوْمَ الْقِيَامَةِ قیامت کے دن فَيُنَادِيْ آواز دے گا مُنَادٍ پکارنے والا فَيَقُوْلُ وہ کہے گا أَيْنَ کہاں الَّذِيْنَ وہ بندے كَانَتْ تَتَجَافٰى جدا رہتے تھے جُنُوْبُهُمْ ان کے پہلو عَنِ الْمَضَاجِعِ بستروں سے يَقُوْمُوْنَ وہ کھڑے ہوں گے وَهُمْ قَلِيْلٌ اور وہ تھوڑے ہوں گے يَدْخُلُوْنَ داخل کیے جائیں گے اَلْجَنَّةَ جنت میں بِغَيْرِ حِسَابٍ بغیر حساب کے ثُمَّ پھر يُؤْمَرُ حکم دیا جائے گا بِسَائِرِ النَّاسِ تمام لوگوں کو بِالْحِسَابِ حساب کا

ترجمہ: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے

دن سب لوگ ایک وسیع اور ہموار میدان میں جمع کیے جائیں گے، پھر اللہ کا منادی پکارے گا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جن کے پہلو راتوں کو بستروں سے الگ رہتے تھے جو راتوں کو تہجد پڑھتے تھے پس وہ اس پکار پر کھڑے ہو جائیں گے، اور ان کی تعداد تھوڑی ہو گی، پھر وہ اللہ کے حکم سے بغیر حساب کتاب کے جنت میں چلے جائیں گے۔ اس کے بعد باقی تمام لوگوں کے لیے حکم ہو گا کہ وہ حساب کے لیے حاضر ہوں۔

تشریح الحدیث:

کتب احادیث میں بعض ایسے اعمال کا ذکر کیا گیا ہے جن کے کرنے والے قیامت کے دن بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ ان اعمال میں سے ایک اہم عمل تہجد کی نماز کا اہتمام بھی ہے کہ جو لوگ تہجد کا اہتمام کرنے والے ہوں گے قیامت کے دن اللہ تعالی اپنے فضل و کرم سے ان کو بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل فرما دے گا۔ اللہ تعالی ہمیں تہجد کا اہتمام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

حدیث نمبر2:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَمُرُّ بِالنَّبِيِّ وَالنَّبِيَّيْنِ وَمَعَهُمُ الْقَوْمُ وَالنَّبِيِّ وَالنَّبِيَّيْنِ وَمَعَهُمُ الرَّهْطُ وَالنَّبِيِّ وَالنَّبِيَّيْنِ وَلَيْسَ مَعَهُمْ أَحَدٌ حَتّٰى مَرَّ بِسَوَادٍ عَظِيمٍ فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا قِيلَ مُوسٰى وَقَوْمُهُ وَلٰكِنِ ارْفَعْ رَأْسَكَ فَانْظُرْ قَالَ: فَإِذَاهُوَ سَوَادٌ عَظِيمٌ قَدْ سَدَّ الْأُفُقَ مِنْ ذَا الْجَانِبِ وَمِنْ ذَا الْجَانِبِ۔ فَقِيلَ: هٰؤُلَآءِ أُمَّتُكَ وَسِوٰى هٰؤُلَآءِ مِنْ أُمَّتِكَ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ فَدَخَلَ وَلَمْ يَسْأَلُوهُ وَلَمْ يُفَسِّرْ لَهُمْ فَقَالُوا: نَحْنُ هُمْ وَقَالَ قَائِلُونَ هُمْ أَبْنَاءُ الَّذِينَ وُلِدُوا عَلَى الْفِطْرَةِ وَالْإِسْلَامِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هُمُ الَّذِينَ لَا يَكْتَوُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ: أَنَا مِنْهُمْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: نَعَمْ! ثُمَّ جَاءَهُ آخَرُ فَقَالَ: أَنَا مِنْهُمْ؟ فَقَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ.

سنن الترمذی: رقم الحدیث 2446

جَعَلَ يَمُرُّ گزر ہوا بِالنَّبِيِّ ایک نبی کے پاس وَالنَّبِيَّيْنِ اور کئی نبیوں کے پاس سے وَمَعَهُمُ اور ان کے ساتھ الْقَوْمُ ان کی قوم تھی اَلرَّهْطُ جماعت وَلَيْسَ اور نہیں تھا مَعَهُمْ ان کے ساتھ أَحَدٌ کوئی ایک حَتّٰى یہاں تک

کہ مَرَّ گزرے بِسَوَادٍ عَظِيْمٍ بہت بڑی جماعت پر فَقُلْتُ تو میں نے پوچھا مَنْ هٰذَا یہ کون ہیں؟ قِيْلَ کہا گیا مُوْسٰى حضرت موسیٰ علیہ السلام قَوْمُهٗ ان کی قوم وَلٰكِنِ اور لیکن اِرْفَعْ رَأْسَكَ آپ اپنے سر کو بلند کریں فَانْظُرْ پس دیکھیے فَإِذَا پس اس وقت هُوَ وہ سَوَادٌ عَظِيْمٌ بہت بڑی جماعت قَدْ تحقیق سَدَّ گھیر رکھا تھا اَلْأُفُقَ کناروں کو مِنْ ذَا الْجَانِبِ ایک جانب سے وَمِنْ ذَا الْجَانِبِ دوسری جانب سے فَقِيْلَ پس کہا گیا هٰؤُلَآءِ یہ أُمَّتُكَ یہ آپ کی امت ہے وَسِوٰى هٰؤُلَآءِ اور ان کے علاوہ مِنْ أُمَّتِكَ آپ کی امت میں سے سَبْعُوْنَ أَلْفًا ستر ہزار يَدْخُلُوْنَ داخل ہوں گے اَلْجَنَّةَ جنت بِغَيْرِ حِسَابٍ بغیر حساب کے فَدَخَلَ پس داخل ہو گئے وَ اور لَمْ يَسْأَلُوْهُ وہ سوال نہیں کر سکے اس کے بارے میں وَ اور لَمْ يُفَسِّرْ نہ پوچھ سکے لَهُمْ اس کے بارے میں فَقَالُوْا بعض صحابہ نے کہا نَحْنُ ہم هُمْ وہ لوگ قَائِلُوْنَ کہنے والے هُمْ وہ أَبْنَاءُ اولاد ہیں اَلَّذِيْنَ وہ جو کہ وُلِدُوْا پیدا ہوئے عَلَى الْفِطْرَةِ فطرت اسلام پر فَخَرَجَ نکل آئے النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ فرمایا هُمُ الَّذِيْنَ یہ وہ لوگ ہوں گے لَا يَكْتَوُوْنَ جو نہ بدن پر داغ لگواتے ہیں وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ نہ جھاڑ پھونک کراتے ہیں وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ اور نہ بد شگونی لیتے ہیں وَعَلٰى رَبِّهِمْ اور اپنے رب پر يَتَوَكَّلُوْنَ توکل کرتے ہیں عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ فَقَالَ پوچھا أَنَا میں مِنْهُمْ انہی میں سے ہوں يَا رَسُوْلَ اللهِ اے اللہ کے رسول قَالَ فرمایا نَعَمْ جی ہاں ثُمَّ پھر جَاءَهُ آخَرُ دوسرا آیا قَالَ کہا أَنَا میں مِنْهُمْ انہی میں سے ہوں فَقَالَ فرمایا سَبَقَكَ تم پر سبقت حاصل کرلی بِهَا اس معاملے میں عُكَّاشَةُ عکاشہ نے

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم معراج کے لیے تشریف لے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایسے نبی یا انبیاء علیہم السلام پر ہوا کہ ان میں سے کسی نبی کے ساتھ ان کی پوری قوم تھی، آپ کا گزر ایسے نبی یا انبیاء علیہم السلام پر بھی ہوا کہ ان میں سے کسی نبی کے ساتھ صرف ایک جماعت تھی اور کسی کے ساتھ کوئی بھی نہ تھا، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک بڑے گروہ پر ہوا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ بتایا گیا: یہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم ہے۔ آپ اپنے سر کو بلند کیجیے اور دیکھیے: آپ فرماتے ہیں کہ اچانک میں نے ایک جم غفیر دیکھا جس نے آسمان کے کناروں کو اِس جانب سے اُس جانب تک گھیرا ہوا ہے۔ مجھے بتایا گیا کہ یہ آپ کی اُمّت ہے اور ان کے علاوہ آپ کی اُمّت میں ستر ہزار افراد اور بھی ہیں جو

جنت میں بغیر حساب کتاب کے داخل ہوں گے۔ پھر اس کے بعد (یہ بتانے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں) تشریف لے گئے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس (جنت میں بغیر حساب کتاب کے داخل ہونے والوں) کے متعلق نہیں پوچھا اور آپ نے بھی ان کے سامنے اس بات کی کوئی وضاحت نہیں فرمائی، ان میں سے بعض صحابہ کرام نے کہا: شاید وہ ہم ہوں گے اور بعض نے کہا: وہ فطرتِ اسلام پر پیدا ہونے والے لوگوں کے بچے ہیں۔ (صحابہ کرام اسی بارے میں آپس میں گفتگو کر ہی رہے تھے) کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے جو نہ (بدن کو) داغتے ہیں، نہ جھاڑ پھونک کرواتے ہیں اور نہ ہی بدشگونی لیتے ہیں، وہ صرف اپنے رب پر توکل واعتماد کرتے ہیں۔ اسی دوران حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا میں بھی انہی میں سے ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں (یعنی تم بھی ان میں شامل ہو) پھر ایک اور صحابی نے کھڑے ہو کر عرض کیا: کیا میں بھی انہی میں شامل ہوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس معاملے میں عکاشہ تم پر سبقت لے گیا ہے۔

تشریح الحدیث:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت میں سے بطور خاص چند اعمال کرنے والے ستر ہزار افراد جو جنت میں بغیر حساب کتاب کے داخل ہوں گے وہ یہ ہیں:

1: اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل کرنے والے

2: بدن کو نہ داغنے والے

3: بدفالی نہ کرنے والے

4: منتر سے بچنے والے

چونکہ حدیثِ بالا سے تعویذ، جھاڑ پھونک کی مذمت معلوم ہو رہی ہے تو اس حوالے سے یہ بات پیش نظر رہے کہ ہر تعویذ ناجائز اور قابلِ مذمت نہیں ہے بلکہ اس سے مراد ایسا تعویذ و جھاڑ پھونک ہے جو شرکیہ کلمات پر مشتمل ہو یا اس میں غیر اللہ سے مدد مانگی گئی ہو یا وہ تعویذ کسی ناپاک چیز مثلاً شراب یا پیشاب وغیرہ سے لکھا گیا ہو، وہ ناجائز ہے۔

3۔ جنت کی خاص نعمتوں کا تذکرہ

حدیث نمبر 1:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُنَادِي مُنَادٍ إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوتُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَصِحُّوا فَلَا تَسْقَمُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَشِبُّوا فَلَا تَهْرَمُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَنْعَمُوا فَلَا تَبْأَسُوا أَبَدًا فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى ﴿وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾

سنن الترمذی: رقم الحدیث 3246

قَالَ فرمایا يُنَادِيْ پکارے گا مُنَادٍ پکارنے والا إِنَّ بیشک لَكُمْ تمہارے لیے أَنْ تَحْيَوْا کہ تم زندہ رہو گے لَا تَمُوْتُوْا تمھیں موت نہیں آئے گی أَبَدًا ہمیشہ وَإِنَّ لَكُمْ اور بیشک تم أَنْ تَصِحُّوْا تم صحت مند رہو گے لَا تَسْقَمُوْا تم بیمار نہیں ہوگے أَبَدًا ہمیشہ وَإِنَّ لَكُمْ اور بیشک تم أَنْ تَشِبُّوْا تم جوان رہو گے لَا تَهْرَمُوْا تم بوڑھے نہیں ہوگے أَبَدًا ہمیشہ وَإِنَّ لَكُمْ اور بیشک تم أَنْ تَنْعَمُوْا خوش رہو گے لَا تَبْأَسُوْا محتاج نہیں ہوگے أَبَدًا کبھی بھی

ترجمہ: حضرت ابو سعید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اس وقت) اعلان کرنے والا اعلان کرے گا: اب تم ہمیشہ زندہ رہو گے تم پر بھی موت نہیں آئے گی، تم صحت مند رہو گے، کبھی بیمار نہ ہو گے، تم جوان رہو گے، کبھی بوڑھے نہ ہو گے، ہمیشہ خوش عیش رہو گے، کبھی محتاج نہ ہو گے، اللہ تعالیٰ کے فرمان وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ کا یہی مطلب ہے۔ (آیت کا ترجمہ یہ ہے:) اور یہ ہے وہ جنت جس کا تمہیں اپنے اعمال کے بدلے میں وارث بنادیا گیا ہے۔

تشریح الحدیث:

جس جگہ سکون ہی سکون ہو، دکھ نام کی کوئی چیز نہ ہو گی اسے جنت کہتے ہیں۔ جنت میں کسی تکلیف کا سامان نہ ہو گا، نہ وہاں بیماری ہو گی، نہ موت آئے گی، نہ بڑھاپا آئے گا، نہ کسی قسم کی کوئی تنگی اور پریشانی ہو گی اور جنتی بندے جب جنت میں پہنچیں گے تو شروع ہی سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں ہمیشہ کی یہ بشارتیں سنا کر ان کی خوشیوں میں مزید اضافہ کر دیا جائے گا۔

حدیث نمبر2:

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُوْنَ فِيْهَا وَيَشْرَبُوْنَ، وَلَا يَتْفِلُوْنَ وَلَا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ قَالُوْا: فَمَا بَالُ الطَّعَامِ؟ قَالَ: جُشَاءٌ وَرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ، يُلْهَمُوْنَ التَّسْبِيْحَ وَالتَّحْمِيْدَ، كَمَا يُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ.

صحیح مسلم: رقم الحدیث 7152

يَأْكُلُوْنَ وہ کھائیں گے وَ اور يَشْرَبُوْنَ وہ پییں گے وَ اور لَا يَتْفِلُوْنَ وہ نہیں تھوکیں گے لَا يَبُوْلُوْنَ وہ پیشاب نہیں کریں گے لَا يَتَغَوَّطُوْنَ وہ پاخانہ نہیں کریں گے وَ اور لَا يَمْتَخِطُوْنَ انہیں ناک کی ریزش نہیں آئے گی قَالُوْا انہوں نے کہا فَمَا بَالُ الطَّعَامِ کھانے کا کیا ہو گا؟ قَالَ فرمایا جُشَاءٌ ڈکار رَشْحٌ پسینہ كَرَشْحِ الْمِسْكِ مشک کی طرح يُلْهَمُوْنَ انہیں الہام ہو گا / جاری ہو گا اَلتَّسْبِيْحَ تسبیح وَ اور اَلتَّحْمِيْدَ پاکیزگی كَمَا جیسا کہ اَلنَّفَسَ سانس

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہلِ جنت جنت میں کھائیں گے اور پییں گے لیکن نہ تو انہیں تھوک آئے گا اور نہ ہی پیشاب پاخانہ ہو گا اور نہ ہی ان کی ناک سے ریزش آئے گی۔ بعض صحابہ کرام نے عرض کیا: تو کھانے کا کیا ہو گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ڈکار اور پسینہ مشک کے پسینہ کی طرح ہو کر نکل جائے گا اور جنتیوں کی زبانوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اللہ تعالیٰ کی حمد و تسبیح اس طرح جاری ہو گی جس طرح ان کا سانس جاری رہے گا۔

تشریح الحدیث:

اس حدیث مبارک میں بھی جنت کی نعمتوں کو بیان کیا گیا ہے کہ وہاں ہر طرح کی غذا میسر ہو گی اور جنت کی غذا کثیف مادہ سے پاک ایسی لطیف اور نورانی ہو گی کہ پیٹ میں اس کا کوئی فضلہ نہ بنے گا۔ اس غذا کے نکلنے کی دو صورتیں ہوں گی: کچھ پسینے کے شکل میں نکل جائے گا اور یہ پسینہ بھی دنیا جیسا نہیں ہو گا جس میں عموماً بدبو ہوتی ہے بلکہ اس پسینہ میں بھی مشک جیسی خوشبو ہو گی اور کچھ محض ایک خوشگوار ڈکار آنے سے معدہ خالی اور ہلکا ہو جائے گا۔ حدیث مبارک کے آخر میں فرمایا گیا ہے کہ اہل جنت کی زبانوں پر جنت میں اسی طرح اللہ کا ذکر جاری ہو گا جس طرح دنیا میں سانس جاری ہوتا ہے۔

3۔ جنت کی وسعت

حدیث نمبر 1:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَّسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ وَلَا يَقْطَعُهَا وَاقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ ﴿وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ﴾

سنن ابن ماجہ: رقم الحدیث 4335

إِنَّ بیشک فِي اَلْجَنَّةِ جنت میں شَجَرَةً درخت يَّسِيْرُ چلے گا اَلرَّاكِبُ سوار فِيْ ظِلِّهَا اس کے سایہ میں مِائَةَ سَنَةٍ سو سال تک لَا يَقْطَعُهَا اس کے سایہ کو ختم نہیں کر سکتا وَاقْرَءُوْا اور پڑھو إِنْ شِئْتُمْ اگر تم چاہو ظِلٍّ سائے مَّمْدُوْدٍ دور تک پھیلے ہوئے

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایک ایسا درخت ہے جس کے سائے میں ایک سوار سو سال تک چلتا رہے گا تب بھی (اس درخت کا) سایہ ختم نہیں ہو گا۔ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو:

وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ

تشریح الحدیث:

جنت میں دھوپ نہیں ہو گی لیکن درختوں کا وجود بھی ایک نعمت ہے جس سے منظر خوش گوار ہوتا ہے۔

جنت میں ایک درخت اتنا بڑا ہو گا اور اس کی شاخوں کا پھیلاؤ اس قدر زیادہ ہو گا کہ دنیا کے لحاظ سے ہزاروں میل پر محیط ہو گا۔ اس سے جنت کی وسعت کا بھی اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آیت مبارکہ پڑھی وہ آیت مع الترجمہ یوں ہے:

وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ

الواقعہ: 30

ترجمہ: اور دور تک پھیلے ہوئے سائے میں۔

4: اللہ تعالیٰ کی دائمی رضا

حدیث نمبر 1:

عَنْ أَبِي سَعِيدِ ِالْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ فَيَقُولُ هَلْ رَضِيتُمْ فَيَقُولُونَ مَا لَنَا لَا نَرْضَى وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ فَيَقُولُ أَنَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالُوا أَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ أَبَدًا.

سنن الترمذی: رقم الحدیث 2555

إِنَّ بیشک يَقُولُ وہ کہے گا لِأَهْلِ الْجَنَّةِ جنت والوں سے يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ اے جنت والو فَيَقُولُونَ وہ جواب دیں گے لَبَّيْكَ ہم حاضر ہیں رَبَّنَا اے ہمارے رب فَيَقُولُ اللہ تعالیٰ کہیں گے هَلْ رَضِيتُمْ کیا تم راضی ہو؟ فَيَقُولُونَ وہ کہیں گے مَا لَنَا کیوں نہیں لَا نَرْضَى ہم راضی نہ ہوں وَ اور قَدْ أَعْطَيْتَنَا حالانکہ آپ نے ہمیں وہ دیا مَا لَمْ تُعْطِ جو نہیں دیا گیا أَحَدًا کسی ایک کو مِّنْ خَلْقِكَ آپ کی مخلوق میں سے فَيَقُولُ فرمائیں گے أَنَا أُعْطِيكُمْ میں تمہیں دوں گا أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ اس سے بھی بہتر قَالُوا وہ کہیں گے أَيُّ شَيْءٍ کیا چیز ہو سکتی ہے؟ أَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ اس سے بہتر قَالَ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے أُحِلُّ میں عطا کروں گا عَلَيْكُمْ تمہیں رِضْوَانِي اپنی رضا لَا أَسْخَطُ ناراض نہیں ہوں گا عَلَيْكُمْ تم سے أَبَدًا ہمیشہ

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جنت والوں سے کہے گا: اے جنت والو! وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! ہم دل و جان سے حاضر ہیں۔ اللہ تعالیٰ پوچھے گا: کیا تم راضی ہو گئے؟ وہ کہیں گے: ہم کیسے راضی نہ ہوں کیونکہ آپ نے تو ہمیں ایسی عظیم نعمتوں سے نوازا ہے جو آپ نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں تمہیں اس سے بھی زیادہ بہتر چیز دوں گا؟ جنتی پوچھیں گے: اس سے بہتر کون سی چیز ہو سکتی ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تمہیں اپنی رضا (ہمیشہ کے لیے) عطا کروں گا اور تم سے کبھی بھی ناراض نہیں ہوں گا۔

تشریح الحدیث:

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے عظیم ترین نعمت اللہ تعالیٰ کی رضا ہے اور مومن کا مطمح نظر اور مقصود اصلی رضائے الٰہی کا حصول ہے۔ جب آدمی کو اللہ تعالیٰ کی رضا نصیب ہو جائے گی تو اس کے بعد کسی اور نعمت کی ضرورت نہیں ہوگی اور اس نعمت؛ رضائے الٰہی کا پروانہ صرف جنت ہی میں ملے گا۔ اللہ تعالی ہمیں یہ عظیم نعمت نصیب فرمائے۔ آمین۔

5: رؤیتِ باری تعالیٰ

حدیث نمبر 1:

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّكُمْ فَتَرَوْنَهٗ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَصَلَاةٍ قَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَأَ ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ﴾

سنن الترمذی: رقم الحدیث 2551

نَظَرَ اس نے دیکھا إِلَى چاند کی طرف لَيْلَةَ الْبَدْرِ چودھویں رات قَالَ اس نے کہا إِنَّكُمْ بیشک تم سَتُعْرَضُوْنَ پیش کیے جاؤ گے عَلٰى رَبِّكُمْ اپنے رب کے سامنے تَرَوْنَهٗ تم اس کو دیکھو گے كَمَا تَرَوْنَ جیسے تم دیکھ رہے ہو هٰذَا الْقَمَرَ اس چاند کو لَا تُضَامُوْنَ تمہیں دشواری نہ ہوگی فِيْ رُؤْيَتِهٖ اس کے دیکھنے میں فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ اگر تم طاقت رکھتے ہو أَنْ لَّا تُغْلَبُوْا یہ کہ تم مغلوب نہ ہو عَلٰى صَلَاةٍ نماز پر قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ سورج نکلنے سے پہلے وَ اور صَلَاةٍ نماز قَبْلَ غُرُوْبِهَا اس کے غروب ہونے سے پہلے فَافْعَلُوْا پس تم یہ کرو یعنی یہ نماز پڑھو

ترجمہ: حضرت جریر بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا: تم لوگ اپنے رب کے سامنے پیش کیے جاؤ گے اور اپنے رب کو اس طرح دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھ رہے ہو، اسے دیکھنے میں

کوئی دشواری نہیں ہو گی۔ لہٰذا اگر تمہیں قدرت ہو (کوئی عذرِ شرعی نہ ہو) تو تم سورج نکلنے سے پہلے کی نماز (نماز فجر) اور سورج غروب ہونے سے پہلے کی نماز (نماز عصر) کو ہرگز نہ چھوڑنا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی: فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ۔

آیت کا ترجمہ یہ ہے: سورج نکلنے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے اپنے رب کی تسبیح بیان کیجیے۔

حدیث نمبر 2:

عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ: أَمَا إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ.

صحیح البخاری: رقم الحدیث 573

إِذْ نَظَرَ جب اس نے دیکھا إِلَى الْقَمَرِ چاند کی طرف لَيْلَةَ الْبَدْرِ چودھویں رات کا چاند فَقَالَ پس فرمایا أَمَا إِنَّكُمْ بہر حال تم سَتَرَوْنَ عنقریب تم دیکھوگے رَبَّكُمْ تم اپنے رب کو كَمَا جیسے تَرَوْنَ دیکھ رہے ہو هٰذَا اس چاند کو لَا تُضَامُّوْنَ نہیں دشواری ہو گی فِيْ رُؤْيَتِهٖ اس کے دیکھنے میں

ترجمہ: حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، آپ علیہ السلام نے چودھویں رات کے چاند کو دیکھ کر فرمایا: تم اپنے رب کو ایسے دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھ رہے ہو، اس کے (نور و جمال) کو دیکھنے میں کوئی دشواری پیش نہ آئے گی۔

تشریح الحدیث:

اھل السنۃ والجماعۃ کا عقیدہ ہے کہ آخرت میں مؤمنین؛ اللہ تعالیٰ کے دیدار سے سرفراز ہوں گے۔ جنت میں ملنے والی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت دیدار باری تعالیٰ ہو گی، جنتیوں کو اللہ تعالیٰ کا یہ دیدار بغیر احاطے اور بغیر کیفیت کے ہو گا اس لیے کہ انسانی آنکھ اللہ تعالیٰ کا احاطہ کرنے سے قاصر ہے۔ ارشاد باری ہے:

﴿لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ﴾

الانعام: 103

ترجمہ: آنکھیں اللہ تعالیٰ کا احاطہ نہیں کر سکتیں۔

جنت میں ہونے والی اس رؤیت سے مراد رؤیت بصری ہے، جو آنکھوں سے ہو گی؛ رؤیت قلبی نہیں۔ لہٰذا اپنی رائے اور خواہش نفس کی بنیاد پر رؤیت کا خود ساختہ معنی بیان کرنا جو قرآن و سنت کی تصریحات کے خلاف ہو گمراہی کا سبب ہے۔ اس لیے دین وایمان کی سلامتی اسی میں ہے کہ انسان اپنی آراء کو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع کر دے۔

فائدہ:

اھلِ ایمان کو رؤیت باری تعالیٰ کی نعمت تو جنت میں ملے گی لیکن امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے یہ نعمت اسی زندگی میں عطا فرمائی ہے۔ اس پر تفصیلی دلائل دیکھنے کے لیے بندہ کی کتاب ''شرح الفقہ الاکبر'' ملاحظہ فرمائیں۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَ رَحْمَتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اَلتَّمرِیْنُ الْخَامِسُ

خالی جگہ پر کریں:

1۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے............افراد بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل ہوں گے۔

2۔ جس جگہ سکون ہی سکون ہو اسے............کہتے ہیں۔

3۔ جنت میں ایک درخت ہے۔ جس کے سائے میں ایک سوار............تک چلتا رہے گا تب بھی سایہ ختم نہیں ہو گا۔

4۔ جنتیوں کو اللہ تعالیٰ کا............بغیر احاطے اور بغیر کیفیت کے ہو گا۔

5۔ آیت ﴿لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ﴾ میں رؤیت سے مراد رؤیتِ............ہے۔

6۔ اپنی آراء اور خواہشات کی بنا پر خود ساختہ معنی بیان کرنا جو نصوص قرآن و سنت کے خلاف ہو؛............ہے۔

7۔ جنت کی ہر غذا............ہو گی۔

8۔ دین و ایمان کی سلامتی اس میں ہے کہ انسان اپنی آراء کو اللہ تعالیٰ اور............کے تابع کر دے۔

9۔ اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائیں گے کہ میں تم پر راضی ہوں اور تم سے کبھی ....نہیں ہوں گا۔

10۔ اہل جنت کو فرشتہ کہے گا: جنت میں تم ہمیشہ زندہ رہو گے کبھی............نہیں آئے گی۔

درست جواب کی نشاندہی کریں:

1۔ جُشَاءٌ کا معنی ہے:

تھوک　　ڈکار　　پسینہ

2۔ جنت کے درخت کے سائے میں ایک سوار چلتا رہے پھر بھی سایہ ختم نہ ہو:

70 سال　　90 سال　　100 سال

3۔ لَا تُضَامُّوْنَ کا معنی ہے:

دشواری نہیں ہو گی　　پریشانی ہو گی　　آسانی نہیں ہو گی

4۔ ظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ کا معنی ہے:

لمبی دیوار لمبے سائے لمبی عمر

5۔ لَیْلَةَ الْبَدْرِ سے مراد ہے:

چاند کی پہلی رات چاند کی چودھویں رات چاند کی آخری رات

6۔ جنتیوں کو اللہ تعالیٰ کا دیدار بغیر احاطے اور بغیر کیفیت کے ہوگا، یہ موقف ہے:

اھل السنۃ والجماعۃ کا معتزلہ کا روافض کا

7۔ ﴿لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ﴾ سے رؤیت مراد ہے:

رؤیت بصری رؤیتِ قلبی دونوں مراد ہیں

8۔ لَا أَسْخَطُ کا معنی ہے:

ناراض نہیں ہوں گا راضی نہیں ہوں گا دور نہیں ہوں گا

مختصر جواب لکھیں:

1۔ رؤیتِ باری تعالیٰ کے ثبوت پر حدیث مبارک سے دلیل لکھیں۔

2۔ جنت میں بغیر حساب و کتاب کے داخل ہونے والوں کی تعداد لکھیں۔

3۔ اہل جنت کو اللہ تعالیٰ کی دائمی رضا نصیب ہوگی، اس پر حدیث لکھیں۔

4۔ تہجد کی فضیلت پر حدیث مبارک لکھیں۔

5۔ جنت کی وسعت پر حدیث مبارک لکھیں۔

6۔ جنت کی چند نعمتیں لکھیں۔

7۔ وہ اعمال لکھیں جن کی وجہ سے آپ علیہ السلام کی اُمّت کے ستر ہزار افراد بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔

8۔ رؤیتِ باری تعالیٰ کے متعلق اھل السنۃ والجماعۃ کا موقف لکھیں۔

9۔ رؤیتِ باری تعالیٰ کی کیفیت لکھیں۔

10۔ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ کا مفہوم لکھیں۔

چھٹا باب: احوالِ جہنم

اس باب میں آپ درج ذیل عنوانات کے متعلق احادیث پڑھیں گے!

1: جہنم پیدا کی جاچکی ہے
2: جہنم کے مختلف عذاب
3: جہنم کی گہرائی
4: جہنم میں ہلکے ترین عذاب کی کیفیت
5: اہلِ جہنم کی غذا

اس باب میں آپ سیکھیں گے!!!

1: احادیث کا لفظی ترجمہ!
2: احادیث کا بامحاورہ ترجمہ!
3: تشریح الحدیث!
4: ضروری فوائد!
5: مشقی سوالات!

1: جہنم پیدا کی جاچکی ہے

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ سَمِعَ وَجْبَةً، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَدْرُوْنَ مَا هٰذَا؟" قَالَ: قُلْنَا: اَللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: "هٰذَا حَجَرٌ رُمِيَ بِهِ فِي النَّارِ مُنْذُ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا، فَهُوَ يَهْوِيْ فِي النَّارِ اَلْآنَ، حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى قَعْرِهَا."

صحیح مسلم: رقم الحدیث 2844

كُنَّا ہم تھے مَعَ ساتھ إِذْ سَمِعَ جب اس نے سنا وَجْبَةً زوردار آواز تَدْرُوْنَ تم جانتے ہو مَا هٰذَا؟ یہ کیا ہے قُلْنَا ہم نے کہا اَللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں هٰذَا یہ حَجَرٌ پتھر رُمِيَ بِهِ اسے پھینکا گیا تھا فِي النَّارِ آگ میں مُنْذُ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا ستر سال سے فَهُوَ پس وہ يَهْوِيْ گر رہا تھا فِي النَّارِ جہنم میں اَلْآنَ اب اِنْتَهٰى پہنچا ہے إِلٰى قَعْرِهَا جہنم کی تہہ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ایک زوردار آواز سنائی دی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ کس چیز کی آواز ہے؟ ہم نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی بہتر جانتے ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک پتھر کی آواز ہے جو ستر سال پہلے جہنم میں پھینکا گیا تھا اور وہ مسلسل دوزخ میں گر رہا تھا یہاں تک کہ وہ ابھی ابھی جہنم کی تہہ میں پہنچا ہے۔

تشریح الحدیث:

اھل السنۃ والجماعۃ کا نظریہ ہے کہ جہنم پیدا کی جاچکی ہے، پیدائش کے بعد فنا نہیں ہو گی بلکہ ہمیشہ ہمیشہ رہے گی۔ حدیثِ بالا میں مذکور یہ الفاظ "یہ ایک پتھر کی آواز ہے جو ستر سال پہلے جہنم میں پھینکا گیا تھا اور وہ مسلسل دوزخ میں گر رہا تھا یہاں تک کہ وہ ابھی ابھی جہنم کی تہہ میں پہنچا ہے" اس بات کی صریح دلیل ہے کہ جہنم کو پیدا کیا جاچکا ہے۔ جبکہ معتزلہ کا نظریہ ہے کہ جنت کی طرح جہنم بھی ابھی تک پیدا نہیں ہوئی بلکہ قیامت کے دن اسے پیدا کیا جائے گا۔ درحقیقت ان حضرات کا یہ نظریہ قرآن کریم اور احادیثِ مبارکہ کے خلاف ہے۔

2۔ جہنم کے مختلف عذاب

عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلٰى حُجْزَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلٰى عُنُقِهِ.

صحیح مسلم: رقم الحدیث 7169

إِنَّ بیشک مِنْهُمْ ان میں سے مَنْ وہ شخص تَأْخُذُهُ اس کو پکڑلے گی اَلنَّارُ آگ إِلٰى طرف كَعْبَيْهِ اس کے ٹخنوں تک وَمِنْهُمْ اور ان میں سے مَنْ تَأْخُذُهُ وہ جسے لپٹ جائے گی إِلٰى حُجْزَتِهِ اس کی کمر تک وَمِنْهُمْ اور ان میں سے مَنْ وہ شخص تَأْخُذُهُ لپٹ جائے گی إِلٰى عُنُقِهِ اس کی گردن تک

ترجمہ: حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جہنمیوں میں سے کوئی آدمی آگ میں اتنا گھرا ہوا ہو گا کہ اس کے ٹخنوں تک آگ لپٹی ہو گی اور کوئی آدمی ایسا ہو گا کہ اس کی کمر تک آگ لپٹی ہوئی ہو گی اور کوئی اتنی شدت میں ہو گا کہ اس کی گردن تک آگ لپٹی ہوئی ہو گی۔

تشریح الحدیث:

جس جگہ دُکھ ہی دُکھ ہو، سُکھ نام کی کوئی چیز نہ ہو اسے جہنم کہتے ہیں۔ جہنم اللہ تعالیٰ کے غصے اور عذاب کی جگہ ہے اور جہنم کا عذاب انسان کی مختلف بداعمالیوں کی نوعیت کے مطابق ہو گا۔ اس حدیث مبارک میں مختلف اعمال کی بنیاد پر جو جہنم کا عذاب ہو گا اس کی کیفیت کو بیان کیا گیا ہے۔

جہنم میں مختلف انواع واقسام کا عذاب ہو گا۔ اس حدیث میں آگ کے عذاب کا ذکر ہے اس کے علاوہ قرآن واحادیث سے گندھک کا لباس، گلے میں طوق اور زنجیر، گرم پانی اور پیپ، سانپ اور بچھو کے عذاب کا ذکر بھی ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ

3۔ جہنم کی گہرائی

عَنْ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلٰى مِنْبَرِنَا هٰذَا مِنْبَرِ الْبَصْرَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الصَّخْرَةَ الْعَظِيْمَةَ لَتُلْقٰى مِنْ شَفِيْرِ جَهَنَّمَ فَتَهْوِيْ فِيْهَا سَبْعِيْنَ عَامًا مَا تُفْضِيْ إِلٰى قَرَارِهَا قَالَ: وَكَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ: أَكْثِرُوْا ذِكْرَ النَّارِ فَإِنَّ حَرَّهَا شَدِيْدٌ وَإِنَّ قَعْرَهَا بَعِيْدٌ وَإِنَّ مَقَامِعَهَا حَدِيْدٌ .

سنن الترمذی: رقم الحدیث 2575

إِنَّ بے شک اَلصَّخْرَةَ پتھر اَلْعَظِيْمَةَ بہت بڑا لَتُلْقٰى گرایا جائے مِنْ سے شَفِيْرِ کنارے جَهَنَّمَ جہنم فَتَهْوِيْ وہ گرتا جائے گا فِيْهَا اس میں سَبْعِيْنَ ستر عَامًا سال مَا تُفْضِيْ نہیں پہنچے گا إِلٰى قَرَارِهَا اس کی تہہ تک يَقُوْلُ وہ فرماتے ہیں اَكْثِرُوْا کثرت کیا کرو ذِكْرَ یاد اَلنَّارِ جہنم فَإِنَّ بیشک حَرَّهَا اس کی تپش شَدِيْدٌ بہت سخت وَإِنَّ بیشک قَعْرَهَا اس کی گہرائی بَعِيْدٌ بہت زیادہ ہے مَقَامِعَهَا اس کے گرز حَدِيْدٌ لوہا

ترجمہ: حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے ہمارے اس منبر یعنی بصرہ کے منبر پر (خطبہ دیتے ہوئے) بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر جہنم کے کنارہ سے ایک بڑا ابھاری پتھر پھینکا جائے تو وہ ستر برس تک نیچے اس میں گرتا رہے پھر بھی وہ اس (جہنم) کی گہرائی تک نہیں پہنچے گا۔ (راوی حدیث حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: جہنم کو کثرت سے یاد کیا کرو اس لیے کہ اس (جہنم) کی گرمی بہت سخت ہے، اس کی گہرائی بہت زیادہ ہے اور اس کے گرز لوہے کے ہیں۔

تشریح الحدیث:

اس حدیث مبارک میں جہنم کی گہرائی کو بیان کیا گیا ہے۔ اس قدر زیادہ گہرائی کہ ستر سال تک ایک پتھر گرتا رہا پھر بھی وہ اس کی تہہ تک نہ پہنچا تو اس سے اندازہ کر لیجیے کہ جہنم کی گہرائی کتنی زیادہ ہو گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں جہنم کے عذاب سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

4۔ جہنم میں سب سے ہلکے عذاب کی کیفیت

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَهُ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ، يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ.

مصنف ابن ابی شیبہ: رقم الحدیث 35269

إِنَّ بیشک أَهْوَنَ سب سے ہلکا أَهْلِ النَّارِ جہنم والے عَذَابًا عذاب مَنْ وہ شخص لَهُ اس کے نَعْلَانِ دو جوتے شِرَاكَانِ دو تسمے مِنْ نَارٍ آگ کے يَغْلِي ابل رہا ہو گا مِنْهُمَا ان دونوں سے دِمَاغُهُ اس کا دماغ كَمَا جیسا کہ يَغْلِي ابلتی ہے اَلْمِرْجَلُ ہنڈیا

ترجمہ: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنمیوں میں سب سے ہلکا عذاب اس شخص کو ہو گا جس نے (آگ کے) دو جوتے پہنے ہوں گے جن (کی تپش سے) سے اس کا دماغ ہنڈیا کی طرح ابل رہا ہو گا۔

تشریح الحدیث:

دیگر نصوص سے معلوم ہوتا ہے کہ جہنم کے سات طبقات ہیں:

وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ (٤٣) لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ ۭ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ (٤٤)

سورۃ الحجر: 43،44

ترجمہ: اور بیشک ان سب کی وعدہ گاہ جہنم ہے۔ جس کے سات دروازے ہیں، ہر دروازے کے لیے ان کے حصے بنا دیے گئے ہیں۔

جہنم کے سات دروازوں کے نام درج ذیل ہیں:

1: جہنم 2: لظیٰ 3: حطمہ 4: سعیر 5: سقر 6: جحیم

7: ہاویہ

حدیث بالا میں جہنم کے سب سے ہلکے عذاب کی یہ کیفیت بیان کی گئی ہے تو اس سے اندازہ کیجیے کہ اس میں سخت عذاب کی کیا کیفیت ہو گی! اللہ تعالیٰ ہمیں جہنم کے عذاب سے محفوظ فرمائے۔ آمین

5۔ اہلِ جہنم کی غذا

حدیث نمبر 1:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هٰذِهِ الآيَةَ: ﴿ اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ إِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ أَنَّ قَطْرَةً مِّنَ الزَّقُّوْمِ قُطِرَتْ فِي دَارِ الدُّنْيَا لَأَفْسَدَتْ عَلٰى أَهْلِ الدُّنْيَا مَعَايِشَهُمْ، فَكَيْفَ بِمَنْ يَّكُوْنُ طَعَامَهٗ؟.

سنن الترمذی: رقم الحدیث 2585

لَوْ اگر أَنَّ بے شک قَطْرَةً ایک قطرہ مِنَ الزَّقُّوْمِ زقوم سے قُطِرَتْ گرا دیا جائے فِي دَارِ الدُّنْيَا دنیا میں لَأَفْسَدَتْ خراب کر دے أَهْلِ الدُّنْيَا دنیاوالوں مَعَايِشَهُمْ ان کی زندگی فَكَيْفَ کیسے بِمَنْ وہ شخص يَّكُوْنُ ہو گا طَعَامَهٗ اس کا کھانا

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی: اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ إِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ زَقُّوم کا ایک قطرہ اگر اس دنیا میں ٹپکا دیا جائے تو زمین پر بسنے والوں کے سارے سامانِ زندگی کو خراب کر دے تو کیا حال ہو گا اس شخص کا جس کا کھانا ہی یہی زقوم ہو گا۔

حدیث میں مذکورہ آیت مبارکہ کا ترجمہ یہ ہے:

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ایسے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہاری موت حالتِ اسلام پر ہی آنی چاہیے۔

تشریح الحدیث:

اس حدیث مبارک میں اہل جہنم کی خوراک کا بیان کیا گیا ہے کہ ان کی خوراک زقوم ہو گی، زقوم کے متعلق قرآن مجید میں بھی ہے کہ وہ جہنم میں پیدا ہونے والا ایک درخت ہے اور وہ دوزخیوں کی خوراک بنے گا۔ پھر حدیث میں مزید اس کی سختی کا بیان ہے کہ وہ اس قدر گندی اور زہریلی چیز ہے کہ اگر اس کا ایک قطرہ ہماری اس دنیا میں ٹپکا

دیا جائے تو یہاں کی تمام چیزیں اس کی بدبو، گندگی اور زہریلے پن کی وجہ سے متاثر ہو جائیں اور ہمارے کھانے پینے کی ساری چیزیں خراب ہو جائیں۔ اس لیے سوچنے کی بات یہ ہے کہ یہ زقوم جس کو کھانا پڑے گا اس پر کیا گزرے گی! اللہ تعالیٰ جہنم کے عذاب سے ہم سب کی حفاظت فرمائے۔ آمین!

حدیث نمبر 2:

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلْقَى عَلَى أَهْلِ النَّارِ الْجُوْعُ فَيَعْدِلُ مَا هُمْ فِيْهِ مِنَ الْعَذَابِ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ مِّنْ ضَرِيْعٍ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِالطَّعَامِ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ ذِيْ غُصَّةٍ فَيَذْكُرُوْنَ أَنَّهُمْ كَانُوْا يُجِيْزُوْنَ الْغُصَصَ فِي الدُّنْيَا بِالشَّرَابِ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِالشَّرَابِ فَيُدْفَعُ إِلَيْهِمُ الْحَمِيْمُ بِكَلَالِيْبِ الْحَدِيْدِ فَإِذَا دَنَتْ مِنْ وُّجُوْهِهِمْ شَوَتْ وُجُوْهَهُمْ فَإِذَا دَخَلَتْ بُطُوْنَهُمْ قَطَّعَتْ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ فَيَقُوْلُوْنَ: اُدْعُوْا خَزَنَةَ جَهَنَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ: أَوَلَمْ تَكُ تَأْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ؟ قَالُوْا: بَلَى قَالُوْا: فَادْعُوْا وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلَالٍ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ: اُدْعُوْا مَالِكًا فَيَقُوْلُوْنَ يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ فَيُجِيْبُهُمْ اِنَّكُمْ مَّاكِثُوْنَ قَالَ الْأَعْمَشُ نُبِّئْتُ أَنَّ بَيْنَ دُعَائِهِمْ وَبَيْنَ إِجَابَةِ مَالِكٍ إِيَّاهُمْ أَلْفَ عَامٍ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ: اُدْعُوْا رَبَّكُمْ فَلَا أَحَدَ خَيْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّيْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظَالِمُوْنَ قَالَ: فَيُجِيْبُهُمْ اِخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ قَالَ: فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَئِسُوْا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ وَعِنْدَ ذٰلِكَ يَأْخُذُوْنَ فِي الزَّفِيْرِ وَالْحَسْرَةِ وَالْوَيْلِ.

سنن الترمذی: رقم الحدیث 2586

يُلْقَى ڈال دی جائے گی عَلَى پر أَهْلِ النَّارِ جہنم والوں اَلْجُوعُ بھوک فَيَعْدِلُ برابر کر دیا جائے گا مَا هُمْ جو چیز فِيْهِ اس میں مِنَ الْعَذَابِ عذاب میں سے فَيَسْتَغِيْثُوْنَ پس وہ فریاد کریں گے فَيُغَاثُوْنَ فریاد رسی کی جائے گی بِطَعَامٍ کھانے کے ساتھ ضَرِيْعٍ خاردار لَّا يُسْمِنُ جو نہ موٹا کرے گا وَلَا يُغْنِيْ اور نہ فائدہ دے گا مِنْ جُوْعٍ بھوک سے فَيَسْتَغِيْثُوْنَ پھر وہ فریاد کریں گے بِالطَّعَامِ کھانے کی فَيُغَاثُوْنَ فریاد رسی کی جائے گی بِطَعَامٍ کھانے کے ساتھ ذِيْ غُصَّةٍ اٹکنے والا نوالہ فَيَذْكُرُوْنَ وہ یاد کریں گے أَنَّهُمْ بیشک وہ كَانُوْا يُجِيْزُوْنَ نگلتے تھے

الْغُصَصَ اٹکنے والانوالہ فِي الدُّنْيَا دنیا میں بِالشَّرَابِ پانی کے ساتھ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ پھر وہ فریاد کریں گے بِالشَّرَابِ پانی کو فَيُرْفَعُ دیا جائے گا إِلَيْهِمُ ان کو اَلْحَمِيْمُ گرم پانی بِكَلَالِيْبِ الْحَدِيْدِ لوہے کے کانٹوں والا فَإِذَا جب دَنَتْ قریب ہو گا مِنْ وُّجُوْهِهِمْ ان کے چہروں کے شَوَتْ بھون ڈالے گا وُجُوْهَهُمْ ان کے چہروں کو فَإِذَا دَخَلَتْ جب وہ داخل ہو گا بُطُوْنَهُمْ ان کے پیٹوں میں قَطَّعَتْ کاٹ دے گا مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ جو کچھ ان کے پیٹوں میں ہو گا فَيَقُوْلُوْنَ وہ کہیں گے ادْعُوْا تم پکارو خَزَنَةَ داروغہ جَهَنَّمَ جہنم اَلَمْ تَكُ تَأْتِيْكُمْ کیا تمہارے پاس نہیں آئے تھے؟ رُسُلُكُمْ تمہارے رسول بِالْبَيِّنَاتِ واضح نشانیوں کے ساتھ قَالُوْا وہ کہیں گے بَلٰى کیوں نہیں قَالُوْا وہ کہیں گے فَادْعُوْا تم پکارتے رہو وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِيْنَ نہیں ہے کافروں کی پکار اِلَّا مگر ضَلَالٍ بے کار قَالَ فرمایا فَيَقُوْلُوْنَ جہنمی کہیں گے اُدْعُوْا پکارو مَالِكًا مالک کو فَيَقُوْلُوْنَ وہ کہیں گے يَا مَالِكُ اے مالک لِيَقْضِ عَلَيْنَا ہمیں موت دے دے رَبُّكَ تیرا رب فَيُجِيْبُهُمْ وہ ان کو جواب دے گا إِنَّكُمْ تم لوگ مَّاكِثُوْنَ اسی میں رہنے والے ہو قَالَ الْأَعْمَشُ اعمش رحمہ اللہ کہتے ہیں نُبِّئْتُ مجھے خبر دی گئی أَنَّ یقیناً بَيْنَ دُعَائِهِمْ ان کی پکار کے درمیان وَبَيْنَ إِجَابَةِ مَالِكٍ اور مالک (داروغہ جہنم) کے جواب کے درمیان أَلْفَ عَامٍ ایک ہزار سال قَالَ فرمایا فَيَقُوْلُوْنَ وہ کہیں گے اُدْعُوْا رَبَّكُمْ پکارو اپنے رب کو فَلَا أَحَدَ خَيْرٌ کوئی بھی بہتر نہیں ہے مِنْ رَّبِّكُمْ تمہارے رب سے فَيَقُوْلُوْنَ وہ کہیں گے رَبَّنَا اے ہمارے رب غَلَبَتْ عَلَيْنَا ہمارے اوپر چھا گئی شِقْوَتُنَا ہماری بد بختی وَ اور كُنَّا ہم ہو گئے تھے قَوْمًا قوم ضَالِّيْنَ گمراہ رَبَّنَآ اے ہمارے رب اَخْرِجْنَا ہمیں نکال دے مِنْهَا اس سے فَاِنْ عُدْنَا پھر اگر ہم ایسا کریں فَاِنَّا ظَالِمُوْنَ تو ہم ظالم ہوں گے قَالَ فرمایا فَيُجِيْبُهُمْ اللہ تعالی ان کو جواب دیں گے اِخْسَئُوْا ذلیل ہو کر پڑے رہو فِيْهَا اسی میں وَلَا تُكَلِّمُوْنِ اور مجھ سے بات نہ کرو قَالَ فرمایا فَعِنْدَ ذٰلِكَ اس وقت يَئِسُوْا وہ محروم ہو جائیں گے مِنْ كُلِّ خَيْرٍ ہر قسم کی اچھائی سے وَعِنْدَ ذٰلِكَ اور اس وقت يَأْخُذُوْنَ شروع ہو جائیں گے اَلزَّفِيْرِ چیخنا اَلْحَسْرَةِ افسوس اَلْوَيْلِ ہلاکت

ترجمہ: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنمیوں کو بھوک میں مبتلا کر دیا جائے گا یہاں تک کہ دوسرے عذاب اور یہ بھوک برابر ہو جائیں گے۔ پھر جب وہ فریاد کریں گے تو ان کی فریاد رسی ایک کانٹے دار پودے کے کھانے سے کی جائے گی جو نہ انہیں موٹا کرے گا اور نہ ہی ان کی بھوک کو ختم

کرے گا۔ پھر وہ دوبارہ کھانے کی فریاد کریں گے تو ان کی فریاد رسی ایسے کھانے سے کی جائے گی جو گلے میں اٹکنے والا ہو گا پھر وہ یاد کریں گے کہ دنیا میں اٹکے ہوئے نوالے کو وہ پانی کے ذریعہ نگلتے تھے۔ چنانچہ وہ پانی مانگیں گے اور ان کی یہ طلب حمیم (گرم پانی اور جہنمیوں کے خون اور پیپ) سے پوری کی جائے گی جو لوہے کے کانٹوں کے ساتھ گرم پانی ان کی طرف پھینکا جائے گا۔ جب یہ گرم پانی حمیم ان کے منہ کے قریب کیا جائے گا تو وہ انہیں بھون ڈالے گا اور جب ان کے پیٹ میں جائے گا تو ان کے پیٹ کے اندر جو کچھ ہے وہ اسے کاٹ ڈالے گا۔ وہ کہیں گے: جہنم کے نگران فرشتوں کو بلاؤ۔ فرشتے انہیں کہیں گے: کیا تمہارے پاس انبیاء کرام واضح دلائل لے کر نہیں آئے تھے؟ وہ کہیں گے: کیوں نہیں، رسول تو آئے تھے۔ نگران فرشتے کہیں گے: تم پکارتے رہو لیکن کافروں کی پکار فضول ہی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوزخی کہیں گے: مالک (جہنم کے داروغہ کا نام ہے) کو بلاؤ اور کہیں گے: اے مالک! تیرا رب ہمارا کام ہی تمام کر دے (ہمیں موت دے دے)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کو مالک جواب دے گا کہ تم لوگ اسی جہنم میں رہنے والے ہو۔ امام اعمش رحمہ اللہ کہتے ہیں: مجھے خبر دی گئی ہے کہ جہنمیوں کی پکار اور مالک کے جواب میں ایک ہزار سال کی مدت ہو گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنمی کہیں گے: اپنے رب کو پکارو کیونکہ تمہارے رب سے بہتر کوئی نہیں۔ وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! ہم پر ہماری بدبختی غالب آگئی تھی اور ہم گمراہ ہو گئے تھے۔ اے ہمارے رب! ہمیں اس جہنم سے نکال دے، اگر ہم دوبارہ ایسا کریں تو ہم ہی ظالم ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ انہیں جواب دے گا: ذلت ہو تم پر، اسی جہنم میں پڑے رہو اور مجھ سے بات نہ کرو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس وقت جہنمی ہر طرح کی بھلائی سے ناامید ہو جائیں گے اور اس وقت وہ چیخیں گے اور حسرت و افسوس ہی کرتے رہیں گے۔

تشریح الحدیث:

اس طویل حدیث میں بھی اہل جہنم کے کھانے، پینے، شور و غل اور جہنمیوں کا داروغہ جہنم کے ساتھ جو مکالمہ ہو گا، اسے بیان کیا گیا ہے۔ اعاذنا اللہ منہ

فائدہ: جہنم کے نگران کا نام "مالک علیہ السلام" ہے اور جنت کے نگران کا نام "رضوان علیہ السلام" ہے۔

اَلتَّمرِینُ السَّادِسُ

خالی جگہ پر کریں:

1۔ اھل السنۃ والجماعۃ کا نظریہ ہے کہ جنت اور............پیدا کی جاچکی ہیں۔

2۔ معتزلہ کا نظریہ ہے کہ جنت اور جہنم............نہیں ہوئی۔

3۔ اگر ایک بڑا بھاری پتھر جہنم کے کنارے سے ڈالا جائے تو وہ............سال تک جنم میں گرتا جائے گا پھر بھی جہنم کی تہہ تک نہیں پہنچے گا۔

4۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: جہنم کو کثرت سے یاد کرو، اس لیے کہ جہنم کی............بہت سخت ہے۔

5۔ دوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب جس شخص کو ہوگا یہ وہ شخص ہوگا جس نے............پہنے ہوں گے

6۔ "زَقُّوم" جہنم میں پیدا ہونے والا ایک............ہے۔

7۔ اہل جہنم میں سے کوئی ایسا ہوگا جس کے ٹخنوں تک آگ لپٹی ہوگی اور کوئی ایسا ہوگا جس کی............اور............تک آگ لپٹی ہوگی۔

8۔ اہل جہنم کی فریاد ایسے کھانے سے پوری کی جائے گی جو نہ تو انہیں موٹا کرے گا اور نہ ہی ان کی............ختم کرے گا۔

9۔ اہل جہنم دوبارہ کھانے کی فریاد کریں گے تو ان کی فریاد رسی گلے میں............سے کی جائے گی۔

10۔ جہنم کے داروغہ کا نام............ہے۔

درست جواب کی نشاندہی کریں:

1۔ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے ہمارے سامنے اس شہر کے منبر پر بیان کیا۔ اس شہر سے مراد ہے:

بصرہ　　کوفہ　　مدینہ منورہ

2۔ بڑا بھاری پتھر جہنم کے کنارے سے ڈالا جائے تو وہ کئی سال تک جہنم میں گرتا رہے گا پھر بھی جہنم کی تہہ تک نہیں پہنچے گا، سال مراد ہیں:

50 70 90

3۔ امام اعمش رحمہ اللہ کہتے ہیں: اہلِ جہنم کی پکار اور مالک کے جواب میں وقفہ ہو گا:

500 سال 1000 سال 1500 سال

4۔ جہنم کی گہرائی بہت زیادہ ہے اور اس کے گرز ہیں:

پیتل کے چاندی کے لوہے کے

5۔ فَتَهْوِيْ کا معنی ہے:

گرتا جائے گا پھیلتا جائے گا اُڑتا رہے گا

6۔ عَنْ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ اس حدیث میں حسن سے مراد ہیں:

حضرت حسن رضی اللہ عنہ حسن بصری رحمہ اللہ محمد بن حسن الشیبانی

7۔ شَفِيْرِ جَهَنَّمَ کا معنی ہے:

جہنم کا کنارہ جہنم کی گہرائی جہنم کی چوڑائی

8۔ جنت اور جہنم کو قیامت کے دن بنایا جائے گا۔ یہ نظریہ ہے:

اھل السنۃ والجماعۃ معتزلہ روافض

9۔ جہنم کے داروغہ کا نام ہے:

رضوان مالک منکر نکیر

10۔ جنت کے داروغہ کا نام ہے:

رضوان مالک منکر نکیر

مختصر جواب لکھیں:

1۔ جہنم کے موجود ہونے پر حدیث مبارک سے دلیل لکھیں۔

2۔ جہنم کے مختلف عذاب حدیث مبارک کی روشنی میں لکھیں۔

3۔ جہنم کے سات طبقات کے نام لکھیں۔

4۔ اہل جہنم کی غذا کیا ہو گی؟

5۔ جہنم کی گہرائی پر حدیث مبارک لکھیں۔

6۔ جہنم کے دروازوں کی تعداد کتنی ہے؟

7۔ زقوم سے کیا مراد ہے؟

8۔ جہنم کی شدت پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان لکھیں۔

9۔ فَإِذَا هِيَ قَدْ حُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ کا مفہوم لکھیں۔

10۔ ضَرِيعٍ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ کا مفہوم لکھیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَّعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ تَرَحَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ تَحَنَّنْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَحَنَّنْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا سَلَّمْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

یادداشت

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

ای مرکز کے زیر انتظام آن لائن کورسز

طویل دورانیے کے کورسز:

- ایک سالہ تخصص فی العقائد الاسلامیہ [حضرات وخواتین]
- ایک سالہ تخصص فی الافتاء [حضرات]
- چار سالہ مکمل عالم کورس [حضرات وخواتین]
- دو سالہ علم دین کورس [حضرات وخواتین]
- ایک سالہ تفسیر کورس [حضرات وخواتین]
- دو سالہ تعلیم القرآن کورس [بچوں کے لیے]

شارٹ کورسز: [کل کورسز:30-چند اہم کورسز کے نام:]

- رمضان کورس اردو انگلش [حضرات وخواتین]
- رمضان کورس اردو انگلش [بچوں کے لیے]
- صراط مستقیم کورس اردو انگلش [حضرات وخواتین]
- زکوۃ کورس [حضرات وخواتین]
- نماز کورس [حضرات وخواتین]
- عقائد کورس [حضرات وخواتین]
- حج وعمرہ کورس [حضرات وخواتین]
- ختمِ نبوت کورس [حضرات وخواتین]
- مسائلِ نکاح وطلاق کورس [حضرات وخواتین]

برائے رابطہ:

www.emarkaz.org +923235913337

تعارف مؤلف

نام: محمد الیاس گھمن

ولادت : 12-04-1969

مقام ولادت: 87 جنوبی، سرگودھا

تعلیم : حفظ القرآن الکریم: جامع مسجد بوھڑ والی، گکھڑ منڈی، گوجرانوالہ

ترجمہ وتفسیر القرآن: امام اہل السنۃ والجماعۃ حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ

مدرسہ نصرۃ العلوم، گوجرانوالہ

درس نظامی: (آغاز) جامعہ بنوریہ کراچی، (اختتام) جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد

تدریس: (سابقاً) معہد الشیخ زکریا، چپاٹا، زمبیا، افریقہ (حالاً) مرکز اہل السنۃ والجماعۃ ،سرگودھا

مناصب : سرپرست: مرکز اہل السنۃ والجماعۃ وخانقاہ حنفیہ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا پاکستان

بانی وامیر: عالمی اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ

چیف ایگزیکٹو: احناف میڈیا سروسز

بیعت وخلافت: الشیخ حکیم محمد اختر رحمۃ اللہ علیہ (کراچی) الشیخ عبد الحفیظ مکی رحمۃ اللہ علیہ (مکہ مکرمہ) الشیخ عزیز الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ (اسلام آباد)

الشیخ سید محمد امین شاہ رحمۃ اللہ علیہ (خانیوال) الشیخ قاضی محمد مہربان رحمۃ اللہ علیہ (ڈیرہ اسماعیل خان)

الشیخ ذوالفقار احمد نقشبندی حفظہ اللہ (جھنگ) الشیخ محمد یونس پالنپوری حفظہ اللہ (گجرات ہندوستان)

چند تصانیف: دروس القرآن، خلاصۃ القرآن، کتاب الجوابات، کتاب العقائد، کتاب السیرۃ

کتاب الفقہ، کتاب الاخلاق، شرح الفقہ الاکبر، کتاب النحو، کتاب الصرف

تبلیغی اسفار: خلیجی ممالک، ملائیشیا، جنوبی افریقہ، سنگاپور، ہانگ کانگ، ترکیہ وغیرہ (23 ممالک)

دار الایمان